كَشْفُ الحَقَائِقِ المَحْجُوبَةِ فِي رُؤْيَةِ الخَاطِبِ وَالمَخْطُوبَةِ

منگیتر کو دیکھنے اور منگنی کے احکام و مسائل پر اردو تاریخ کی پہلی تصنیف

100 سے زائد کتب کا تحقیقی نچوڑ

منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟

مؤلف

محمد عرفان طریقتی القادری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُرودِ تاریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَ
تَنْفَرِجُ بِهِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ
بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی
الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ
لَّكَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ

كَشْفُ الْحَقَائِقِ الْمَحْجُوْبَةِ فِيْ رُؤْيَةِ الْخَاطِبِ وَالْمَخْطُوْبَةِ

100

منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟

مولف
محمد عرفان طریقتی القادری
مدیر ماہنامہ



بہار اسلام پبلی کیشنز

نام کتاب ــــــــ منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟

تالیف ــــــــ محمد عرفان طریقتی القادری

تاریخ اشاعت ــــــــ بار اول جون 2011ء رجب المرجب 1432ھ

ڈیزائننگ ــــــــ رانا محمد عمران 03004998724

ناشر ــــــــ **بہار اسلام پبلیکیشنز** 1910/D1 بلاک گجر پورہ سکیم لاہور

پرنٹرز ــــــــ نفیس دار الکتابت شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور

تعداد ــــــــ 1100

ہدیہ ــــــــ 160 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ سیفیہ مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف
- اصغر علی سیفی کیپ ہاؤس مرکزی آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف 0333-4783166
- دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ
- دار العلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان طلا حسین ٹاؤن لاہور
- آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور۔
- دار العلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ ادھوال کلاں گجرات
- مکتبہ سیفیہ مدنی سیفی پلازہ رحمٰن شہید روڈ گجرات
- مکتبہ نبویہ داتا دربار دربار مارکیٹ لاہور
- علامہ فضل حق پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور
- نیو القمر بک کارپوریشن گنج بخش روڈ لاہور 0423-7355359
- مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور
- مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

انجمن بہار اسلام دار العلوم جامعہ سیفیہ

0333-4229760-0313-4642506-0423-6844786

حسن ترتیب

الاھداء

میں اپنی یہ کاوش

☆......اپنے رب

☆......اپنے رسول

☆......اپنے والدین

☆......اپنے اساتذہ

☆......اپنے شیوخ

☆......اپنے دوستوں

اور

اپنی زندگی کی سب سے قابل اعتماد اور قابل احترام ہستی

رضاء، فداء، علیہا اور علیزا کے ''ابو جی'' کو ہدیہ کرتا ہوں۔

الفقیر الی عفو ربہ القوی

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہار اسلام لاہور

☆انتساب☆

ہر اس مسلمان کے نام

جو اس کتاب کو پڑھے،

سمجھے اور عمل کرے۔

تقریظ ☆......

استاذی واستاذ الاساتذہ فخر الجہابذہ شیخ الحدیث محدث العصر حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اسلام نے شادی سے پہلے کچھ حدود و قیود کے ساتھ منگیتر کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ جس کا مقصد عریانی و فحاشی کے طوفان پر بند باندھنا بھی ہے اور فریقین کی باہمی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانا بھی ہے۔

عزیزم محمد عرفان طریقتی نے منگیتر کو دیکھنے اور بات کرنے کی حدود و قیود اور منگنی اور منگیتر کے مسائل واحکام پر بڑی شرح وبسط سے روشنی ڈالی ہے۔ بندہ نے اس کتاب کو بعض مقامات سے دیکھا، اور عوام وخواص کیلئے نافع پایا۔ کتب احادیث اور کتب فقہ کے حوالہ جات کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ موصوف نے اس مسئلہ کی وضاحت میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برخوردار محمد عرفان کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اہلسنت کے نوجوانوں کو حوصلہ مزید عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(شیخ الحدیث) حافظ محمد عبدالستار سعیدی

(ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ)

تقریظ......☆

جگر گوشہ مفتی اعظم پاکستان استاذی واستاذ العلماء مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا

مفتی ڈاکٹر محمد عارف نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ للبنات چائنہ سکیم

اسلام ایک ہمہ جہت مذہب ہے جس میں تمام شعبہ ہائے حیات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں ماضی، حال اور مستقبل، تمام زمانوں کو مدنظر رکھ کر احکامات نازل کیے گئے ہیں۔ بس صرف غواص چاہیے جو زندگی سے متعلق اس کی تہہ سے موتی پہچان کر نکال سکے۔ ہمارے اردگرد بے شمار مسائل ایسے ہیں کہ عوام تو عوام، خواص کو بھی ان کے حدود وابعاد کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے میں ان کا حل ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔ ہر حکم ومسئلہ کے دو ابعاد ہوتے ہیں جو اسے غیر سے ممتاز کرتے ہیں اور ان ابعاد کا مرکز اس کے حکم کا اصل ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس مسئلے کے ابعاد سے روشناس ہوا جائے تا کہ اس کے مرکز کی تعیین کر کے اس کے اصل حکم تک پہنچا جا سکے۔

عزیزم برخوردار محمد عرفان طریقتی بھی ایسے ہی ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لائے ہیں۔ یہ کوئی عام موضوع نہیں ہے کہ جس پر ہر کوئی قلم اٹھا سکے، بلکہ یہ ایک انتہائی حساس عنوان ہے جس کے اطراف شریعت ومعاشرتی رسم ورواج ہیں۔ اور ان کے درمیان درست منہج پر چلتے ہوئے نتائج ومدعٰی تک پہنچنا خاصہ مشکل کام تھا کہ جس پر ذرا سی بے احتیاطی اسلام کو داغ دار بھی کر سکتی ہے اور بے دین افراد کے ہاتھوں کھلونا بھی بنا سکتی ہے۔ لیکن تائید ایزدی ہمیشہ سے اعتدال کے ساتھ رہی ہے اور حق کا ساتھ ہمیشہ نجات کا باعث رہا ہے۔

مؤلف نے بڑے احسن انداز سے موضوع کی تمام جہات کا احاطہ کیا ہے۔ کتاب کا مرکزی موضوع ''رؤیۃ مخطوبہ'' سے متعلق شرعی احکام ہیں، البتہ صاحبِ کتاب اس سے

متعلقہ موضوعات کو بھی زیر بحث لائے ہیں۔ جیسے "رویۂ مخطوبہ کی مقدار، خاطب ومخطوبہ کی تصاویر کا تبادلہ، آپس میں ٹیلی فونک گفتگو، SMS کے ذریعے باہم رابطہ، تنہائی میں ملاقات کا حکم، منگنی کا شرعی طرزِ عمل" وغیرہ عناوین پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

آپ کا اسلوب محض تحریر نہیں، بلکہ مسئلہ کی گیرائی وگہرائی کے احاطہ کے ذریعے تفہیم اور اسے قابل عمل بنانا ہے۔ مصنف اس کتاب میں اپنے مؤقف کو ہی ثابت کرتے نظر نہیں آتے بلکہ مقابل آراء کو بھی احسن طریقے سے احاطہ تحریر میں لا کر معقول انداز سے جوابات بھی دیتے نظر آتے ہیں، جس سے ان کی منصف مزاجی اور تحقیقی فکر کا اندازہ ہوتا ہے۔ کتاب میں جابجا آیاتِ قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور اقوالِ علماء سے مؤقف کو مضبوط کیا گیا ہے۔ غرض کہ ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے۔ اس مسئلے کی تفہیم کے خواہشمند حضرات کیلئے نہایت گراں قدر کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور فکر واستنباط میں ترقی عطا فرمائے اور دین حق کی روح کی ترجمانی کا شعور عطا فرمائے۔ خدا بزرگ اس کتاب کو مولانا کیلئے باعث نجات بنائے اور عوامی حلقوں کو اس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین

(ڈاکٹر مفتی) محمد عارف نعیمی

مہتمم: جامعہ نعیمیہ للبنات وجامعہ "النعیمیۃ" چائنہ سکیم لاہور

تقریظ ......☆

جگر پارۂ قیوم زماں پیر طریقت عامل شریعت مفکر اسلام

حضرت علامہ مولانا محمد احمد سعید یار جان سیفی صاحب

آستانہ عالیہ فقیر آباد (لکھوڈیر) لاہور

باسمہ تعالیٰ : نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ، اما بعد

فاضل نوجوان محقق و مدقق ☆ حضرت مولانا محمد عرفان طریقتی القادری صاحب کا رسالہ بعنوان ''منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟'' پڑھنے کو ملا۔ یقین جانئے کہ دل کو سرور اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملی۔ اس موضوع پر اردو زبان میں مدلل کتاب پہلی بار نظر سے گزری۔ اگر کسی نے اس موضوع پر لکھا ہے تو محض اتنا کہ جائز ہے یا ناجائز ہے، مگر فاضل نوجوان نے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر کے تشنگان علم کیلئے ایک نادر تحفہ عنایت فرمایا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ فاضل نوجوان کو مزید ہمت اور قلم و تحریر میں مزید وسعت عطا فرمائے۔ ایسے نوجوان فضلاء کی انوکھے موضوعات پر بحث ،نہایت اچھا اور بہترین ذریعۂ رسیدِ علم و عمل ہے۔

فقط

(صاحبزادہ) احمد سعید السیفی عرف یار جان

آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف لاہور

19 مئی 2011

☆...... یہ حضرت صاحب کی محبت سہی، مگر فقیر ابھی طالب علم ہے خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔ طریقتی

☆ تقریظ

استاذی واستاذ العلماء مشفق و مشفق الطلباء حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد ہاشم صاحب مدرس و مفتی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

بندہ نے نوخیز عالم مولانا محمد عرفان القادری کی مرتبہ کتاب "منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟" بالا جمال ملاحظہ کی ہے۔ حسن ترتیب، سلاست و روانگی، سادگی بیان، مضامین کا تنوع، دلکش اسلوب، عمدہ تحقیق کوشش اور جامعت، مذکورہ کتاب کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ ہمارا معاشرہ روز بروز اخلاقی انحطاط اور تنزل کا شکار ہو رہا ہے۔ دین سے دوری، نام نہاد روشن خیالی اور غیر مہذب جدت پسندی نے یہ گل کھلایا ہے کہ اسلامی اقدار اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کو دقیانوسیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس آلودہ فکری ماحول میں علماء پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرہ کی اصلاح میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ ہر پہلو اور ہر شعبہ میں امت کی دینی رہنمائی کر کے معاشرہ کو حقیقی فلاحی و اسلامی معاشرہ بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، نوجوان عالم دین مولانا محمد عرفان صاحب زید علمہ وعملہ کو جنہوں نے ایک اہم دینی و معاشرتی مسئلہ پر قلم اٹھایا اور بلاشبہ موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر کے بڑی خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تالیف کو اصلاح معاشرہ میں مؤثر بنائے اور انکے علم و عمل میں ترقی پیدا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین۔

(مفتی) محمد ہاشم غفرلہ

خادم الافتاء والتدریس جامعہ نعیمیہ لاہور

☆ کتاب جو میرے ہاتھوں میں ہے ☆

محبّ الصوفیاء محبی و مشفقی محترم جناب پروفیسر محمد نواز نوشاہی صاحب

پنجاب یونیورسٹی لاہور

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ بنی نوع انسان کی ہدایت و فلاح کا راز اسلامی تعلیمات میں مضمر ہے۔ آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی جو کمزور حالت ہے، اس کی کئی وجوہ ہیں۔ جہالت ان میں وجوہ میں سب سے اہم ہے اور یہ جہالت بھی کئی پہلو رکھتی ہے۔ ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگی کے مقصد کو نہیں جانتے، ان میں سے اکثر سطحی طور پر مسلمان ہیں۔ دین اسلام کی صحیح معلومات بہت کم لوگوں کو ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد ابھی تک ناخواندہ ہے۔ معاشرے کی بہتر تہذیب و تربیت کیلئے اوّلین ضرورت اس امر کی ہے کہ زندگی کے ہر پہلو سے متعلق اسلامی تعلیمات نہایت آسان اور مدلل انداز میں ہر مسلمان تک پہنچائی جائیں۔

معاشرے کی اکائی خاندان ہے اور خاندان کی بنیاد ازدواجی زندگی ہے۔ ازدواجی زندگی جتنی پرسکون اور خوشگوار ہوگی اتنا ہی خاندان عمدہ و اعلیٰ ہوگا۔ جب خاندان اسلامی تعلیمات کا اعلیٰ مرقع ہوگا تو معاشرہ خود بخود امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ اس لئے اسلام نے ازدواجی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے جامع ہدایات دی ہیں اور عملی نمونے پیش کئے ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کیلئے کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں کامل نمونہ موجود ہے۔

رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے سے پہلے مرد و عورت میں ہم آہنگی اور معاشرتی عادات و اطوار میں مماثلت ضروری ہے۔ منگنی خاندانی مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے، اگر یہ

مرحلہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھداری سے طے کر لیا جائے تو ازدواجی زندگی کے اگلے مراحل نہایت خوشگوار اور کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

فاضل مؤلف جناب محمد عرفان طریقتی القادری نے اس کتاب میں ان اسلامی قواعد و ضوابط کو بڑی شرح و بسط سے بیان کیا ہے جن پر عمل کر کے اس ابتدائی مرحلے کو بہت عمدگی سے طے کیا جا سکتا ہے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں نکاح کی اہمیت، بیوی تلاش کرنے کے اسلامی احکامات اور شوہر کی مثالی صفات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو اس کتاب کا مقدمہ ایک الگ کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

ابتدائی ابواب میں مخطوبہ (منگیتر) کو دیکھنے کے شرعی جواز کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔ چوتھا باب فاضل عزیز کی علمی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں مذاہب اربعہ کی امہات الکتب کے حوالوں کی روشنی میں مسئلہ زیر بحث کو بیان کیا گیا ہے اور مذہب حنفی کی برتری کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ پھر فاضل نے مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنے کا ذکر کیا ہے پہلے ان کے دلائل اور پھر ان دلائل کا جواب ایسے عالمانہ انداز میں دیا ہے کہ ہر قاری پر واضح ہو جاتا ہے کہ جمہور کی رائے درست ہے۔

پانچویں باب میں بیان کیا گیا ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم کیسا ہے۔ چھٹے باب میں مخطوبہ کو دیکھنے کی حدود کا تعین کیا گیا ہے۔ اس مسئلے میں فقہاء و محدثین کے اقوال درج کرنے کے بعد فاضل مصنف نے جمہور کے موقف کو ترجیح ثابت کیا ہے کہ مخطوبہ کا چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا جائز ہے۔

ساتویں اور آٹھویں باب میں بہت مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں جن کا مطالعہ والدین اور نوجوانوں کے لئے بہت ضروری ہے خصوصاً ان ابواب میں مخطوبہ کو دیکھنے کے

اور فوائد بیان کیے گئے ہیں۔ ساتھ ساتھ غیر محرم (یعنی منگیتر) کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔ ان ہدایات کو مدنظر رکھ کر رشتے کا معاملہ طے کیا جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ زوجین دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہونگے۔

نواں باب رؤیۂ مخطوبہ کے قواعد و ضوابط کے خلاصے پر مشتمل ہے۔ گویا سابقہ ابواب کی تعلیمات کا عام فہم الفاظ میں نچوڑ ہے۔ کم علم افراد اسے پڑھ کر مسئلے کے بارے میں جامع معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

دسویں باب میں ایک اہم معاشرتی بیماری کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کے خاتمے کی ہدایات دی گئی ہیں کہ منگنی کا معاملہ طے نہ ہونے کی صورت میں خاطب و مخطوبہ (یا ان کے اہل خانہ) ایک دوسرے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ جس حد تک ممکن ہو، دوسروں کے سامنے ایک دوسرے کے متعلق یا ان کے گھر والوں کے متعلق اچھے کلمات ادا کیے جائیں۔

گیارھویں باب میں شادی کیلئے دیکھی جانے والے صفات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ ان صفات سے آگاہی کے جدید طریقوں، ٹیلی فون اور SMS سے متعلق شرعی حکم بتایا گیا ہے۔ بارھویں باب میں منگیتر کو دیکھنے کیلئے وکیل (قائم مقام) مقرر کرنے اور بدن کی عکسی تصاویر دیکھنے سے متعلق نہایت مفید ہدایات دی گئی ہیں۔

تیرھواں باب بڑا اہم ہے۔ اس باب میں منگنی کرنے کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس باب میں موجودہ دور میں منگنی کے دوران ہونے والی غیر شرعی رسومات کا تفصیلاً ذکر ہونا چاہیے تھا، شاید طوالت کے خوف سے فاضل مصنف نے صرفِ نظر کیا ہے۔

چودھویں باب، میں ان خواتین کا تذکرہ ہے جن کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ اور یہ بھی بڑی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ جس کا اندازہ یہ باب پڑھنے والا ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔

کتاب کے پندرھویں باب میں فاضل مؤلف نے مکمل کتاب کا خلاصہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں کر کے کتاب کی افادیت کو دو چند بنا دیا ہے۔

درحقیقت یہ ایک جامع تحقیقی کتاب ہے۔ اپنی ترتیب کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ فاضل مؤلف نے رؤیہ مخطوبہ (منگیتر کو دیکھنے) سے متعلق احکام شرعیہ کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے اور بعض ایسے مسائل کی تحقیق کی ہے جو عصر حاضر کے اہل علم و فتویٰ کے درمیان موضوع بحث بنے ہوئے ہیں اور ان میں اختلاف رائے بھی پایا جاتا ہے۔

مذاہب اربعہ کے فقہاء مجتہدین کے دلائل اور فقہ حنفی کی دیگر مذاہب پر فوقیت کو جس کمال سے اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے اسے دیکھ کر میری نظر میں یہ کتاب

"جَامِعُ الْفَتَاوٰی فِیْ حُکْمِ رُؤْیَۃِ الْمَخْطُوْبَۃِ"

کا درجہ رکھتی ہے۔ امید ہے کہ جو عالم بھی بنظر غائر اس کا مطالعہ کرے گا وہ میرے رائے سے متفق ہوگا۔

یہ کتاب خاص طور پر اہل علم و فتویٰ کیلئے معلومات اور تحقیقی حوالوں کا ایک مفید مجموعہ ہے جو ان شاء اللہ علماء و طلبہ کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوگی۔ عامۃ الناس کیلئے اس کتاب کی افادیت بھی کچھ کم نہیں کیونکہ یہ کتاب نہایت آسان انداز اور عمدہ ترتیب میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہئے کیونکہ زیر بحث مسئلہ ہر گھر کا مسئلہ ہے جس سے آگاہی ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مسلمانوں کیلئے نافع اور مؤلف کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

خادم الفقراء

(پروفیسر) محمد نواز لوشاہی

حرفِ جنر......☆

استاذ العلماء نوجوان مذہبی سکالر شارح ترمذی حضرت علامہ

مولانا صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی ناظم اعلیٰ جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور کینٹ

زوال پذیر معاشرے کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ معاشرہ اپنی تہذیب وتمدن کو یکسر فراموش کر دیتا ہے، اپنی عادات واطوار کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور رسم و رواج قصۂ ماضی بنا ڈالتا ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کے طور طریقے اپنانے پر فخر محسوس کرتا ہے وہ اطوار اخلاقی لحاظ سے بھلے کتنے ہی قبیح کیوں نہ ہوں۔ آپ عالم اسلام کے تاریخی اوراق کھنگال کر دیکھیں تو مسلمانوں کے عروج کا جلوہ آپ کی آنکھوں کو خیرہ کر کے رکھ دے گا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ جب عالم اسلام کی درسگاہوں میں پڑھنا اہل یورپ کیلئے باعث فخر ہوا کرتا تھا اور مسلمانوں کا لباس استعمال کرنا قابل قدر اور عربی زبان سیکھنا وجہِ خوشی و شادمانی ہوا کرتا تھا۔ ایک آج کا دور ہے جو کہ یکسر الٹ چکا ہے۔ آج ہم کیمرج و آکسفورڈ میں پڑھنے کیلئے کوشاں ہیں تو انگریزی لباس استعمال کرنے کیلئے بے چین۔ ہمارے روایتی کھانوں کی جگہ سینڈوچ، چائنیز پیزا اور برگر آگئے ہیں تو داڑھی کی جگہ فرنچ کٹ یا کلین شیو نے لے لی ہے۔ میں فی الحال جائز و ناجائز کی بات نہیں کر رہا بلکہ ایک زوال پذیر اور ترقی یافتہ معاشرے کی تقابلی تصویر پیش کر رہا ہوں۔

آج کا نوجوان یورپی معاشرہ کی تقلید میں بڑی تیزی کو سفر ہے۔ اور اس محویت میں وہ حرام وحلال سے یکسر ناواقف ہے۔ اور بعض لوگ تو اس ناواقفیت کو دور کرنے کے چکر میں بھی نہیں پڑتے کہ یہ تو مولویوں کی گھڑی سے نکالی ہوئی باتیں ہیں۔ اور بعض لوگ اس جائز و ناجائز کو جاننے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن ان کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ جائز

ہو اور باقی سب ناجائز۔ بہر حال بہت کم لوگ بچتے ہیں جو شریعت کی اتباع میں زندگی گزارنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

انہی معاملات میں سے ایک معاملہ منگیتر کے ساتھ تعلق کا ہے۔اس کی شرعی حدود تو آپ اس کتاب میں پڑھ لیں گے مگر قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہم بلا تامل ان غلطیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں جن کا شکار یورپی معاشرہ ہے۔آج ہم Understanding کے نام پر اپنے بیٹے یا بیٹی کو منگیتر کے ساتھ گھومنے کی اجازت دیتے ہیں تو ایسے میں شریعت کی یاد کیوں نہیں آتی؟ ہم اپنا مسلمان ہونا کیوں بھول جاتے ہیں۔اپنے آپ کو سیکولر کہلانے والوں سے کیا کہنا ہمیں تو گلہ ان سے ہے جو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تہذیب وتمدن کو فخر سے بیان کرتے ہیں۔ہم تو شکوہ کناں ان سے ہیں جو اسلامی معاشرے کی زوال پذیری پر خون کے آنسو روتے ہیں اور بے خبری یا چشم پوشی سے ایسی چیزوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو اسلامی تہذیب وتمدن کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں۔

علامہ محمد عرفان طریقتی صاحب نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور تحقیق کے ساتھ قرآن وحدیث اور فقہاء امت کے اقوال سے اس موضوع کی شرعی حیثیت کو بیان کیا ہے۔طریقتی صاحب ماہنامہ بہار اسلام کے مدیر ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے لکھاری ہیں۔ ان کی حالیہ تحریروں سے ان کے مستقبل کا افق بڑا واضح وروشن دکھائی دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے،انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کی سوچ،علم اور قلم میں برکتیں عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

(صاحبزادہ) حافظ عرفان اللہ

خادم جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور کینٹ

عرضِ مؤلف

اللہ رب العزت خالق کائنات جل مجدہ الکریم، قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

"وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔(۱) یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہی میں سے تمہارے لئے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو رکھ دیا، بے شک اس میں غور وفکر کرنے والی قوم کیلئے نشانیاں ہیں۔

حدیث رسول ﷺ کے الفاظ ہیں۔"لم تر للمتحابين مثل النكاح "یعنی نکاح سے بڑھ کر دو اجنبیوں میں محبت پیدا کر دینے والا کوئی رشتہ دیکھنے میں نہیں آیا۔(۲)

شکوک وشبہات کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے اس جگہ کہ دو اجنبی انسان جب رشتۂ ازدواج میں بندھتے ہیں تو ان کے درمیان محبت والفت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ جو چند لمحے قبل ایک دوسرے سے لاتعلق اور اجنبی ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا تک حرام و ناجائز ہوتا ہے، اس بندھن میں بندھتے ہی ایک دوسرے کے دیوانے اور عزتوں کے رکھوالے بن جاتے ہیں۔

(۱) القرآن، سورۃ الروم، آیت:21

(۲) سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح حدیث نمبر:1847

المستدرک للحاکم، جلد:2، صفحہ:190 حدیث نمبر 2734، بالفاظ "مثل التزوج"

سنن کبری للبیہقی، جلد:7، صفحہ:124، حدیث نمبر 13452

سنن صغری للبیہقی، حدیث نمبر 2347

دین اسلام ایک فطرتی دین و مذہب ہے جس کا مقصد انسانوں کو پُر سکون زندگی مہیا کر کے شکر کے طور پر خالق کائنات اللہ رب العالمین کے سامنے جھکاتا ہے۔ انسان کی زندگی کے جنت یا جہنم ہونے کا ادراک حقیقتاً اس وقت ہوتا ہے جب اس کو رشتۂ ازدواج سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کا شریک حیات اس کا ہم ذہن ہے تو وہ اس کا ہمدم و ہمقدم بن کر اس کی زندگی کو جنت آفرین بنا دیتا ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ ان کے مابین ذہنی ہم آہنگی پیدا نہ ہو سکے تو ان کے گناہوں کی سزا انہیں دنیا میں ہی ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان مرد ہو یا عورت اسے ہم آہنگ شریک زندگی ہی رشک آفریں حیات مہیا کر سکتا ہے۔

اوپر بیان کی گئی آیت کریمہ میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حقیقتاً زندگی سے لطف اندوز ہونے کیلئے اور سکون پانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کا جوڑا بنایا ہے۔ بیوی، اپنے شوہر سے اور شوہر اپنی بیوی سے سکون اور راحت پاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے مابین محبت و مودت اور رحمت و الفت جیسی نعمت کو رکھا ہے۔

شادی کے بعد محبت و الفت، کے دلوں میں گھر کرنے کے اہم ترین امور میں سے ایک یہ ہے کہ جب مرد و عورت ایک دوسرے سے نکاح کرنا چاہیں تو نکاح سے قبل ان کو ایک دوسرے کی مکمل معرفت حاصل ہو اور وہ ایک دوسرے کے خیالات سے واقف ہوں۔ تاکہ نکاح کے بعد ان میں کسی بات پر پیچیدہ اختلافات پیدا نہ ہو سکیں۔ اور ان کی زندگی مکمل طور پر خوشیوں اور راحتوں کی جنت بنی رہے۔

خوشگوار انسانی زندگی کا مدار خوشگوار ازدواجی زندگی ہے۔ ازدواجی زندگی کو دائمی محبت میں ڈبونے اور اس رشتے کو ہمیشہ قائم و دائم رکھنے کیلئے اسلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل ناگزیر ہے۔ دین اسلام ہی ہمیں ایسے قواعد و ضوابط بتاتا ہے جن کے ذریعے ہم اس رشتے کو پائیدار اور مستحکم کر سکتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو پیغمبرِ اسلام خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے ہمیں ازدواجی زندگی کو دائمی محبت سے لبریز کرنے کے زریں اصول ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہی لے لیں کہ جس عورت سے شادی کرنے کا ارادہ ہو شادی سے قبل اس عورت کو دیکھنا، اس سے گفتگو کرنا وغیرہ تاکہ اس کے طور اطوار، حسن گفتار اور طبیعت ملنسار کا اندازہ ہو سکے۔ اور اگر اس عورت کی عادات و روایات مزاج سے میل کھاتی ہوں تو عقدِ نکاح کر کے شادی کر لی جائے۔

میں نے اس موضوع کو کیوں منتخب کیا؟:

نکاح یا شادی کوئی جز وقتی معاملہ نہیں ہے بلکہ تاحیات ایک دوسرے کے سنگ زندگی گزارنے کا ایک مقدس معاہدہ ہوتا ہے۔ جب ہم نے کوئی چیز خریدنی ہو تو ہم اس کے متعلق ہر طرح کا اطمینان کرتے ہیں تاکہ ہمیں کوئی نقصان نہ ہو سکے اور ہماری لائی ہو چیز کثیر مدت تک ہمارے لئے سکون کا سبب بنی رہے۔ آج ہم اگر ایک عام سا موبائل فون خریدنے لگیں تو پہلے اس کا وارنٹی ٹائم پوچھتے ہیں کہ کتنی مدت تک اس کے درست چلنے کی ضمانت دی جاتی ہے اور پھر اس فون کو خریدتے ہیں۔ اور نکاح شادی کا معاملہ تو اس سے کئی گنا زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس میں کثیر مدت یا قلیل وقت کا مسئلہ نہیں بلکہ تاحیات سکون و راحت حاصل کرنے کا معاملہ ہوتا ہے۔

ہم جس جگہ بیٹھتے ہیں وہاں روزانہ بیسیوں لوگ اپنے مسائل شیئر (Share) کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کیلئے آتے ہیں۔ میں نے بہت سے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ "ہماری بیٹی کو طلاق ہو گئی" "ہماری بہن من پسند شادی کرنا چاہتی ہے" "ہماری بچی نے ہماری پسند کے رشتے سے انکار کر دیا" "ہماری بہو ہم سے لڑتی جھگڑتی ہے" وغیرہ۔ یہ وہ

مسائل ہیں جو آج ہر گھر میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہتے ہیں۔ اس کی دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ اہم ترین وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنی بہنوں یا بیٹیوں کو ان کی پسند پوچھے بغیر اپنی مرضی سے جہاں چاہتے ہیں بیاہ دیتے ہیں۔ اور وہاں جب لڑکا اور لڑکی کا مزاج نہیں ملتا ان کی عادات و روایات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں، ان کی سوچ دوسرے کے مخالف ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ ''طلاق'' کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

اس بات میں شک تو نہیں کیا جا سکتا ہے کہ والدین ہمیشہ اپنی اولاد کا بھلا چاہتے ہیں مگر والدین کو چاہئے کہ اپنی بچے یا بچی کی شادی کرنے سے قبل اس کی رائے پوچھیں اس کی پسند نہ پسند کو جانیں اس کے ذہن کے مطابق اس کو شریکِ زندگی مہیا کریں کیونکہ زندگی تو بہر حال اسی نے گزارنی ہے۔ جب لڑکا یا لڑکی بالغ ہو جاتی ہے تو اسے اپنی پسند سے جائز طریقے کے ساتھ شادی کرنے کا مکمل حق حاصل ہے جس پر قرآن و سنت کے واضح احکامات کتابوں میں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح بچپن میں پڑھ دیا جائے تو بلوغت کے بعد اسے حق حاصل ہے کہ اس رشتے سے انکار کر دے۔

ہم اپنی اولاد کیلئے اس وقت تک خوشیاں نہیں خرید سکتے جب تک ہم اسلام کے سنہری اصولوں پر کاربند نہ ہو جائیں اور انہیں اصولوں کی بنیاد پر اپنی اولاد کی شادی بیاہ کا اہتمام نہ کریں۔ اس کے بارے میں شریعت اسلام اجازت دیتی ہے کہ جب کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنی ہو تو اسے اس کا منگیتر دکھایا جائے اور ان کی آپس میں گفتگو کرائی جائے (اور یہ ملاقات تنہائی میں نہ ہو) اگر ان کی طبیعت ایک دوسرے سے ملے تو شادی کر دی جائے اور اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو تو کسی دوسری جگہ پر تلاش کیا جائے۔

ہمارے معاشرے میں لوگ اس مسئلہ میں افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ کچھ لوگوں نے تو لڑکے لڑکی (منگیتروں) کو اس قدر چھوٹ دے رکھی ہے کہ ان کے باہم ملنے جلنے پر کوئی

پابندی نہیں ہے۔ وہ اکٹھے کھاتے پیتے ہیں، سیر کو جاتے ہیں، خوش گپیاں لگاتے ہیں اور بالآخر شیطان کی آشیرباد سے حدودِ شرم وحیا کو روندتے ہوئے "حرامستان" میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری جانب لوگوں نے لڑکے اور لڑکی کو بالکل بے اختیار اور مجبورِ محض بنا رکھا ہے کہ جس جگہ والدین نے رشتہ طے کر دیا وہیں نکاح کرنا ان پر واجب سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی نے زبانِ انکار کھولی تو گویا خاندانی رسوم ورواج اور بے بنیاد روایات کو داؤ پر لگا دیا۔ اس کیلئے گھر کے تو کیا دل تک کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، حتی کہنے والے یہ کہنے سے بھی نہیں چوکتے کہ "تم ہماری اولاد ہی نہیں ہو"

المختصر یہ کہ دونوں باتیں اسلامی تعلیمات اور انسانی اقدار کے خلاف ہیں۔ اسلام نہ تو مرد وعورت کو اس قدر آزادی دیتا ہے کہ وہ کھلے بندوں دعوتِ گناہ دیتے پھریں اور نہ اس قدر مجبور کرتا ہے کہ جہاں چاہیں بغیر سوچے سمجھے باندھ دیں۔ بلکہ اسلام نے مرد وعورت کو اختیار دیا ہے کہ اگر کسی سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو نکاح سے قبل وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھیں، پسند کریں، اگر ذہنیت ملے اور دل میں محبت پیدا ہو اور باہم زندگی گزارنا آسان محسوس ہو تو نکاح کر لیں ورنہ احترام کے ساتھ رہتے جدا کر لئے جائیں۔

اس وقت دنیا میں دن بدن بڑھتے ہوئے طلاق کے مسائل اور گھروں میں ہونے والی دھینگا مستیوں، لڑائی جھگڑوں اور غیرت کے نام پر کئے جانے والے قتلوں کو دیکھتے ہوئے میں نے اس موضوع کو ترتیب دینے کا فیصلہ کیا تاکہ لوگ اس مسئلہ میں اسلامی نقطۂ نظر کو سمجھ سکیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر ان قواعد وضوابط کے مطابق شادیاں ہونے لگیں جن کو اسلام نے پیش کیا ہے تو مذکورہ برائیاں بالکل نہیں تو آدھے سے زیادہ ضرور ختم ہو جائیں گی۔

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے مجھے چند ایسی کتب عربی زبان میں جن کا موضوعِ سخن یہی مسئلہ تھا مگر وہ بہت مختصر تھیں اور ان کے ذریعے تشنگی نہیں بجھائی جا سکتی تھی۔ تو

میں نے ان کتابوں سے راہنمائی لیتے ہوئے مزید مواد اکٹھا کرنے کی کوشش کی اور اس کا نتیجہ اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کو تصنیف کرتے ہوئے جن کتابوں سے میں نے بالواسطہ یا بلا واسطہ استفادہ کیا ہے ان کی فہرست کتاب کے آخری صفحات پر موجود ہے۔ ساتھ اس مکتبے یا مطبع کا نام بھی دیا ہے جہاں سے وہ پرنٹ ہوئی ہے تا کہ حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو سکے۔

مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے لہٰذا اس مسئلہ پر ہر کسی کو دلائل کی روشنی میں اختلاف کا حق حاصل ہے۔ اس کتاب میں اگر کوئی دل لگتی بات ملے تو بلا شک و ریب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول حضرت سیدنا محمد ﷺ کی ہی طرف سے ہے اور اگر کوئی خطا یا غلطی ہے تو بلا تردد وہ اس فقیر کا کارنامہ سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہِ مقدس سے پروانہ قبولیت بخشے اور میرے لئے میرے والدین، اساتذہ، شیوخ، دوست واحباب اور تمام امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے نجاتِ اخروی کا سبب بنائے۔ آمین

الفقیر الی اللہ عبد ذوالمنن

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہارِ اسلام لاہور

مقدّمۂ مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَانَا وَمَاْوٰنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

موجودہ زمانہ میں ازدواجی زندگی میں خوشی ایک مسئلہ بن کر رہ گئی ہے۔لڑائی جھگڑے،شک وشبہ اور آپس کے اختلافات روزانہ کا معمول بن گئے ہیں۔اگر حساب لگایا جائے تو کم از کم نوے فیصد لوگ غیر مطمئن نظر آئیں گے۔اور عجب نہیں کہ ہمارے ملک میں بھی اور ملکوں کی طرح طلاقوں کی شرح روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ایسا کیوں ہے؟ کیوں نہ ہم ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہرانے کی بجائے زندگی کے اس اہم پہلو پر اچھی طرح غور کریں اور دیکھیں کہ اس کی اہم وجہ کیا ہے؟اور یہ کیسے دور کی جاسکتی ہے۔

آج کل غیر شادی شدہ زندگی بسر کرنے کے موافقین کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے حالانکہ یہ بالکل ہی بے بنیاد بات ہے۔ازدواجی زندگی کی خرابیوں کو دور کرنے کا علاج یہ نہیں ہے کہ سرے سے شادی ہی نہ کی جائے۔دور بھاگنے سے اس کے مسئلے حل نہیں ہونگے۔اس کا واحد حل اسلامی نظامِ زندگانی کے اصولوں کو اپنانا ہے۔اسلام نے اس ضمن میں بھی ہمیں محروم نہیں کیا بلکہ ایسے قواعد وضوابط کا ایک حسین گلدستہ پیش کیا ہے جسے زندگی کے گلشن میں سجانے سے خوشگواریت کی مانندی خوشبوئیں زندگی کو معطر بناسکتی ہے۔اپنے شریک حیات کو چننے کیلئے اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر ایک نظر ڈالئے۔

اسلام میں شادی کی اہمیت:

انسان میں فطری طور پر جنسی میلان موجود ہے۔ اس کے چند ایک شواہد ملاحظہ فرماتے چلیں۔ فرمانِ خداوندی ہے:

"هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا(۱)"

وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کی بیوی بنائی تا کہ وہ اس سے (فطری) سکون حاصل کرے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

"رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ(۲)"

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس آیت کریمہ میں جس کمزوری کا ذکر کیا گیا ہے:

بعض مفسرین کے مطابق اس سے قوتِ شہوانی (جنسی میلان) مراد ہے۔(۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اِعْلَمْ اَنَّ شَهْوَةَ الْفَرْجِ اَعْظَمُ الشَّهَوَاتِ وَاَرْهَقُهَا لِلْقَلْبِ، مُوْقِعَةٌ فِیْ مَهَالِكَ كَثِیْرَةٍ (۴)"

واضح ہو! کہ جنسی میلان کی خواہش، سب خواہشات سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اس

---

(۱)......القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:189

(۲)...... القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:286

(۳)...... عوارف المعارف اردو، للشیخ سہروردی، صفحہ:327

(۴)......حجۃ اللہ البالغۃ، جلد:2، صفحہ:192

کا زیادہ غلبہ دل پر ہوتا ہے جو انسان کو بڑی بڑی ہلاکتوں میں ڈال دیتی ہے۔

انسان میں پائے جانے والے جنسی میلان سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے نظریں چرائی جا سکتی ہیں۔ انسان (مرد و عورت) میں جنسی میلان اس قدر پایا جاتا ہے کہ

اگر مرد و عورت کو پیدا کر کے مرد کے جسم کا کچھ حصہ مغرب میں اور عورت کے جسم کا کچھ حصہ مشرق میں رکھ دیا جاتا تو ان جسموں میں جنسی میلان کی اتنی کشش رکھی گئی ہے وہ سرکتے سرکتے آخر ایک دوسرے سے مل جاتے۔(۵)

یہ حقیقت تو عیاں ہو چکی کہ انسان میں جنسی جذبہ آخری حدوں تک موجود ہے مگر اس تمہید کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں پائے جانے والے جنسی جذبے کی تسکین کس طور کی جا سکتی ہے۔ طب جدید کی تحقیق کے مطابق جنسی جذبہ ایک بنیادی جذبہ ہے جو شاید ذاتی حفاظت کے جذبے سے بھی زیادہ بنیادی اور قوی ہے اسے دبانے کی کوشش اسے برگشتہ اور بے راہ رو کر دیتی ہے مگر جڑ سے نہیں اکھاڑ سکتی۔ اس گھمبیر مسئلے کے حل میں بھی ہمارے مذہب نے ہمیں مایوس نہیں کیا اور ہماری صحیح سمت راہنمائی فرمائی ہے۔ دین اسلام کے مطابق جب کوئی مرد یا عورت بالغ ہو جاتی ہے تو جہاں تک جلد ممکن ہو سکے ان کا نکاح کر دینا چاہئے۔ تاکہ وہ اس جذبے کا غیر فطری طریقوں سے اظہار کر کے دائمی بدبختی کی دلدل میں گرنے سے محفوظ رہیں۔

غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دینے کے متعلق اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

"وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ"(۶)

(۵) مدخل الشرع، جلد 1 صفحہ 245

(۶) القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر 132

اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی۔

اسی طرح احادیث مقدسہ میں رسول اسلام حضرت سیدنا محمد ﷺ نے بھی نکاح کی ترغیب دلائی ہے۔ اور نہ صرف نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا بلکہ اس پر دین و دنیا کی بھلائی کا مژدہ بھی ارشاد فرمایا۔ آیئے چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ'' (۷)

(۷)……سنن النسائی ، جلد:6،صفحہ:56-57

صحیح بخاری مع فتح الباری ، جلد:9،صفحہ:106

صحیح مسلم مع شرحہ النووی ، جلد:9،صفحہ:172

سنن ابی داؤد مع شرحہ عون المعبود ، جلد:6،صفحہ:39-41

جامع الترمذی مع شرحہ تحفۃ الاحوذی ، جلد: 4،صفحہ:199

سنن ابن ماجہ ،جلد:1،صفحہ:566-567

سنن الدارمی ، جلد:2،صفحہ:57

مسند امام احمد ، جلد:1،صفحہ:424-425-432

المصنف لعبد الرزاق، حدیث نمبر:10380

المصنف لابن ابی شیبہ ،جلد:6،صفحہ:8حدیث نمبر:16142

المعجم الکبیر للطبرانی ، جلد:10،حدیث نمبر:10168

سنن بیہقی ،جلد:7،صفحہ:122،حدیث نمبر:13446

شرح السنۃ للبغوی ، جلد:9،صفحہ:3،حدیث نمبر:2236 ……>

اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو نکاح کی قوت رکھتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہے اور جو نکاح کی قوت نہ رکھتا ہو، اس پر روزے رکھنے ضروری ہیں کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت عبید بن سعد، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ وَمِنْ سُنَّتِیْ النِّکَاحُ (۸)"

جو میرے طریقے سے محبت رکھتا ہے اسے میری سنت پر چلنا چاہئے اور نکاح کرنا میری سنت میں سے ہے۔

حضرت ابونجیح، نبی کریم ﷺ سے مرسلا روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ کَانَ مُوْسِرًا لِاَنْ یَّنْکِحَ وَلَمْ یَنْکِحْ فَلَیْسَ مِنَّا(۹)"

جسے نکاح کرنے کی طاقت میسر ہو اور وہ پھر بھی نکاح نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر

<...... سنن کبری للنسائی، جلد:5صفحہ:149

تاریخ بغداد للخطیب، جلد:3صفحہ:156

المنتقی لابن جارود مع غوث المکدور، جلد:3صفحہ:15

(۸)...... مجمع الزوائد، جلد:4صفحہ:462

مسند ابی یعلی موصلی، حدیث نمبر:2748

سنن بیہقی، کتاب النکاح، جلد:7صفحہ:124

(۹) مجمع الزوائد، جلد:4صفحہ:462

المعجم الکبیر للطبرانی، جلد:22صفحہ:366

المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث نمبر:993

سنن بیہقی، کتاب النکاح، جلد:7صفحہ:125

نہیں ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ" (۱۰)

چار چیزیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں کی سنت ہیں۔(۱)......حیاء (۲)......خوشبو لگانا (۳)......مسواک کرنا (۴)......نکاح

نکاح، کثرت رزق کا ضامن اور دین و دنیا کی بھلائی کا وسیلہ ہے:

خالق لم یزل ارشاد فرماتا ہے:
"وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔" (۱۱)

اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی (مالدار) کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ شیرازی فرماتے ہیں۔
"یَعْنِیْ لَا یَمْنَعُکُمْ فَقْرُ الْخَاطِبِ اَوِ الْمَخْطُوْبَةِ مِنَ الْمُنَاکَحَةِ فَقَالَ تَعَالٰی اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ" (۱۲)

(۱۰)......سنن الترمذی، کتاب النکاح، الباب الاول، حدیث نمبر:1080
شرح السنة للبغوی، جلد:9، صفحہ:5
تلخیص الحبیر جلد:1، صفحہ:66
(۱۱)......القرآن الکریم، سورۃ النور، آیت نمبر:132 ......>

یعنی تمہیں شادی کرنے والے مرد یا عورت کی تنگدستی ان کی شادی سے روک نہ دے (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر تمہیں تنگدستی کا خوف ہے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے مالدار کردے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

"اَطِیْعُوْا مَا اَمَرَکُمْ بِہٖ مِنَ النِّکَاحِ یَنْجُزْ لَکُمْ مَّا وَعَدَکُمْ مِّنَ الْغِنٰی" (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے جو نکاح کا حکم فرمایا ہے اس کی پیروی کرو، تو اللہ تعالیٰ نے جو مالدار کردینے کا وعدہ فرمایا ہے وہ جلد پورا فرمائے گا۔

علامہ طبری فرماتے ہیں۔

"اِنْ یَّکُنْ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ تُنْکِحُوْنَھُمْ مِنْ اَیَامٰی رِجَالِکُمْ وَنِسَآءِ کُمْ وَعَبِیْدِکُمْ وَاِمَاءِ کُمْ اَھْلُ فَاقَۃٍ وَّ فَقْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یُغْنِیْھِمْ مِّنْ فَضْلِہٖ فَلَا یَمْنَعُکُمْ فَقْرُھُمْ مِنْ اِنْکَاحِھِمْ" (۱۴)

اپنے جن غیر شادی شدہ مردوں، عورتوں، غلاموں یا لونڈیاں کا تم نے نکاح کرنا ہے، اگر وہ فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (نکاح کے سبب) ان کو مالدار کردیگا لہذا تمہیں ان کے فقر کی وجہ سے نکاح ترک نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اِلْتَمِسُوْا الْغِنٰی فِیْ النِّکَاحِ" (۱۵)

(۱۲)...... جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد:3،صفحہ:120

(۱۳)......المرجع السابق

(۱٤) جامع البیان فی تاویل آی القرآن (تفسیر طبری)،جلد:17،صفحہ:274 >

نکاح میں مالداری (رزق) تلاش کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ تَزَوَّجَ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَاحْتِسَابًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعِيْنَهٗ وَاَنْ يُّبَارِكَ لَهٗ (١٦)"

جو اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے شادی کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی (ہر طرح سے) مدد کرے اور اسے شادی میں برکت عطا فرمائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَوْنُهُمْ: اَلْمُكَاتِبُ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَ النَّاكِحُ يَبْغِي الْعَفَافَ وَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (١٧)"

---

(١٥)......> تفسیر طبری ، جلد:17صفحہ:275

الدر المنثور للسیوطی ،جلد:11صفحہ:42

(١٦)......مجمع الزوائد معہ بغیۃ الرائد ،جلد:4صفحہ:472

المعجم الصغیر للطبرانی، حدیث نمبر:737

(١٧)......سنن النسائی ، جلد:6صفحہ:61

سنن الترمذی معہ تحفۃ الاحوذی ، جلد:5صفحہ:296

سنن ابن ماجہ ؛ جلد:2صفحہ:105

المصنف لعبد الرزاق ، جلد:5صفحہ:259

مسند احمد ،جلد:2صفحہ:251

المستدرک للحاکم ، جلد:2صفحہ:190

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، جلد:8صفحہ:388

شرح السنۃ للبغوی ، جلد:9صفحہ:7

تین شخص ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔(۱)......مکاتب غلام جواپنی رقم کوادا کرنا چاہتا ہے۔ (۲)......عفت و پاکدامنی کی نیت سے شادی کرنے والا۔(۳)......اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ طَاہِرًا مُطَهَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ" (۱۸)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے اسے باکباز عورتوں سے شادی کرلینی چاہیے۔

ان کے علاوہ بھی متعدد احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو نکاح کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔اور اپنے جنسی جذبات کے فطری اظہار کیلئے نکاح جیسی نعمت تفویض فرمائی۔ شادی کے ذریعے فحاشی وعریانی اور بے راہروی کے طوفان کے سامنے بند باندھا جاتا ہے۔نکاح ہی ہے جو انسان کو جنسی جذبات کے غیر اخلاقی اور غیر فطری اظہار سے منع کرتے ہوئے، صحیح میں راہنمائی کرتا ہے۔

نکاح کی وجہ سے جہاں جنسی سکون واطمینان مہیا ہوتا ہے وہاں اس کے ذریعے روحانی فیوض و برکات میں بھی اضافہ اور زیادتی پیدا ہوتی ہے۔اور کے برعکس غیر شادی شدہ آدمی کی عبادت میں لطف اور روحانی تسکین ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔حضرت امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

اگرچہ ہم بزرگی کے اعلیٰ مقام پر ہی کیوں نہ فائز ہوں لیکن تجرد (غیر شادی شدہ زندگی) ہرگز اختیار نہ کریں۔ کیونکہ جو شادی نہیں کرتا،اس کی عبادت بالکل ناقص ہوتی ہے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ نماز بھی پڑھ رہے ہوتی ہیں اور ان کی خفتہ خیزش بھی بیدار ہوتی

(۱۸) ...... مشکوٰۃ المصابیح، جلد:2،صفحہ:930،حدیث نمبر:3094

ہے۔(۱۹)

اسی طرح حضرت شیخ الشیوخ تاجدارِ سہروردیہ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

تجرد کی حالت (غیر شادی شدہ زندگی) میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جنسی جذبات کی آگ علم کے نور کو جلا دیتی ہے۔(۲۰)

بیوی تلاش کرنے میں اسلامی احکامات:

فرمانِ خداوندی ہے۔

"هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا(۲۱)"

وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

آیت کریمہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ بیوی آدمی کیلئے سکون کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن جب لوگ بیوی تلاش کرنے میں غلط رخ اختیار کرتے ہیں تو یہ سکون کا سبب بننے والی ہستی ان کیلئے دوزخ کے عذاب کی جھلک بن جاتی ہے۔

ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ نے بھی ازدواجی زندگی کی بہتری کی طرف توجہ کرواتے ہوئے اپنی امت کو اچھی صفات و عادات کی حامل خواتین سے شادی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا کیونکہ شادی کے ذریعے ایک پورے خاندان کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور شادی ہی

(۱۹)......عہود محمدیہ ،صفحہ:134

(۲۰)......عوارف المعارف اردو

(۲۱)......القرآن ، سورۃ الاعراف ، آیت نمبر:189

کے ذریعے اولاد جیسی نعمت کا حصول ہوتا ہے جس کی اچھی تربیت انسان کو دنیا و آخرت کی آسودگی مہیا کرتی ہے۔اور اولاد کی بہترین تربیت کیلئے ایک سلیقہ شعار دیندار خاتون سے ہی شادی سود مند ہو سکتی ہے۔آج لوگ رشتہ تلاش کرتے وقت، مال و دولت، حسن و جمال، خاندانی حسب و نسب اور عزت و تکریم والی خاتون کو فوقیت دیتے ہیں مگر کبھی کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ جس لڑکی سے رشتہ طے کیا جا رہا ہے، وہ شرعی پردہ بھی کرتی ہے یا نہیں؟ صوم و صلوٰۃ کی پابند بھی ہے یا نہیں، والدین کی فرمانبردار بھی ہے یا نہیں؟۔ ہر چند کے مال و دولت، حسن و جمال وغیرہ صفات بھی کچھ نہ کچھ اہمیت رکھتی ہے مگر انہیں بنیاد بنا کر کسی سے شادی کرنا ممنوع ہے اور اگر کوئی آدمی دینداری کی بنیاد پر کسی سے نکاح کرتا ہے تو خالق کائنات اسے دیگر چیزوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔فرمانِ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے

"مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً لِعِزِّهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا ذِلًّا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا فَقْرًا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِحُسْنِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا دِنَاءَةً وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً لَمْ يُرِدْ بِهَا اِلَّا اَنْ يَغُضَّ بَصَرَهُ وَ يُحَصِّنَ فَرْجَهُ اَوْ يَصِلَ رَحْمَهُ بَارَكَ اللّٰهُ لَهُ فِيْهَا وَبَارَكَ لَهَا فِيْهِ (۲۲)"

جو شخص کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ذلت دے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو غربت میں مبتلا کر دے گا اور جو کسی سے عورت سے اس کے حسن کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا اور جو کسی عورت سے صرف اس وجہ شادی کرے کہ اپنی نظر کی حفاظت کر سکے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر سکے یا صلہ رحمی کیلئے کسی عورت سے شادی کر

(۲۲) مجمع الزوائد مع بغية الرائد ، جلد:4،صفحه:467
المعجم الاوسط للطبراني ، حديث نمبر:2527

سے تو اللہ تعالیٰ دونوں میاں بیوی کو برکت عطا فرمائے گا۔

یعنی اگر کوئی آدمی مال و دولت یا حسن و جمال کی بجائے خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے کسی خاتون سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بھی دے دیتا ہے اور مال و دولت بھی۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ يَأْتِيْنَكُمْ بِالْاَمْوَالِ (۲۳)“

عورتوں سے شادی کرو وہ تمہارا مال بڑھانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

کسی عورت سے شادی کرنے میں جن صفات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے، ان میں سے چند صفات حسب ذیل ہیں۔

پہلی صفت، دینداری:

جس خاتون سے شادی کی جائے اس کو دیندار ہونا چاہیے۔ امانت داری، کتاب اللہ کی حافظہ ہونا اور اسکے شرعی احکام کی عالمہ ہونا بھی اسی میں شامل ہے۔

”تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (۲۴)“

(۲۳)......مجمع الزوائد مع بغیۃ الرائد، جلد:4، صفحہ:469، حدیث نمبر:7330

مسند البزاز، حدیث نمبر:1402

(۲٤)......سنن النسائی، جلد:6، صفحہ:68

صحیح للبخاری معہ فتح الباری، جلد:9، صفحہ:132

صحیح للمسلم مع النووی، جلد:10، صفحہ:51

سنن ابی داؤد مع عون المعبود، جلد:2، صفحہ:42

سنن ابن ماجہ، جلد:1، صفحہ:572 ......>

کسی خاتون سے چار چیزوں کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔(۱)......اس کے مال کی وجہ سے (۲)......اس کے خاندان کی وجہ سے (۳)......اس کی خوبصورتی کی وجہ سے (۴)......اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (پھر فرمایا) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دینداری کو فوقیت دو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ (۲۵)"

دنیا ساری کی ساری فائدہ ہے اور دنیا کا بہترین فائدہ نیک بیوی ہے۔

......> سنن الدارمی ، جلد:2،صفحہ:58

مسند احمد ،جلد:2،صفحہ:428

سنن الدار قطنی ،جلد:3،صفحہ:231

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ،جلد:8،صفحہ:383

شرح السنۃ للبغوی ، جلد:9،صفحہ:7-8

(۲۵)......صحیح للمسلم مع النووی، جلد:10،صفحہ:56

سنن النسائی ،جلد:6،صفحہ:69

سنن ابن ماجہ ، جلد:1،صفحہ:571

مسند احمد ، جلد:2،صفحہ:166

السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد:7،صفحہ:128

شرح السنۃ للبغوی ،جلد:9،صفحہ:11

السنن الصغریٰ للبیہقی ، حدیث نمبر:2350

دوسری صفت، کنواری ہونا:

شادی کے لئے عورت کی دوسری صفت کنواری ہونا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کنواری لڑکی سے شادی کرنے کو پسند فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"سَأَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَزَوَّجْتَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ ،قَالَ بِمَنْ ؟قُلْتُ بِفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ بِأَيِّمٍ كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ)) (٢٦)"

مجھے رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے، میں نے عرض جی ہاں! فرمایا، کس سے؟ میں نے عرض کیا فلاں کی بیٹی سے، وہ مدینہ میں غیر شادی شدہ تھی (بیوہ تھی) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ کیا کہ کسی کنواری لڑکی سے شادی کرتے، تم

(٢٦)......صحیح للبخاری مع فتح ، جلد:9،صفحہ:121

صحیح للمسلم مع النووی ،جلد:10،صفحہ:56

سنن ابی داؤد مع عون المعبود،جلد:6،صفحہ:43

سنن النسائی ،جلد:6،صفحہ:61

سنن الترمذی مع تحفہ ،جلد:4،صفحہ:224-225

سنن ابن ماجہ ،جلد:1،صفحہ:573

سنن الدارمی ، جلد:2،صفحہ:70

مسند احمد ،جلد:3،صفحہ:221

مسند حمیدی ، جلد:2، صفحہ:514

سنن بیہقی ،جلد:7،صفحہ:129

شرح السنۃ للبغوی ،جلد:9،صفحہ:14-15

تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی اور تم اس کو ہنساتے وہ تم کو ہنساتی۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰی بِالْیَسِیْرِ (۲۷)"

تمہیں کنواری لڑکیوں سے شادی کرنی چاہیے کیونکہ وہ شیریں [illegible]
والی اور آسانی سے راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں

ان روایات میں کنواری [illegible]

[illegible]

[illegible]

تیسری صفت یہ ہے کہ وہ زیادہ بچے جننے والی ہو، اوراس کا اندازہ اس کی والدہ یا شادی شدہ بہن کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ (۲۹)"

محبت کرنے والی اورزیادہ بچے جننے والی سے شادی کرو کیونکہ میں (قیامت کے روز) تمہاری (کثرت کی) وجہ سے (دیگرامتوں پر) فخر کروں گا۔

چوتھی صفت:

اہم صفات میں سے چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ خاتون فرمانبرداراور باہمت ہواوراس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے والدین، بھائی بہن اوراساتذہ وغیرہ کی کتنی فرماں بردار ہے۔اگر وہ ان کی فرماں بردار ہے تو یقیناً اپنے شوہر نامدار کی خدمت گزار بھی ضرور ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا،کونسی عورت اچھی ہے،آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:

(۲۹)...... سنن النسائي ،جلد:6،صفحه:65-66

سنن ابي داؤد مع عون المعبود،جلد:6،صفحه:47

سنن ابن ماجه ، كتاب النكاح ،حديث نمبر:1846

مسند احمد ،جلد:3،صفحه:158

الصحيح لا بن حبان،حديث نمبر:1229

السنن الكبرىٰ للبيهقي ، جلد:9صفحه:131

حلية الاولياء لابي نعيم،جلد:3،صفحه:61-62

شرح السنة للبغوى ،جلد:9،صفحه:16

"اَلَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَھَا وَلَاتُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَلَا مَالِھَا (۳۰)"

جس کو شوہر دیکھے تو اسے اچھی لگے، اگر حکم دے تو فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال میں شوہر کی مخالفت نہ کرے۔

پانچویں صفت:

پانچویں صفت اس کا امانت دار اور عفت مآب ہونا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثَلَاثَۃٌ مِّنَ السَّعَادَۃِ وَثَلَاثَۃٌ مِّنَ الشَّقَآءِ فَمِنَ السَّعَادَۃِ الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ تَرَاھَا فَتُعْجِبُکَ وَتَغِیْبُ عَنْھَا فَتَاْمَنُھَا عَلٰی نَفْسِھَا وَمَالِکَ (۳۱)"

تین چیزیں سعادت میں سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی میں سے ہیں۔ سعادت والی چیزوں میں سے ایک نیک عورت ہے، کہ جب تو اسے دیکھے تو تجھے اچھی لگے اور جب تو (اسے گھر میں چھوڑ کر) کہیں چلا جائے تو وہ اپنی (عزت اور جان کی) حفاظت کرے اور تیرے مال کی بھی محافظ رہے۔

ان صفات کے علاوہ اپنے ماحول اور خاندان کے حوالے سے دیگر صفات بھی پیش نظر رکھی جاسکتی ہے مگر مذکورہ صفات کو فوقیت دی جائے تو زندگی کے خوشگوار اور پرسکون ہونے کی ضمانت دین اسلام دیتا ہے۔

(۳۰)......السنن الکبریٰ للبیہقی ـ جلد 7 صفحہ 131

السنن الکبریٰ للنسائی ـ جلد 5 صفحہ 161

(۳۱)......المستدرک للحاکم ـ جلد: 2 صفحہ: 192

شوہر کی صفات:

جس طرح لڑکی تلاش کرنے میں اس کی عادات وصفات پر نظر کی جاتی ہے اسی طرح لڑکے کے طور اطوار کا جاننا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے مذہب نے اس ضمن میں بھی ہمیں مایوس نہیں کیا، بلکہ ایسی صفات بیان کی ہیں جن کی رعایت کرنے سے مثالی شوہر کو تلاش کیا جاسکتا ہے۔

اس ضمن میں مختصر اور جامع فرمان ہمارے پیارے محبوب حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ علیہ السلام کا فرماتے ہیں:

''اِذَا جَآءَ کُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَاَنْکِحُوْہُ ، اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ (۳۲)''

جب تمہارے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جس کی دینداری اور اخلاق حسنہ سے تم راضی ہو، تو ان سے (اپنی بیٹیوں کا) نکاح کردو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو دنیا میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو جائے گا۔

اس حدیث پاک میں ایک مثالی شوہر میں دینداری اور اخلاق حسنہ جیسی صفات کے پائے جانے کو بیان کیا گیا ہے۔ ایسا شخص اگر اپنی بیوی سے محبت کرے گا تو اس کی عزت و تکریم بجالائے گا اور اگر خدانخواستہ وہ اسے محبت نہ کرے تو اس کی اہانت اور بے عزتی سے گریز کرے گا۔

(۳۲) ...... جامع الترمذی مع تحفہ، جلد:4، صفحہ:204
سنن ابن ماجہ، جلد:1، صفحہ:606-607
المستدرك للحاكم، جلد:2، صفحہ:196
تاریخ بغداد، جلد:11، صفحہ:61

آج مال و دولت کے پجاری عزت و احترام اور دینداری سے بڑھ کر دھن دولت کو اہم خیال کرتے ہیں جس کا خمیازہ انہیں بہر حال بھگتنا پڑتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ہر وہ شخص مثالی شوہر ثابت ہو سکتا ہے جو دیندار، اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین، پیار محبت سے بھرپور، قابل اعتماد، نفس کش، خوف خدا اور شرم مصطفیٰ ﷺ رکھتا ہو۔

آج اگر ہم لوگ اسلامی طریقہ زندگی کو اپنا لیں تو ہر گھر امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اپنے خاندان کی صحیح تربیت و انشا کیلئے اسلام کے وضع کردہ اصولوں کو اپنائے۔ ازدواجی زندگی کے بہترین لمحات کا راز اسی میں مضمر ہے۔ نکاح و شادی کی اہمیت کا اندازہ آپ نے گذشتہ اوراق کو پڑھنے سے لگا لیا ہوگا، نکاح سے قبل جن ضروری مسائل سے سامنا ہوتا ہے ان میں سے اہم ترین مسئلہ کسی قابل لڑکے یا لڑکی کی تلاش ہے۔ آئیے اس مسئلہ کے متعلق اسلامی نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں یقین کی حد تک امید ہے اگر اس کتاب میں مذکور احکامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے رشتے طے کرنے شروع کر دیے جائیں تو نہ صرف پرسکون زندگی گزاری جا سکتی ہے بلکہ آئے دن کے بڑھتے ہوئے طلاقوں کے رجحان، غیرت کے نام پر ہونے والے قتلوں گھروں میں ہونے والے لڑائی جھگڑوں سے بھی چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہار اسلام لاہور

☆☆☆☆☆☆☆

آغازِ

کتاب

پہلا باب

☆......مخطوبہ کی تعریف

☆......اسے دیکھنے سے کیا مراد ہے؟

☆......مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم کیا ہے

☆☆☆☆☆☆

مخطوبہ کی تعریف:

"مَخْطُوْ بَۃ" عربی کے لفظ "خِطْبَۃ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "
نکاح کا پیغام دینا" جیسا کہ قرآن پاک میں فرمانِ باری تعالی ہے......

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ......(۳۳)

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا
دلوں میں چھپائے رکھو۔ (۳۴)

اس آیت مبارکہ میں "خِطْبَةِ النِّسَآءِ" کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے "
نکاح کا پیغام دینا۔" تو "مخطوبہ" کا معنی ہوا کہ وہ عورت جس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔
"خَاطِبْ" اس مرد کو کہتے ہیں جس نے نکاح کا پیغام دیا ہو۔

یہاں کے طریقہ کار کے مطابق "خِطْبَۃ" کو منگنی، "مَخْطُوْ بَۃ" کو منگیتر (لڑکی)
اور "خَاطِب" کو منگیتر (لڑکا) کہہ سکتے ہیں۔

مخطوبہ (منگیتر) کو دیکھنے سے کیا مراد ہے:

جب میں نے اس کتاب کو تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے وقتاً فو
دریافت کیا کہ "جناب کب تک یہ کتاب آجائے گی۔" "ابھی کتنی رہ گئی ہے" وغیرہ خصو
نوجوان طبقہ تو بہت ہی خوش فہم ہو رہا تھا، شاید ان کی سوچ تھی کہ ہمہ وقتی زیارت کا شرف

(۳۳) القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 235

(۳٤) المفردات للامام راغب اصفهانی، صفحه: 150

حاصل ہونے والا ہے یا بے وقوفی کی حد تک ٹیلی فونک رابطے کی دلیلیں میسر آنے والی ہیں۔
آج ہر شخص اپنی خطا کو تسلیم کرنے اور اس کا ازالہ کرنے کی بجائے اپنی خطا اور غلطی کی دلیل
حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے پیش نظر، یہ وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ آیا منگیتر کو دیکھنے
سے کیا مراد ہے۔

مخطوبہ کو دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے ملاقات کی جائے، شرم وحیاء کی پاسداری
کرتے ہوئے اس کے ان اعضاء کو دیکھا جائے جو عام طور پر عادۃً ظاہر رہتے ہیں مثلاً ہاتھ
اور چہرہ وغیرہ، پھر اس سے گفتگو کی جائے تا کہ اس کے حسن گفتار اور اس کی سوچ کی بلندیوں یا
اس کی پستیوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔ اس کے علاوہ دیگر عادات کا بغور جائزہ لیا جائے جن کی بنا
پر آدمی اس سے شادی کر کے خوش رہ سکتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دیکھنے کا حکم صرف
مرد کیلئے نہیں، بلکہ عورت کو بھی دیکھنے کی اجازت ہے کہ جس مرد سے اس کا نکاح ہو رہا ہے اس
کی طبیعت اور عادات واطوار کیا ہیں اور کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر کے اچھی زندگی گزار سکتی
ہوں یا نہیں۔ یاد رہے کہ ملاقات بند کمرے میں نہیں کی جائے گی، اور اگر ایسی کوئی ضرورت
ہو تو کسی محرم یا تمیز دار بچے کی موجودگی میں ملاقات کی جا سکتی ہے۔ (اس کی مزید وضاحت
آئندہ صفحات میں آئے گی)

مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم:

مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ البتہ اکثر علماء وفقہاء نے اسے
"مستحب" کہا ہے جبکہ بعض اسے صرف "مباح" کہتے ہیں۔ کچھ علماء سے عدمِ جواز بھی
منقول ہے جس کا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔

دوسرا باب

مخطوبہ کو دیکھنے کے دلائل

☆......رؤیتِ مخطوبہ قرآن مجید کی روشنی میں

☆......رؤیتِ مخطوبہ احادیث کے روشنی میں

رؤیتِ مخطوبہ، قرآن مجید کی روشنی میں:

کس عورت سے شادی کرنی چاہئے؟ اس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمانِ اقدس ہے۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَ رُبٰعَ .(۳۵)

یعنی عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے ،چار چار سے۔

آیت مذکورہ میں '' مَا طَابَ لَكُمْ '' سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں علامہ آلوسی رقمطراز ہیں......

اَلْمُرَادُ بِمَا طَابَ لَكُمْ مَّا مَالَتْ لَهٗ نُفُوْسُكُمْ وَاسْتَطَابَتْهُ '۔(۳۶)

یعنی ''مَا طَابَ لَكُم'' سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی طرف تمہارے دل مائل ہوں اور انہیں پسند کرتے ہوں۔

گویا مذکورہ آیت مبارکہ میں ان عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے جن کی طرف دل مائل ہوں اور انہیں پسند کریں۔ اور دل کے مائل ہونے اور کسی کو پسند کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ دیکھنا بھی ہے کیونکہ نظر کا تعلق دل کے ساتھ ہے(۳۷) جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو دل میں اس کیلئے محبت یا نفرت کے جذبات جنم لیتے ہیں۔ لہذا ہر ذی شعور آدمی پر روشن ہے کہ جب تک کسی عورت کو دیکھا نہ ہو، اس کے طور طریقے کا علم نہ ہو، اس کے رہن سہن کے معاملات سے لاعلمی ہو، اس کے حسن اخلاق اور حسن کلام سے ناواقفیت ہو، تب

---

(۳۵) ۔۔ القرآن الکریم ، سورۃ النساء ، آیت:3

(۳۶) ۔۔ روح المعانی ، جلد:2 صفحہ:543

(۳۷) ۔۔ التفسیر الکبیر لابن تیمیہ ،جلد:5،صفحہ:414

تک اس کے اچھا لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی بھی شخصیت کے اچھا لگنے میں اس کے حسن اور حسنِ معاملات کو دیکھا جاتا ہے تب ہی طبیعت اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔

کچھ مفسرین نے ''مَاطَابَ لَکُم'' سے ''مَا حَلَّ لَکُمْ'' مراد لیا ہے۔ یعنی ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال ہیں۔ لیکن یہ معنی لینا ضعیف ہے۔ امام فخر الدین رازی، فرماتے ہیں۔

''وَفِیْ تَفْسِیْرِ ''مَاطَابَ'' بِمَا حَلَّ نَظَرٌ وَذَالِکَ اَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰی ''فَانْکِحُوْا'' اَمْرُ اِبَاحَةٍ فَلَوْ کَانَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ ''مَاطَابَ لَکُمْ'' اَیْ مَاحَلَّ لَکُمْ لَتَنَزَّلَتِ الْاٰیَةُ مَنْزِلَةَ مَایُقَالُ اَبَحْنَا لَکُمْ نِکَاحَ مَنْ یَکُوْنُ نِکَاحُهَا مُبَاحًا لَکُمْ وَذَالِکَ یُخْرِجُ الْاٰیَةَ عَنِ الْفَائِدَةِ وَیُصَیِّرُهَا مُجْمَلَةً لَا مُحَالَةَ اِمَّا اِذَا حَمَلْنَا ''طَابَ'' عَلٰی اسْتِطَابَةِ النَّفْسِ وَمَیْلِ الْقَلْبِ کَانَتِ الْاٰیَةُ عَامَّةً دَخَلَهَا التَّخْصِیْصُ وَقَدْ ثَبَتَ فِیْ اُصُوْلِ الْفِقْهِ اَنَّهٗ اِذَا وَقَعَ التَّعَارُضُ بَیْنَ الْاِجْمَالِ وَالتَّخْصِیْصِ کَانَ رَفْعُ الْاِجْمَالِ اَوْلٰی لِاَنَّ الْعَامَّ الْمُخَصَّصَ حُجَّةٌ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّ التَّخْصِیْصِ وَالْمُجْمَلُ لَا یَکُوْنُ حُجَّةً اَصْلًا'' (۳۸)

''مَاطَابَ'' کی تفسیر ''مَا حَلَّ'' سے کرنے میں نظر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ''فَانْکِحُوْا'' اباحت کیلئے ہے پس اگر ''مَاطَابَ لَکُم'' سے مراد ''مَاحَلَّ لَکُمْ'' لیا جائے تو اس آیت کا معنی بنتا ہے'' اَبَحْنَا لَکُمْ نِکَاحَ مَنْ یَکُوْنُ نِکَاحُهَا مُبَاحًا لَکُمْ '' (یعنی جن کے ساتھ نکاح کرنا تمہارے لئے حلال ہے، ہم نے ان سے نکاح کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا) اور یہ مفہوم آیت کو فائدہ سے خارج کر دیتا ہے اور اسے مجمل بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر ''طَابَ'' کو نفس کی پسندیدگی اور میلانِ قلب پر محمول کریں تو یہ آیت عام

(۳۸) مفاتیح الغیب المعروف بالتفسیر الکبیر للرازی، جزء: 10، صفحہ: 141

ہو جائے گی جس میں تخصیص بھی داخل ہے۔ اور اصولِ فقہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب اجمال اور تخصیص کے مابین تعارض واقع ہو تو اجمال کو رفع کرنا اولیٰ ہوتا ہے۔ کیونکہ عام مخصوص (ایسا عام حکم جس میں سے کسی کو خاص کیا جائے) غیرِ محلِ تخصیص میں حجت ہے اور اجمال تو بالکل ہی حجت نہیں ہوتا۔

اس عبارت کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ ''مَاطَابَ لَکُمْ '' سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی طرف دل کا میلان ہو اور آدمی ان کو پسند کرتا ہو۔ اگر یہ معنی نہ لیا جائے تو آیت میں ''مَاطَابَ'' کو ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا کیونکہ اگر یہی معنی بیان کرنا مقصود ہو کہ جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں ان سے نکاح کرو تو اس کیلئے ''اَبَاحَ'' اور ''حَلَّ'' کے الفاظ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن آیت میں خاص طور سے ''طَابَ'' (پسندیدگی) کو ذکر کرنا یہی بتاتا ہے کہ آیت میں صرف حلت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ دلی میلان اور پسندیدگی کو بیان کرنا مقصود ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

امام ثعالبی نے بھی امام رازی کی اس تقریر کو نقل کیا ہے اور اس کے بعد فرماتے ہیں ''وَھُوَ حَسَنٌ'' (۳۹) یعنی اس آیت کی یہ تفسیر کرنا زیادہ اچھا ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ، اوپر ذکر کئے گئے مفہوم کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں.....

وَلِھٰذَا سُنَّ لِخَاطِبٍ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَی وَجْہِ الْمَخْطُوْبَۃِ وَکَفَّیْھِمَا قَبْلَ النِّکَاحِ اِجْمَاعاً۔ (۴۰)

اسی لئے نکاح کا پیغام بھیجنے والے کیلئے بالاجماع سنت یہ ہے کہ نکاح سے پہلے مخطوبہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھ لے۔

---

(۳۹) الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی، جلد:2،صفحہ:163

(۴۰) تفسیر مظھری،جلد:2،صفحہ:215

رؤیتِ مخطوبہ احادیث کی روشنی میں:

(1)... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں۔

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ ﷺ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ لَا ، قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا ۔(۴۱)

میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک آدمی نے آکر حضور انور ﷺ کو بتایا کہ اس نے ایک انصاری خاتون سے شادی (منگنی) کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا نہیں، فرمایا جاؤ اس کو دیکھ لو بے شک انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔

(2)... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ......

إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا بِشَيْءٍ جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا ۔(۴۲)

(۴۱)... الصحيح للمسلم ، كتاب النكاح ، حديث نمبر :2552

سنن النسائی ، كتاب النكاح ، حديث نمبر :3182

مسند احمد ،باقی مسند المكثرين ،حديث نمبر :7506، 7638

(۴۲)... الصحيح للبخاری ، كتاب النكاح ،حديث نمبر:473

الصحيح للمسلم، كتاب النكاح ، حديث نمبر :2554

سنن النسائی ،كتاب النكاح ،حديث نمبر:3228

یعنی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میں اپنے آپ کو آپ علیہ السلام کیلئے ہبہ کرنے کیلئے حاضر ہوئی ہوں۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو اوپر سے لیکر نیچے تک ملاحظہ فرمایا، پھر اپنے سرانور کو جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ کو اس عورت کی حاجت نہیں تو میرا نکاح اس کے ساتھ فرمادیجئے۔

(3)..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا ۔(۴۳)

یعنی جاؤ اسے دیکھ لو کیونکہ یہ (دیکھنا) تمہاری باہمی محبت کے قائم رہنے کیلئے زیادہ مناسب ہے۔

(4) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ (۴۴)

(۴۳)..... سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، حديث نمبر: 1856

جامع ترمذی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 1007

سنن النسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3183

سنن الدارمی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 2077

مسند احمد، جلد 4، صفحہ: 246

سنن البیهقی، جلد 7، صفحہ 84

المستدرک علی الصحیحین، جلد 2، صفحہ 165 (باقی اگلے صفحے پر) >

یعنی جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اسے قدرت حاصل ہو کہ وہ اس عورت سے نکاح پر ابھارنے والی چیزوں کو دیکھے، تو وہ ضرور ایسا کرے۔

(5)..... حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ.....

خَطَبْتُ اِمْرَاَةً فَجَعَلْتُ اَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهَا فِيْ نَخْلٍ لَهَا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ " اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا ۔(٤٥)

میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا پھر میں چھپ چھپا کر اس کے پیچھے گیا حتیٰ کہ میں نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے دیکھ لیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہو کر بھی ایسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی عورت سے شادی کرنے کا خیال ڈال دے تو اس کے لئے اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(6)..... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

(٤٤) سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1783

مسند احمد، باقی مسند المکثرین، حدیث نمبر:14056

سنن البیهقی، جلد:7، صفحہ:84

المستدرک علی الصحیحین، جلد:2، صفحہ:165

المصنف لعبد الرزاق، جلد:6، صفحہ:457

(٤٥)..... سنن ابی ماجہ، جلد:1 صفحہ:159

مسند احمد، جلد:3، صفحہ:493

سنن البیهقی، جلد:7، صفحہ:85

اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمْ امْرَاَۃً فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْھَا اِذَا کَانَ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْھَا لِخِطْبَتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ لَا تَعْلَمُ۔(٤٦)

''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے عورت کو دیکھ لینے پر گناہ نہیں جبکہ وہ پیغامِ نکاح کیلئے ہی دیکھ رہا ہو اگر چہ عورت اس سے لاعلم ہو (کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔)

(7)......حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں

قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ یَجِیْءُ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ لِیْ ھٰذِہٖ امْرَاَتُکَ فَکَشَفْتُ عَنْ وَجْھِکِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَقُلْتُ اِنْ یَّکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ۔(٤٧)

یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری صورت مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی، ایک فرشتہ ریشم میں لپیٹے ہوئے تمہیں میرے پاس لایا اور کہا یہ آپ (ﷺ) کی بیوی ہے۔ جب میں نے کپڑا اٹھایا تو وہ تم ہی تھی۔ پس میں نے دل میں کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ضرور ایسا ہوہی گا۔

---

(٤٦)......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:424

مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:286

(٤٧)......صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر:4732

صحیح مسلم، حدیث نمبر:2438

تیسرا باب

رؤیۃ مخطوبہ

فقہاءِ مجتہدین کی نظر میں

رؤیتِ مخطوبہ فقہاءِ مجتہدین کی نظر میں:

ائمۂ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد) سمیت دیگر مذاہب فقہیہ سے تعلق رکھنے والے عام اہل علم کے نزدیک کسی شخص کا اپنی مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے۔ اور اس میں کسی بھی اہل علم کا اختلاف نہیں، چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں۔

لَانَعْلَمُ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِيْ اِبَاحَةِ النَّظْرِ اِلَى الْمَرْاَةِ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا (٤٨)

یعنی جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کی طرف دیکھنے میں اہل علم کے مابین کوئی اختلاف ہمارے علم میں نہیں۔

اور اکثر فقہاء نے اسے مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ آئندہ صفحات میں اس کا ذکر آرہا ہے۔ رؤیتِ مخطوبہ کے جواز واستحباب پر مسالک اربعہ اور دیگر فقہی مذاہب کے فقہاء کے فرامین حسب ذیل ہیں۔

رؤیتِ مخطوبہ کے متعلق احناف کا موقف:

علامہ ابن نجیم حنفی المصری "کنز الدقائق" کی شرح "البحر الرائق" میں رقمطراز ہیں۔

"وَنَظْرُهُ اِلٰى مَخْطُوْبَتِهٖ قَبْلَ النِّكَاحِ سُنَّةٌ فَاِنَّهٗ دَاعِيَةٌ لِلْاُلْفَةِ (٤٩)"

یعنی مرد کا نکاح سے پہلے اپنی مخطوبہ کو دیکھنا سنت ہے، کیونکہ یہ (باہمی) محبت کا سبب ہے۔

اسی طرح النہر الفائق میں ہے۔

(٤٨)......المغنی لابن قدامہ حنبلی، جلد:9، صفحہ:490

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الامۃ، لمحمد الدمشقی، صفحہ : 262

(٤٩) البحر الرائق، لابن نجیم المصری، جلد:3، صفحہ:144

"اَلنَّظْرُ اِلَی الزَّوْجَۃِ قَبْلَہٗ سُنَّۃٌ (۵۰)"

یعنی نکاح سے قبل اپنی (ہونے والی) زوجہ کو دیکھنا سنت ہے۔

اسی طرح درمختار میں نکاح کے مستحبات میں ہے......

"وَالنَّظْرُ اِلَیْھَا قَبْلَہٗ (۵۱)"

یعنی نکاح سے قبل عورت کو دیکھ لینا مستحب ہے۔

درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔

"لَوْ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَۃً فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْھَا (۵۲)"

یعنی اگر کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اس کی طرف دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ان کے علاوہ احناف کی دیگر کتب فقہ (۵۳) میں اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔

رویتِ مخطوبہ میں شوافع کا موقف:

امام یحیٰ بن شرف النووی الشافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"وَاِذَا قَصَدَ نِکَاحَھَا ...... سُنَّ نَظْرُہٗ اِلَیْھَا قَبْلَ الْخِطْبَۃِ وَاِنْ لَّمْ تَاْذَنْ (۵۴)"

(۵۰)......النہر الفائق ،جلد:2،صفحہ:176

(۵۱)......الدر المختار مع الرد المحتار ،جلد:4،صفحہ:67

(۵۲)......الرد المحتار لابن العابدین الشامی، جلد:9،صفحہ:532

(۵۳)......الھدایۃ للمرغینانی ، جلد:4،صفحہ:84

البدائع الصنائع، جلد:5،صفحہ:122

تبیین الحقائق ،جلد:6،صفحہ:18

(۵۴)......منہاج الطالبین و عمدۃ المفتین للنووی، صفحہ:372

یعنی جب کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو پیغام نکاح سے پہلے اسے دیکھنا سنت ہے اگرچہ عورت اجازت نہ دے۔

اسی طرح حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

"اَلْمَنْظُوْرُ اِلَيْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ ،فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَهُمَا (۵۵)"

یعنی (نکاح کے مستحبات میں سے) نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا ہے کیونکہ یہ دونوں کی باہمی محبت کے دائمی ہونے کے زیادہ مناسب ہے۔

اسی طرح علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن علی فیروز آبادی فرماتے ہیں۔

"وَاِذَا اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاَةٍ فَلَهٗ اَنْ يَّنْظُرَ وَجْهَهَا وَكَفَّيْهِمَا (۵۶)"

یعنی جب کوئی کسی عورت سے نکاح کا اردہ کرے تو اس کیلئے عورت کے چہرے اور ہاتھوں کا دیکھنا جائز ہے۔

ان کے علاوہ فقہ شافعی کی دیگر کتب (۵۷) میں اس مسئلہ کو وضاحتاً دیکھا جا سکتا ہے۔

---

(۵۵) ...الوجيز على فقه الشافعي ، جلد:2،صفحه:6

(۵٦) المهذب ،جلد:2 صفحه:424

(۵۷) نهاية المحتاج ، جلد:6،صفحه:185

مغني المحتاج ، جلد:3 صفحه:128

روضة الطالبين ،جلد:7،صفحه:19

تحفة المحتاج ،جلد:7 صفحه:190

رحمة الامة في اختلاف الائمة ،صفحه:262

رؤیتِ مخطوبہ میں مالکیہ کا موقف:

فقہِ مالکی کے جلیل القدر فقیہ اور قاضی، علامہ ابن الرشید الحفید رقمطراز ہیں۔

"وَاَمَّا النَّظْرُ اِلَی الْمَرْاَۃِ عِنْدَ الْخِطْبَۃِ، فَاَجَازَ ذَالِکَ مَالِکٌ اِلَی الْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ فَقَطْ(۵۸)"

یعنی پیغامِ نکاح دیتے وقت عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے کی امام مالک نے اجازت دی ہے۔

اسی طرح قاضی عبدالوہاب بن علی البغدادی المالکی تحریر فرماتے ہیں۔

"مَنْ اَرَادَ نِکَاحَ امْرَاَۃٍ فَلَہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی وَجْہِھَا وَکَفَّیْھَا (۵۹)"

یعنی جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو اس کیلئے عورت کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے۔

فقہاءِ مالکیہ کی دیگر کتب(۶۰) میں اس مسئلہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔

(۵۸) ..... بدایۃ المجتہد ، جلد: 3،صفحہ:1238

(۵۹) الاشراف علی نکت مسائل الخلاف ،جلد:3،صفحہ:218

(۶۰) ..... مواھب الجلیل ،جلد:3،صفحہ:404

مختصر الخلیل ،صفحہ:121

الخرشی علی الخلیل ،جلد:3،صفحہ:166

شرح منح الجلیل ،جلد:2،صفحہ:4

القوانین الفقھیۃ،صفحہ:168

حاشیۃ الدسوقی ،جلد:2،صفحہ:215 (باقی اگلے صفحے پر) >

رؤیۃ مخطوبہ کے جواز میں حنابلہ کا موقف:

ابوالخطاب محفوظ بن احمد الکلوزانی رقمطراز ہیں۔

"وَيَجُوْزُ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى وَجْهِهَا (٦١)"

یعنی جو کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے اس کیلئے عورت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔

اسی طرح ابوالنجاء الحجاوی المقدسی تحریر کرتے ہیں۔

"وَيُسَنُّ ،وَقَالَ الْاَكْثَرُ يُبَاحُ لِوُرُوْدِهٖ بَعْدَ الْحَظْرِ لِمَنْ اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ وَغَلَبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اِجَابَتُهُ النَّظْرُ۔(٦٢)"

یعنی جو کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینا چاہے اور اس کا غالب گمان ہو کہ عورت اس کے رشتے کو قبول کر لے گی، اس کے لئے عورت کو (نکاح سے پہلے) دیکھنا سنت ہے۔ اور اکثر نے اسے مباح کہا ہے۔

<.....شرح للزرقانی ، جلد:3،صفحہ:162

النظر فی احکام النظر لابن القطان ،صفحہ:386

الذخیرة ،جلد:4،صفحہ:191

الشرح الصغیر ،جلد:1،صفحہ:376و جلد:2،صفحہ:340

البیان و التحصیل ،جلد:4،صفحہ:304

اقرب المسالك لمذهب الامام مالك ،صفحہ:158

(٦١) الهداية على مذهب احمد، صفحہ:381مطبوعہ غراس

(٦٢)......الاقناع لطالب الانتفاع ، جلد:3،صفحہ:296

ان کے علاوہ بھی حنبلی دیگر کتب فقہ (۲۳) میں مسئلہ مذکورہ صراحت سے پیش کئے ہیں۔

ان مذاہب کے علاوہ اصحاب ظواہر (۲۴) ابن منذر (۲۵) امام اوزاعی امام سفیان

ثوری اور امام اسحاق (۲۶) کا بھی یہی موقف ہے۔

---

(۲۳) العمدة صفحہ:359

الکافی، جلد:2صفحہ:628

المغنی جلد:9صفحہ:489

المبدع، جلد:3صفحہ:41

غایة المنتهی، جلد:3صفحہ: 2

الفروع، جلد:5صفحہ:151-152

الانصاف جلد:8صفحہ:16

الزرکشی علی الخرقی، جلد:5صفحہ:143

کشاف القناع جلد:5صفحہ:10

(۲۴) المحلی لابن حزم، جلد:10صفحہ:30-31

(۲۵) الاشراف لابن المنذر، جلد:1صفحہ:18-19

(۲۶) الاشراف لابن المنذر جلد:1صفحہ:19

معالم السنن للخطابی مع مختصر المنذری جلد:3صفحہ:26

چوتھا باب

☆......رؤیتِ مخطوبہ کے عدمِ جواز کے قائلین

☆......عدمِ جواز کے قائلین کے دلائل

☆......عدمِ جواز پر دلائل کے جوابات

عدمِ جواز کے قائلین:

رؤیتِ مخطوبہ کے جواز پر اتفاق کے باوجود، امام مالک کی طرف ایک قول منسوب ہے جس میں عدمِ جواز کا ذکر ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عبدالبر، الکافی میں لکھتے ہیں۔

''وَمَنْ اَرَادَ بِنِکَاحِ امْرَأَةٍ فَلَیْسَ لَهٗ عِنْدَ مَالِكٍ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْهَا وَلَا یَتَأَمَّلَ مَحَاسِنَهَا (٦٧)'' یعنی امام مالک کے نزدیک کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرنے والے کیلئے عورت کی طرف دیکھنا اور اس کے محاسن میں غور وفکر کرنا جائز نہیں۔

علامہ عینی نے عمدۃ القاری (٦٨) میں عدمِ جواز کا ایک قول نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

''وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ وَقَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْحَدِیْثِ : لَایَجُوْزُ النَّظْرُ اِلَی الْاَجْنَبِیَّةِ مُطْلَقًا اِلَّا لِزَوْجِهَا اَوْ ذِیْ رَحْمٍ مُحْرَمٍ مِنْهَا''

ایک گروہ جس میں یونس بن عبید، اسماعیل بن علیہ اور اہل حدیث (محدثین کرام) میں سے ایک قوم شامل ہے، نے کہا ہے کہ اجنبی عورت کی طرف دیکھنا مطلقا (چاہے مخطوبہ ہو یا غیر مخطوبہ) نا جائز ہے۔ ہاں مگر اس کا شوہر یا محرم دیکھ سکتا ہے۔

علامہ ابن حجر (٦٩) نے بھی ایک قوم سے عدم جواز نقل کیا ہے۔ اور علامہ نووی (٧٠) نے (قاضی عیاض کے حوالے سے) ایک قوم سے اس کی کراہت نقل کی ہے۔

---

(٦٧) الکافی لابن عبد البر، جلد:20، صفحہ:519

(٦٨) عمدة القاری شرح صحیح بخاری، جلد:20، صفحہ:119

(٦٩) فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:182

(٧٠) شرح النووی علیٰ صحیح مسلم، جلد:9، صفحہ:210

عدمِ جواز کے قائلین کے دلائل:

بعض علماء نے مخطوبہ کو دیکھنا ممنوع وناجائز قرار دیا ہے۔ان کے دلائل میں وہ احادیث شامل ہیں،جن میں اجنبی عورت کی طرف دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔(۷۱) چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فوراً نظریں پھیر لینے کا حکم ارشاد فرمایا۔(۷۲)

اسی طرح حضرت بریدہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! (اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو) ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تمہارے لئے معاف ہے، دوسری نہیں۔(۷۳)

ان کے علاوہ دیگر احادیث جن میں غیر محرم کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے، عدم جواز کے قائلین ان حدیثوں کو اپنے دلائل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ان احادیث

---

(۷۱) بدایۃ المجتہد، جلد:2،صفحہ:1238

(۷۲) صحیح مسلم ،جلد:3،صفحہ:1699

مسند احمد؛ جلد:4،صفحہ:358

سنن الترمذی،جلد:5،صفحہ 101

سنن ابی داؤد ،جلد:2،صفحہ 609

(۷۳) سنن الترمذی ،جلد:5،صفحہ 101

سنن ابی داؤد، جلد 2،صفحہ 610

مسند احمد؛جلد:5،صفحہ 353

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے اور مخطوبہ یا کسی اور خاتون کو اس سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ لہذا کوئی بھی غیر محرم خاتون چاہے مخطوبہ ہو یا غیر مخطوبہ سب ہی طرف دیکھنا حرام اور ناجائز ہے جب تک کہ ان کے مابین نکاح یا کوئی اور حرمت (رضاعت وغیرہ) نہ پائی جائے (۷۴) اور خاطب میں ان میں سے کوئی بھی نہیں پائی جاتی (۷۵) نہ نکاح اور نہ ہی رضاعت وغیرہ کی حرمت۔

عدم جواز کے قائلین کے دلائل کے جوابات:

گذشتہ اوراق میں بیان کردہ دلائل سے واضح و روشن ہو چکا ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنا جائز و مستحب عمل ہے۔ اور اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ جن لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے ان کی کیلئے دلیل وہ احادیث ہیں جن میں مطلقاً اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں، جو احادیث تم نے دلیل کے طور پر پیش کی ہیں وہ ''عام مخصوص البعض'' ہیں۔ یعنی ایسا عام حکم ہے جس میں سے بعض چیزوں کو خاص کیا گیا ہے جیسا کہ ''مخطوبہ'' کو دیکھنا۔ اور اس پر وہ صحیح صریح احادیث دلالت کرتی ہیں جن کا ذکر ہم گذشتہ اوراق میں کر آئے۔

جن احادیث سے مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ حدیث کے الفاظ سے یہ مفہوم اخذ کیا گیا ہو بلکہ احادیث میں صریح الفاظ میں نہ صرف دیکھنے کا ذکر موجود ہے بلکہ دیکھنے پر برانگیختہ کیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ جاؤ اپنی مخطوبہ کو دیکھ لو۔ لہذا یہ نہ صرف اباحت و جواز کیلئے ہے بلکہ ندب اور استحباب پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی (استحباب

(۷۴) عمدة القاری شرح صحیح بخاری، جلد:20، صفحہ:119

(۷۵) فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:182

کے) حکم کو اہل علم نے ان احادیث سے اخذ فرمایا ہے۔

امام مالک کی طرف منسوب قول کا جواب:

امام مالک کی طرف جو عدمِ جواز کا قول منسوب کیا گیا ہے، وہ خبر واحد ہے۔ اور ان کا مشہور قول اور جس پر مالکیہ کا عمل ہے وہی ہے جو ہم مالکیہ کے موقف میں پچھلے صفحات میں تحریر کر آئے ہیں۔ امام مالک کی طرف منسوب عدمِ جواز کا قول صرف ابن عبد البر کی کتاب "الکافی" میں ہے جبکہ باقی فقہاءِ مالکیہ نے جواز کے اقوال نقل کئے ہیں۔ بلکہ علامہ ابن عبد البر نے بھی جہاں عدمِ جواز کا قول نقل کیا ہے وہیں جواز کا قول بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں۔

"وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَعَلَیْهَا ثِیَابُهَا (۷۶)"

یعنی امام مالک سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ خاطب اپنی مخطوبہ کی طرف دیکھ سکتا ہے جبکہ اس پر (پردے کے طور پر) کپڑے موجود ہوں۔

کراہت کے قول کا جواب:

امام نووی نے قاضی عیاض کے حوالے سے ایک قوم سے مخطوبہ کو دیکھنے کی کراہت کا قول نقل کیا۔ اس کا جواب امام نووی ہی کی زبانِ قلم سے سماعت کیجئے۔

صحیح مسلم کی حدیث "اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا" کی شرح میں علامہ نووی شافعی تحریر فرماتے ہیں۔

وَفِیْهِ اسْتِحْبَابُ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِ مَنْ یُرِیْدُ تَزَوُّجَهَا، وَهُوَ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَاَبِیْ حَنِیْفَةَ وَسَائِرِ الْكُوْفِیِّیْنَ وَاَحْمَدَ وَجَمَاهِیْرِ الْعُلَمَاءِ، وَحَكٰی

(۷۶) ......الکافی لابن عبد البر، جلد: 20، صفحہ: 519

الْقَاضِیْ عَنْ قَوْمٍ کَرَاهَتَهٗ ،وَهٰذَا خَطَأٌ مُخَالِفٌ لِصَرِیْحِ هٰذَا الْحَدِیْثِ ۔(۷۷)

یعنی اس حدیث پاک میں مخطوبہ کا چہرہ دیکھنے کا استحباب ہے ۔ اور یہی ہمارا (شوافع) کا مذہب ہے،اور امام مالک ،امام ابوحنیفہ اور تمام اہل کوفہ،امام احمد اور جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔قاضی نے ایک قوم سے اس کی کراہت بیان کی ہے اور یہ واضح خطا ہے اور اس حدیث پاک کی صراحت کے خلاف ہے۔

☆☆☆☆☆☆

---

(۷۷) ...... شرح النووی علی صحیح مسلم ،جلد:9،صفحہ:210

پانچواں باب

مخطوبہ

کا خاطب کو دیکھنا

مخطوبہ کا خاطب کو دیکھنا

گذشتہ اوراق میں ذکر کی گئی آیات واحادیث اور اقوالِ فقہاءِ مجتہدین سے خاطب (مرد) کا مخطوبہ (عورت) کو دیکھنا ظاہر وباہر ہے۔لیکن یہاں ایک اور بحث جنم لیتی ہے کہ آیا مخطوبہ کیلئے خاطب کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جتنی بھی آیات واحادیث روایت کی گئی ہیں ،ان میں مردوں کا ذکر ہے عورتوں کا نہیں ،جس کی بنا پر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خاطب تو مخطوبہ کو دیکھ سکتا ہے مگر مخطوبہ خاطب کو نہیں دیکھ سکتی ۔اس کے حوالے سے چند معروضات حسب ذیل ہیں۔

(1)......شریعت اسلامیہ میں جو احکامات لازم کئے گے ہیں ان سے اکثر میں مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے، حالآنکہ وہ احکام مرد وزن دونوں کیلئے یکساں قابل عمل ہیں جب تک کہ مردوں کی تخصیص یا عورتوں کی تخریج کا حکم نہ آجائے۔اور اگر کوئی عورت اس بنیاد پر ان احکامات کو قابل عمل نہ جانے کہ ان میں مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے تو وہ ضرور قابل گرفت ہے ۔مثلاً قرآن مجید میں نماز اور زکوٰۃ کے وجوب کا ذکر بارہا کیا گیا ہے اور جو آیات کریمہ اس حکم کے بارے میں بیان ہوئیں ان میں مذکر کے صیغے پائے جاتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ''یعنی نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔اس آیت کریمہ اور اس جیسی دیگر آیات مقدسہ میں ''اَقِیْمُوْا ''اور''اٰتُوْا'' مذکر کے صیغے استعمال ہوئے ہیں لیکن حکم میں یہ مرد وعورت ہر دو کو شامل ہیں ۔یعنی جس طرح مرد پر نماز ادا کرنا فرض ہے اسی طرح عورت پر بھی فرض ہے ۔اسی طرح رؤیۃ مخطوبہ والی احادیث میں اگرچہ مردوں کا ذکر ہے مگر حکم میں مرد وعورت دونوں برابر ہیں ۔اسی لئے اکثر فقہاء نے اس مسئلہ پر نص وارد کی ہے اور فرمایا ہے کہ

خاطب ومخطوبہ ہردو کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنا جائز ہے۔(۷۸)

(2)......جن احادیث میں حضور علیہ السلام نے مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت بیان فرمائی ہے، ان میں ان وجوہات کو بھی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے دیکھنا جائز ہے۔ان وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ارشاد فرمائی کہ"فان فی اعین الانصار شیا" یعنی انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب وغیرہ) ہے۔

یہ علت مردوں اور عورتوں دونوں میں یکساں ہے۔اگر عورتوں میں کوئی عیب ہونے کی وجہ سے ان کو دیکھنا جائز ہے تو مردوں میں بھی عیوب ونقائص ہو سکتے ہیں،لہذا عورت کیلئے اپنے خاطب کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

(3)..... حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخطوبہ کو دیکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ"فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا" دیکھ لینا تم دونوں کی دائمی محبت کیلئے زیادہ مفید ہے۔ جب دونوں کی باہمی محبت کیلئے دیکھنے کی اجازت دی جارہی ہے تو مرد کی طرح عورت کو بھی دیکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

---

(۷۸)......حاشیہ ابن عابدین (فتاوی شامی)جلد:6،صفحہ:370

مواهب الجليل ، جلد:3،صفحہ:405

منح الجليل ، جلد:2،صفحہ:4

الخرشي على خليل ، جلد:3،صفحہ:166

حاشية الدسوقي ، جلد:2،صفحہ:215

المهذب ، جلد:2،صفحہ:44

روضة الطالبين ، جلد:7،صفحہ:20

مغني المحتاج ، جلد:3،صفحہ:128

كشاف القناع ، جلد:5،صفحہ:10

(4)......اگر مرد نے نکاح سے پہلے عورت کو نہ دیکھا ہو اور نکاح کے بعد عورت اسے اچھی نہ لگے تو طلاق کا حق اس کے پاس موجود ہوتا ہے اور مرد، عورت کو طلاق دے کر دوسری جگہ شادی بھی کرسکتا ہے۔ لیکن عورت کے پاس یہ حق نہیں ہے۔ جب مرد طلاق کا حق محفوظ رکھنے کے باوجود عورت کو دیکھ سکتا ہے تو عورت بدرجۂ اولیٰ دیکھنے کا حق رکھتی ہے۔(۷۹)

(5)......نکاح عقد تملیک ہے یعنی نکاح کے ذریعے مرد اور عورت ایک دوسرے پر مکمل اور دائمی ملکیت حاصل کرتے ہیں، لہذا عقد سے پہلے ایک دوسرے کی معرفت تامہ اور مکمل جان پہچان ضروری ہے اور اس کا بہترین ذریعہ دونوں کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ضروری گفتگو کرنا ہے۔

(6)......نکاح کے بعد جس طرح مرد عورت سے فائدہ اور سکون حاصل کرتا ہے اسی طرح عورت بھی مرد سے فائدہ اور سکون حاصل کرتی ہے۔ جس طرح مرد کا عورت کی صفات سے مطلع ہونا ضروری ہے کہ جن کی وجہ سے وہ عورت کو پسند کرے، اسی طرح عورت کا بھی مرد کی صفات پر مطلع ہونا لازم ہے جن کی وجہ سے وہ مرد کو پسند کرے۔(۸۰)

جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

"یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی بِنْتِہٖ فَیُزَوِّجُھَا الْقَبِیْحَ اِنَّھُنَّ یُحْبِبْنَ مَا تُحِبُّوْنَ ۔ (۸۱)" یعنی تم

(۷۹)......حاشیہ ابن عابدین ،جلد:6،صفحہ:370

(۸۰)......المھذب ، جلد:2،صفحہ:44

روضۃ الطالبین ،جلد:7،صفحہ:20

مغنی المحتاج ، جلد:3،صفحہ:128

کشاف القناع ، جلد:5،صفحہ:10

(۸۱)......المصنف لعبد الرزاق ، جلد:6،صفحہ:158

میں سے کوئی آدمی اپنی بیٹی کی شادی کسی قبیح اور برے آدمی سے کر دیتا ہے، حالانکہ جس طرح تم محبت کرتے ہو اسی طرح وہ بھی محبت کرتی ہیں۔

امام عبدالرزاق، اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''یَعْنِیْ اِذَا زَوَّجَهَا اللَّئِیْمَ کَرِهَتْ فِیْ ذَالِكَ مَا یَکْرَهُ وَ عَصَتِ اللّٰهَ فِیْهِ ۔(۸۲)''یعنی جب لڑکی کا والد، اس کی شادی کسی قبیح چہرے والے سے کرے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گی جس طرح کہ کوئی مرد ناپسند کرتا ہے، اور پھر اپنے شوہر (کی معاملے خدمت گزاری میں) اللہ کی نافرمانی کرے گی۔

لہذا ایک دوسرے کو دیکھنے کا حکم مرد و عورت دونوں کیلئے یکساں ہوگا تاکہ دونوں اپنی پسندیدہ صفات کو دیکھ سکیں۔

☆☆☆☆☆☆

---

(۸۲) المرجع السابق

چھٹا باب

☆......**مخطوبہ**

کے کن کن اعضا کو دیکھنا جائز ہے

☆......**مخطوبہ**

کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے یا نہیں

مخطوبہ کے کن کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے

عورت (جس سے شادی کا ارادہ ہے) کا چہرہ دیکھنے میں کسی بھی اہل علم کا اختلاف نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قدامہ بیان فرماتے ہیں۔

"لَا خِلَافَ بَیْنَ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ اِبَاحَۃِ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِھَا (۸۳)"

یعنی اہل علم کے مابین مخطوبہ کے چہرے کو دیکھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

چہرے کے علاوہ کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟ اس کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک خاطب کا اپنی مخطوبہ کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے۔ (۸٤) جبکہ ایک روایت میں دونوں قدموں کو دیکھنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ (۸۵) مالکیہ بھی احناف کی طرح چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ (۸٦) مالکیہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دونوں شرمگاہوں کے علاوہ پورا جسم دیکھنا جائز ہے۔ (۸۷)

---

(۸۳)۔۔۔المغنی لابن قدامہ، جلد:9،صفحہ:490

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الامۃ، صفحہ:262

(۸٤)۔۔۔الدر المختار ،جلد:6،صفحہ:370

حاشیہ ابن عابدین ،جلد:9،صفحہ:532

البحر الرایق ،جلد:8،صفحہ:219

تبیین الحقائق ، جلد:6،صفحہ:18

(۸۵)۔۔۔الفقہ الاسلامی وادلتہ ،جلد:7،صفحہ:23

(۸٦)۔۔۔بدایۃ المجتھد ،جلد:3،صفحہ:1238

مختصر الخلیل ،صفحہ:121

المواھب الجلیل ،جلد:3،صفحہ:404

الشرح الکبیر و حاشیۃ الدسوقی ،جلد:2،صفحہ:215 (باقی اگلے صفحے پر) <

شوافع بھی اسی بات کے قائل ہیں۔(۸۸) البتہ ان سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ مخطوبہ کی طرف یوں دیکھا جائے گا جیسا ایک مرد دوسرے مرد کو دیکھتا ہے، یعنی جو اعضاء ایک مرد دوسرے مرد کے دیکھ سکتا ہے خاطب بھی اپنی مخطوبہ کے ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے (اور اس سے ان کی مراد ناف سے گھٹنے تک کے حصے کے علاوہ پورا بدن ہے)(۸۹)

حنابلہ کے اس مسئلہ میں مختلف اقوال ہیں۔

(1) ...حنابلہ کا مشہور قول اور مذہب یہ ہے کہ جو اعضاء عام طور پر ظاہر رہتے ہیں، ان کو دیکھنا جائز ہے، مثلاً ہاتھ، چہرہ، قدم اور گردن وغیرہ۔(۹۰)

< الخرشی علیٰ خلیل ،جلد:3،صفحہ:166

(۸۷)... التاج والاکلیل بھامش مواھب الجلیل ،جلد:3،صفحہ:404

(۸۸)... المنھاج ، صفحہ:95

روضۃ الطالبین ، جلد:7،صفحہ:20

مغنی المحتاج ،جلد:3،صفحہ:128

نھایۃ المحتاج ،جلد:6،صفحہ:186

تحفۃ المحتاج ،جلد:7،صفحہ:191

شرح المسلم للنووی ،جلد:9،صفحہ:210

فتح الباری شرح صحیح بخاری ،جلد:9،صفحہ:182

(۸۹)......روضۃ الطالبین ، جلد:7،صفحہ:20

(۹۰)......الانصاف ،جلد:8،صفحہ:18

العمدۃ ،صفحہ:359

المغنی ،جلد:9،صفحہ:491

الزرکشی ، جلد:5،صفحہ:144

(باقی اگلے صفحہ پر)......>

(2)......ایک قول کے مطابق چہرہ، گردن، قدم، سر اور پنڈلی دیکھنا جائز ہے۔(۹۱)

(3)......ایک قول کے مطابق صرف چہرہ دیکھا جائے گا۔(۹۲)

(4)......ایک قول یہ ہے کہ صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھی جائیں۔(۹۳)

(5)......حنابلہ سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ عورۃ مغلظہ یعنی دونوں شرمگاہوں کے علاوہ سارا جسم دیکھنا جائز ہے۔(۹۴)

اصحابِ ظواہر کا مذہب یہ ہے کہ عورۃِ مغلظہ یعنی دونوں شرمگاہوں کے علاوہ مکمل جسم دیکھنا جائز ہے۔(۹۵)

......> المبدع، جلد:7،صفحہ:7

الفروع ،جلد:5،صفحہ:152

کشاف القناع،جلد:5،صفحہ:10

المحرر ،جلد:2،صفحہ:13

(۹۱)......فقہاءِ حنابلہ میں سے شیخ ابوبکر حنبلی سے ایک روایت ہے کہ عورت کو ننگے سر دیکھا جائے گا۔
المغنی،جلد:9،صفحہ:491،الزرکشی،جلد:5،صفحہ:145،المبدع،جلد:7،صفحہ:8

(۹۲)......دیکھیے حاشیہ نمبر ۵۷

(۹۳)......ایضاً

(۹۴)......الانصاف ،جلد:8،صفحہ:18

تہذیب سنن ابی داؤد لابن القیم حنبلی ، جلد:3،صفحہ:26

(۹۵)......ابن حزم ظاہری نے جو لکھا ہے اس کے مفہوم سے یہی واضح ہوتا ہے کہ عورۃ مغلظہ (دونوں شرمگاہوں) کے علاوہ مکمل جسم دیکھنا جائز ہے۔ دیکھیے،المحلی ،جلد:10،صفحہ:30-31

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ،صفحہ:262

المغنی ،جلد:9،صفحہ:490

(باقی اگلے صفحے پر)......>

ان کے علاوہ دیگر فقہاء میں سے امام اوزاعی نے اصحاب ظواہر جیسا قول کیا ہے(۹۶)امام اسحاق،صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنے کا حکم کرتے ہیں(۹۷)اورامام سفیان ثوری صرف چہرہ دیکھنے کے قائل ہیں۔(۹۸)

راجح قول:

اپنی منگیتر کے کن کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟اس کے متعلق فقہاء کے کثیر اقوال کو دیکھ کرایک عام سادہ لوح آدمی شش وپنج میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اتنے سارے اقوال میں سے کس پر عمل کیا جائے اور کس پر نہیں۔جمہور فقہاء کے نزدیک مخطوبہ کا صرف چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے۔مگر اس پر چند سوالات جنم لیتے ہیں۔

رؤیۃ مخطوبہ پر جتنی بھی احادیث دلالت کرتی ہیں،ان میں مطلقاً دیکھنے کا بیان ہے کسی خاص عضو کو دیکھنے کا ذکر نہیں ملتا۔جسم کے کن کن اعضاء کو دیکھنا ہے اور کن کو نہیں دیکھنا؟ اس کی قید احادیث میں موجود نہیں مثلاً......

......< فتح الباری شرح صحیح بخاری ،جلد:9،صفحہ:182

شرح المسلم للنووی ،جلد:9،صفحہ:210

(۹۶)......المغنی ،جلد:9،صفحہ:490

الاشراف لابن المنذر،جلد:1،صفحہ:18

فتح الباری شرح صحیح بخاری ، جلد:9،صفحہ:182

شرح المسلم للنووی،جلد:9،صفحہ:210

(۹۷)......الاشراف لابن المنذر،جلد:1،صفحہ:19

(۹۸)......الاشراف لابن المنذر،جلد:1،صفحہ:18

☆ ... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب ایک آنے والی عورت نے اپنا آپ حضور ﷺ پر ہبہ کیا تو آپ ﷺ نے اسے اوپر سے نیچے تک ملاحظہ فرمایا۔

☆ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''ان چیزوں کو دیکھے جو اس عورت سے نکاح کرنے میں رغبت دلاتی ہوں''

☆ ... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
''خاطب مخطوبہ کو دیکھے اگرچہ عورت کو علم نہ ہو۔''

اور جب کسی عورت کو اس کی لاعلمی میں دیکھا جائے گا تو لامحالہ ان اعضاء کا دیکھنا لازم آئے گا جو عام طور پر عادۃً ظاہر رہتے ہیں۔

☆ ... حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ دونوں شخصیات اپنی اپنی مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنے کیلئے گئے تھے۔ اور یہ بات عقل سے بعید ہے کہ کوئی آدمی چھپ کر صرف چہرہ اور ہاتھ دیکھنے کیلئے جائے۔

لہذا یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا جائز ہے جو عادۃً ظاہر رہتے ہوں۔

لیکن اس بات سے بھی نظریں نہیں چرائی جا سکتیں کہ ہر چند مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت شریعت نے دی ہے مگر نکاح ہو جانے تک بہر حال وہ اجنبی اور غیر محرم ہے۔ اور غیر محرم کی طرف دیکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت ضرورت کے تحت دی گئی ہے۔ اور جب ضرورتاً کسی بات میں رخصت دی جائے تو اس سے اتنی ہی مراد ہوتی ہے جتنی سے مقصد حاصل ہو جائے۔ روایات و آثار اگرچہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنے کی اجازت دی جائے جو عام طور پر ظاہر رہتے ہیں، لیکن شر انگیزی اور دور حاضر کی فتنہ سامانیاں دیکھتے ہوئے، علماء اس قول پر فتویٰ نہیں دیتے۔

چنانچہ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی اس قول کو ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں......

"فَهٰذَا هُوَ الرَّأْیُ الرَّاجِحُ لَدَیَّ وَلٰكِنْ لَا اُفْتِیْ بِهٖ۔(۹۹)"

یعنی میرے نزدیک یہی رائے راجح ہے لیکن میں اس پر فتویٰ نہیں دیتا۔

لہذا جس جگہ فتنہ اور نفسانی خواہشات کی زیادتی پائی جائے وہاں فتویٰ جمہور کے قول کے مطابق دیا جائے گا کہ عورت کے صرف ہاتھ اور چہرہ دیکھا جائے کیونکہ چہرہ خوبصورتی اور ہاتھ بدن کی شادابی پر دلالت کرتے ہیں اور عام طور انہیں چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆

(۹۹)...... الفقہ الاسلامی وادلتہ ، جلد:7،صفحہ:23

کیا مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے؟:

جن روایات واحادیث میں منگیتر کو دیکھنے کا جواز ہے، ان میں سے اکثر میں صراحۃً یا کنایۃً اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ البتہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا تو حضرت مغیرہ نے لڑکی کے گھر جا کر اس کے والدین سے اجازت مانگی۔ اس وجہ سے علماء کے مابین اختلاف واقع ہوا کہ آیا عورت کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت معتبر ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کے تین قول ہیں۔

(1)......مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی اجازت ہو یا نہ ہو۔ اس کیلئے نہ تو عورت کی اجازت ضروری ہے اور نہ ہی اس کے ولی کی۔

(2)......دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا جائز نہیں۔

(3)......جبکہ تیسرا قول یہ ہے کہ اس کے اذن کے بغیر لاعلمی میں اسے دیکھنا جائز مع الکراہت ہے یعنی جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

جمہور اہل علم، پہلے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی قول کو شوافع (۱۰۰) حنابلہ (۱۰۱)

---

(۱۰۰)......منهاج الطالبین ،صفحه:95

روضة الطالبین ،جلد:7،صفحه:20

مغنی المحتاج ،جلد:3،صفحه:128

شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:9،صفحه:210

(۱۰۱)......المغنی ،جلد:9،صفحه:489

الفروع ،جلد:5،صفحه:152

کشاف القناع،جلد:5،صفحه:10 (باقی اگلے صفحہ پر) >

اور اصحاب ظواہر (۱۰۲) نے اختیار کیا ہے۔جبکہ مالکیہ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق منقول ہے۔(۱۰۳)

اس قول پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں۔جن میں سے یہ حدیث اس مسئلہ میں بالکل واضح اور صریح ہے جس کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو عورت کی طرف دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ وہ اسے منگنی کیلئے ہی دیکھ رہا ہو، اگر چہ عورت اس سے لاعلم ہو (۱۰٤)۔

اس حدیث پاک میں واضح طور پر عورت کی اجازت نہ ہونے اور اس کی لاعلمی کا ذکر موجود ہے، اور اس کی تائید حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے بھی ہوتی ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری نہیں ہے۔جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

"قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ اَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَاَيْتُ مِنْهَا مَادَعَانِيْ اِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا، فَتَزَوَّجْتُهَا (۱۰۵)"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا۔تو میں چھپ چھپا کر اسے دیکھنے جایا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے ایسی صفت دیکھ لی جس نے مجھے اس لڑکی سے

>...... غاية المنتهى ،جلد:3،صفحه:2

(۱۰۲)......المحلى لابن حزم ،جلد:10،صفحه:31

(۱۰۳)......المهواهب الجليل ،جلد:3،صفحه:404

التاج و الاكليل،جلد:3،صفحه:404

(۱۰٤)......اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

(۱۰۵)......اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

نکاح اور شادی کرنے پر ابھارا، پھر میں نے اس سے شادی کر لی۔

اسی طرح حضرت حضرت سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اکیلے میں ایک لڑکی کو غور سے دیکھ رہے تھے جس کو ثبیتہ بنت ضحاک کہا جاتا تھا اور وہ ابی جبیرہ کی بہن تھی۔(۱۰۶)

ان دونوں روایات میں جلیل القدر صحابہ کرام کا اپنی مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے دیکھنے کی اجازت نہیں لی تھی ورنہ چھپ کر دیکھنے کا کیا مفہوم ہے۔

ہم بیان کر آئے ہیں کہ اس مسئلہ پر جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت شرط نہیں ہے۔ البتہ نمونے کے طور پر چند فقہاء کی عبارات کا مطالعہ کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

(1)......امام نووی، صحیح مسلم کی شرح میں رقمطراز ہیں......

"مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَاَحْمَدَ وَالْجُمْهُوْرِ اَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ فِيْ جَوَازِ هٰذَا النَّظْرِ رِضَاهَا بَلْ لَهُ ذَالِكَ فِيْ غَفْلَتِهَا وَمِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ اِعْلَامٍ ۔(۱۰۷)"

یعنی ہمارا (شوافع کا)، امام مالک، امام احمد اور جمہور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے میں اس کی رضا کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ خاطب کیلئے جائز ہے کہ مخطوبہ کو اس کی

(۱۰۶)...... مسند احمد ، جلد:4، صفحہ:225

سنن ابن ماجه ، كتاب النكاح ، حديث نمبر:1864

سنن بيهقي ، جلد:7، صفحه: 85

شرح معانی لآثار للطحاوی، جلد:3، صفحه:14

(۱۰۷)...... شرح صحيح مسلم للنووی ، جلد:9، صفحه:222

غفلت میں اور پہلے سے اطلاع کئے بغیر دیکھے۔

(2)......علامہ ابن حجر، صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں......

"قَالَ الْجُمْهُوْرُ يَجُوْزُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا اِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ بِغَيْرِ اِذْنِهَا(۱۰۸)"

یعنی جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ جب مخطوبہ کو دیکھنے کا ارادہ ہو تو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

(3)......علامہ عبدالرؤف مناوی، حدیث پاک کے الفاظ "وَاِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ" کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں......

"اَيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ عَالِمَةٍ بِاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا كَاَنْ يُّطْلِعُ عَلَيْهَا مِنْ كُوَّةٍ وَهِيَ غَافِلَةٌ۔(۱۰۹)"

یعنی (مخطوبہ کو دیکھے) اگرچہ اسے علم نہ ہو کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے، مثلاً کسی روشندان سے اس کو دیکھ لے اور وہ غافل بیٹھی ہو۔

اس کے علاوہ کثیر فقہاء و علماء کے اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

(2) قولِ ثانی:

دوسرا قول یہ ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اور یہ امام مالک علیہ الرحمہ سے منسوب ایک قول ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے (جو کہ پہلے گزر چکی ہے)

(۱۰۸)...... فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:182

(۱۰۹)......فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد:1، صفحہ:335

جس میں مذکور ہے کہ حضرت مغیرہ نے مخطوبہ کے گھر جا کر اجازت طلب کی تھی۔

مالکیہ کے اس قول کا جواب:

اس کے قائلین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ قطعاً ان کے موافق نہیں ہے۔اس کے جواب سے پہلے اس حدیث کا ایک مرتبہ بغور مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ

خَطَبْتُ اِمْرَاَةً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا؟ قَالَ لَا ، قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْأً (۱۱۰)

(وَزَادَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ) فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ فَاَتَیْتُهَا وَعِنْدَهَا اَبَوَاهَا وَهِیَ فِیْ خِدْرِهَا قَالَ فَقُلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلَیْهَا قَالَ فَسَكَتَا قَالَ فَرَفَعَتِ الْجَارِیَةُ جَانِبَ الْخِدْرِ فَقَالَتْ اُحْرِجُ عَلَیْكَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیَّ لَمَّا نَظَرْتَ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَاْمُرْكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیَّ فَلَا تَنْظُرْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهَا ثُمَّ تَزَوَّجْتُهَا فَمَا وَقَعَتْ عِنْدِیْ اِمْرَاَةٌ بِمَنْزِلَتِهَا وَلَقَدْ تَزَوَّجْتُ سَبْعِیْنَ اَوْ بِضْعًا وَّ سَبْعِیْنَ اِمْرَاَةً (۱۱۱)

میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ،کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں ،فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو یہ تم دونوں کی محبت میں دوام (ہمیشگی) پیدا کرنے کیلئے اولیٰ ہے۔ امام احمد اور بیہقی نے اس کے بعد یہ اضافہ کیا

(۱۱۰)......اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

(۱۱۱)......مسند احمد ، جلد:4،صفحہ:244

سنن بیہقی،جلد:7،صفحہ:84-85

ہے کہ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں اس کے لڑکی کے پاس (اس کے گھر میں) آیا تو اس کے والدین اس کے پاس تھے اور وہ ایک طرف پردے میں تھی۔ میں نے (اس کے والدین سے) کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ تو اس کے والدین خاموش رہے۔ پھر اس لڑکی نے پردے کا سرا سرکاتے ہوئے کہا اس کا گناہ تم پر ہے پس اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے تو مجھے دیکھ لو اور اگر آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا تو مجھے مت دیکھنا۔ حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے اس لڑکی کو دیکھ لیا اور پھر اس سے شادی کر لی۔ میں نے ستر 70 یا (کہا کہ) ستر سے کچھ زیادہ شادیاں کی ہیں مگر اس لڑکی کی جو قدر و منزلت میرے ہاں تھی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

اس حدیث پاک کو پڑھنے کے بعد چند باتیں لائق توجہ ہیں۔

☆...... حضور اکرم ﷺ نے حضرت مغیرہ کو لڑکی دیکھنے کیلئے بھیجا مگر یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اس سے اجازت لے کر دیکھنا۔ اگر مخطوبہ کی اجازت لازمی ہوتی تو حضور ﷺ اس کا ذکر ضرور فرماتے۔

☆...... حضرت مغیرہ نے بھی وہاں جا کر اجازت کی بات نہیں کی، بلکہ انہیں یہ بتایا کہ میں لڑکی کو دیکھنے آیا ہوں۔

☆...... آپ چونکہ ان کے گھر گئے تھے اس لئے مروتاً آپ نے ان سے یہ بات کہی، کیونکہ کوئی غیر محرم جا کر کسی کی بیٹی یا بہن کو دیکھنا شروع کر دے تو کوئی بھی غیرت مند یہ گوارا نہیں کرتا۔

لہذا اس حدیث پاک سے یہ استدلال کرنا کہ مخطوبہ کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا جائز نہیں، یہ خطا ہے۔ جیسا کہ امام نووی نے تحریر کیا ہے......

"وَعَنْ مَالِكٍ رِوَايَةٌ ضَعِيفَةٌ أَنَّهُ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا وَهٰذَا ضَعِيفٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ قَدْ اَذِنَ فِيْ ذٰلِكَ مُطْلَقًا وَلَمْ يَشْتَرِطِ اسْتِئْذَانَهَا (۱۱۲)''

یعنی امام مالک سے ایک ضعیف روایت یہ بھی ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر نہیں دیکھا جائے گا۔ اور یہ ضعیف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مطلقاً اجازت دی ہے اور مخطوبہ سے اجازت لینے کی شرط نہیں لگائی۔

تیسرا قول:

جمہور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ مخطوبہ کو اس کے اجازت کے بغیر دیکھنا جائز مع الکراہتہ ہے۔ اور ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ والی حدیث ہی ہے۔ اور ایک عقلی دلیل بھی ہے کہ اگر کسی عورت کو اچانک دیکھا جائے یا اس کو اطلاع دیئے بغیر اس کو دیکھیں تو ممکن ہے وہ بے پردہ بیٹھی ہو اور اس کے ستر پر نظر پڑ جائے۔ (اس لئے اس کو اطلاع دینی چاہیے۔)

جیسا کہ امام نووی فرماتے ہیں......

''لٰكِنْ قَالَ مَالِكٌ اَكْرَهُ نَظْرَهُ فِيْ غَفْلَتِهَا مَخَافَةً مِنْ وُقُوْعِ نَظْرِهٖ عَلٰى عَوْرَةٍ (۱۱۳)''

یعنی (مخطوبہ کو اجازت کے بغیر دیکھنا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے) لیکن امام مالک فرماتے ہیں کہ میں غفلت میں اسے دیکھنا مکروہ جانتا ہوں، اس خوف سے کہ دیکھنے والے کی نظر ستر پر نہ پڑ جائے۔

راجح قول:

ان اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ مخطوبہ کو مطلقاً دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی

(۱۱۲)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:9،صفحہ:222

(۱۱۳)......المرجع السابق

اجازت ہو یا نہ ہو۔ چاہے اس کو پہلے اطلاع کردی ہو یا نہ کی ہو۔ البتہ اگر مخطوبہ کو اس کے گھر میں جا کر دیکھنا ہو تو اسے اطلاع کردی جائے تا کہ اگر وہ دوپٹہ وغیرہ سے مبرا بیٹھی ہے تو اپنی حالت کو درست کر لے، کیونکہ عام طور پر گھروں کے اندر خواتین بہت زیادہ پردے کا اہتمام نہیں کرتیں۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی رقمطراز ہیں......

"لَابَاْسَ بِالنَّظْرِ اِلَیْھَا بِاِذْنِھَا وَغَیْرِ اِذْنِھَا لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَنَا بِالنَّظْرِ وَاَطْلَقَ (۱۱۴)"

یعنی مخطوبہ کو اس کی اجازت سے یا اجازت کے بغیر دونوں طرح دیکھنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مطلقاً دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں۔

"وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَۃً فَلَہٗ اَنْ یَّنْظُرَ مِنْھَا مُتَغَفِّلًا لَھَا اَوْ غَیْرَ مُتَغَفِّلٍ (۱۱۵)"

یعنی جو شخص کسی عورت سے شادی کا ارادہ کرے تو اس کیلئے جائز ہے کہ اپنی مخطوبہ کو دیکھے چاہے عورت غفلت میں بیٹھی ہو یا نہ۔

علامہ قاضی شوکانی تحریر کرتے ہیں۔

"وَظَاھِرُ الْاَحَادِیْثِ اَنَّہٗ یَجُوْزُ لَہُ النَّظْرُ اِلَیْھَا سِوَاءٌ کَانَ بِاِذْنِھَا اَمْ لَا (۱۱۶)"

احادیث سے ظاہر یہی ہے کہ خاطب کیلئے مخطوبہ کو دیکھنا (مطلقاً) جائز ہے عام ازیں مخطوبہ کی اجازت ہو یا نہ ہو۔

---

(۱۱۴)......المغنی لابن قدامہ، جلد:7، صفحہ:453

(۱۱۵)......المحلی لابن حزم، جلد: 10، صفحہ:30-31

(۱۱۶)......نیل الاوطار، جلد:6، صفحہ:111

ساتواں باب

مخطوبہ

کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد

مخطوبہ کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد:

شریعت اسلامیہ کوئی بھی حکم دیتی ہے تو اس کے پیچھے بہت سی حکمتیں اور فوائد مضمر ہوتے ہیں۔ اور جو شخص ان حکامات کی پابندی کرتا ہے اور ان فوائد کو حاصل کرتا ہے اسے دین و دنیا اور دنیا و آخرت کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ اسلام نے نکاح شادی کے احکامات کو بھی بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے جن میں سے ایک اہم اور ضروری بحث رؤیہ مخطوبہ کے بارے میں ہے۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے بلکہ اس بات کو پسند کیا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی منگیتر کو دیکھ لے۔ اور اس میں بہت سی حکمتیں اور فائدے چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اہم فوائد کا تذکرہ آپ کے سامنے ہے۔

(1) سنت نبوی کی پیروی:

اس میں سب سے بڑا اور اہم فائدہ "سنت نبوی" کی پیروی اور متابعت ہے۔ کیونکہ رؤیہ مخطوبہ سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لہذا جو شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے اپنی مخطوبہ کو دیکھے گا تو لامحالہ دنیا و آخرت میں سعادت کا مستحق ہوگا۔

(2) شوہر اور بیوی کے درمیان ہمیشہ کی محبت:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخطوبہ کو دیکھنے کی ایک توجیہہ "میاں بیوی کی ہمیشہ کی محبت" ارشاد فرمائی۔ اور اس کی برکات کا ظہور بھی ہوا، حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر سے زائد شادیاں کیں مگر حضور کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے میں نے جس لڑکی کو شادی سے پہلے دیکھا، اس جیسی قدر و منزلت میری کسی زوجہ کو میسر نہ آسکی۔

مخطوبہ کو دیکھنے سے زوجین کی باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے متعلق شیخ ابن

تیمیہ رقمطراز ہیں......

”وَالشَّارِعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَبَاحَ بَلْ اَحَبَّ لَهُ النَّظْرَ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ..........وَقَوْلُهُ اَحْرَى اَنْ يُّوْدَمَ بَيْنَكُمَا يَدُلُّ عَلَى اَنَّهُ اِذَا عَرَفَهَا قَبْلَ النِّكَاحِ دَامَ الْوُدُّ(۱۱۷)“

یعنی شارع علیہ السلام نے مخطوبہ کو نہ صرف دیکھنے کی اجازت دی بلکہ اسے پسند فرمایا.......... اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ” اَحْرَى اَنْ يُّوْدَمَ بَيْنَكُمَا “ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب آدمی نکاح سے پہلے اپنی مخطوبہ (کے اوصاف) کی معرفت حاصل کر لے تو محبت میں ہیشگی پیدا ہوتی ہے۔

(3) زوجین میں سے دونوں کا عیوب پر مطلع ہو جانا:

شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھ لینے سے ان عیوب سے واقفیت ہو جاتی ہے جو چہرہ، آنکھ یا دیگر اعضاء میں پائے جاتے ہیں جن کو ظاہراً دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر مرد و عورت کے جسم میں کسی ایسی جگہ پر کچھ عیب ہے جس کو ظاہراً دیکھا نہیں جا سکتا ہے تو اپنے خاطب یا مخطوبہ کو اس کی خبر دینا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک امانت کی طرح ہے جس میں خیانت برتنے سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اگر خاطب یا مخطوبہ کو عیب کی خبر دے دی جائے تو بہت ممکن ہے کہ وہ نکاح سے انکار کر دے اور دوسرے کیلئے اذیت و تکلیف کا باعث بنے، مگر یاد رکھیں کہ یہ اس تکلیف سے کم ہی ہو گی جو شادی کے بعد دونوں میں سے کسی ایک کو پہنچ سکتی ہے۔ شادی کے بعد جب دوسرے کو اس عیب کی خبر ہو گی تو یا تو ساری زندگی کا طعنہ بن جائے گا یا پھر طلاق تک نوبت

(۱۱۷)...... الفتاویٰ لابن تیمیہ، جلد:29، صفحہ:354-355

آ پہنچے گی ۔ لہذا اسی تکلیف سے بچانے اور خاطب ومخطوبہ کے مابین اعتماد، پیار اور محبت کو تقویت دینے کیلئے اسلام نے یہ اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ شادی سے پہلے خاطب ومخطوبہ ایک دوسرے کو دیکھ لیں اور مکمل تسلی کر لینے کے بعد شادی کا معاملہ طے کریں۔

یہاں پر یہ بات کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے کہ ہر شخص کی پسند الگ ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی کسی وصف کو برا جانتا ہے جبکہ کوئی اور آدمی اس وصف کو دیکھے تو خوبی تصور کرتا ہے، خاطب ومخطوبہ کے ایک دوسرے کو دیکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے اگر کسی دوسرے شخص نے اسے خبر دی کہ تمہاری منگیتر میں فلاں خامی ہے تو بہت ممکن ہے کہ جب یہ خود اس کو دیکھے تو خامی کے بجائے اسے یہ خوبی نظر آئے ۔ لہذا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ خاطب ومخطوبہ خود ایک دوسرے کو دیکھیں اور اپنی پسند و ناپسند کا فیصلہ کریں۔

(4) دوسروں کا ملامت سے بچنا اور خود کا ندامت سے بچنا:

جب کوئی شخص اپنی منگیتر کو دیکھ کر پھر اس سے شادی کرے گا تو بعد میں اسے کسی قسم کی ندامت یا پچھتاوا نہیں ہوگا اور وہ اپنی زوجہ کے بارے میں طعنہ زنی نہیں کر سکے گا کہ یہ چھوٹے قد والی ہے، یا بڑے قد والی ہے، خوبصورت ہے یا بدصورت۔

اس کے علاوہ وہ اپنے سسرالی رشتے داروں کو ملامت نہیں کرے گا کہ انہوں نے فلاں عیب کی اسے خبر نہیں دی اور نہ ہی اپنے گھر والوں کو ملامت کر سکتا ہے کہ تم لوگوں نے اسے میرے لئے پسند کیا تھا لیکن اس کے فلاں وصف کی خبر مجھے نہیں دی۔

جب شرعی طریقے کے مطابق مخطوبہ کو دیکھا جائے گا تو یہ تمام اعذار پیدا ہی نہیں ہونگے جن سے شرمندگی ہو سکے۔ اور اسی طرح جب لڑکی شریعت کے مطابق اپنے خاطب کو دیکھ لے گی تو اس کی زندگی بھی خوش باش گزرے۔ لہذا اس کے اہل خانہ اسے خاطب کو دیکھنے

سے روک کر اس پر ظلم نہ کریں کیونکہ یہ اس کا شرعی حق ہے جو اس سے کوئی نہیں چھین سکتا ہے۔
شریعت نے عورتوں کو بھی اپنے خاطب (منگیتر) کو دیکھنے کی اجازت دی ہے کیونکہ جس طرح مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں سے محبت کرتی ہیں۔ (اور اس پر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہم گذشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں)

☆☆☆☆☆☆☆

آٹھواں باب

☆......منگیتر
سے ساتھ تنہائی کا حکم

☆......منگیتر
کے ساتھ تنہائی کے نقصانات

منگیتر کے ساتھ تنہائی کا حکم:

دورِ حاضر میں یہ مسئلہ بھی اہمیت کا حامل ہے کہ آیا منگیتر کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا درست ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں بہت سے لوگ غلطی پر ہیں جس کا خمیازہ انہیں جلد یا بدیر بھگتنا پڑتا ہے۔ آج مرد و عورت کو صرف یہ کہہ کر تنہائی میں چھوڑ دیا جاتا ہے کہ دونوں منگیتر ہیں اس بات میں شبہ نہیں کہ منگنی صرف نکاح کا پیغام دینے یا نکاح کا وعدہ کرنے کا نام ہے۔ لہذا اس کی وجہ سے نکاح جیسے احکامات نافذ نہیں ہو سکتے۔ اور منگیتر کو دیکھنے کا جواز وقتی طور پر ضرورت کے تحت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہمیشہ کیلئے اس کی اجازت نہیں دی ہے کہ خاطب و مخطوبہ جیسے جی چاہے شرم و حیاء کی دھجیاں بکھیرتے رہیں۔ لہذا منگیتر، منگنی کے باوجود ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور حرام ہیں اور اجنبی کے ساتھ خلوت (تنہائی) اختیار کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اس پر تمام علماء و فقہاء کا اجماع ہے اور یہی سنت سے بھی ثابت ہے۔

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی، احادیث کی روشنی میں:

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی اجنبی غیر محرم خاتون کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے منع فرمایا اور اس کے نقصانات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ ہاں کسی محرم کی موجودگی میں بیٹھ سکتا ہے۔(۱۱۸)

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

(۱۱۸)۔۔ صحیح بخاری مع فتح الباری ،جلد:9،صفحہ:339

صحیح مسلم مع النووی ،جلد:9،صفحہ:109

فرمایا: سن لو! کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔(۱۱۹)

یعنی ان دونوں کو اکیلا دیکھ کر شیطان ان کے درمیان گھس جاتا ہے اور طرح طرح کے شیطانی وساوس ڈال کر انہیں بہکاتا ہے جس کی وجہ سے وہ گناہ پر بھی امادہ ہو سکتے ہیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً ہی دو غیر محرم وجودوں کو اکیلا ہونے سے منع فرمادیا تاکہ شیطانی وساوس سے محفوظ رہا جا سکے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (غیر محرم) عورتوں کے پاس (تنہائی میں) جانے سے بچو، ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور موت ہے۔(۱۲۰)

اجماع علماء:

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کے حرام ہونے پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔ چنانچہ امام شرف الدین نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں...... اجنبی مرد وعورت کا کسی تیسرے وجود کے بغیر اکیلے ہونا باتفاق علماء حرام ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ ان کے ساتھ کوئی

(۱۱۹)...... سنن الترمذی، جلد:4، صفحہ:465

مسند احمد، جلد:1، صفحہ:81

السنن الکبریٰ للبیهقی، جلد:7، صفحہ:91

المستدرك للحاكم، جلد:1، صفحہ:114

(۱۲۰)...... صحیح بخاری معه الفتح، جلد:9، صفحہ:330

صحیح مسلم معه النووی، جلد:4، صفحہ:153

سنن الترمذی، جلد:3، صفحہ:465

(تیسرا) وجود ایسا ہو کہ جس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اس سے حیاء نہیں کی جاتی جیسا کہ دو تین سال کا بچہ، کیونکہ اس کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔(۱۲۱)

بہت سارے فقہاء جنہوں نے مخطوبہ کو دیکھنا جائز قرار دیا ہے، نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ خاطب و مخطوبہ کی ملاقات تنہائی میں نہ ہو کیونکہ دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں۔ اور جواز صرف دیکھنے تک ہے باقی امور اپنی اصل پر برقرار رہتے ہیں۔ علامہ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں۔

"وَلَا یَجُوْزُ لَهُ الْخِلْوَةُ بِهَا لِاَنَّهَا مُحَرَّمَةٌ وَلَمْ یَرِدِ الشَّرْعُ بِغَیْرِ النَّظْرِ فَبَقِیَتْ عَلَى التَّحْرِیْمِ (۱۲۲)"

مخطوبہ کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ غیر محرم ہے اور شریعت نے صرف دیکھنے کی اجازت دی ہے دیگر امور میں حرمت باقی ہے۔

تنہائی کے نقصانات:

مرد و عورت کا ایک دوسرے کی طرف میلان ایک فطری امر ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر مرد کے جسم کا ایک ٹکڑا مشرق میں اور عورت کا ٹکڑا مغرب میں بھی رکھ دیا جاتا تو اپنی جنسی میلان کی وجہ سے یہ ضرور آپس میں آ ملتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکمت کے تحت مرد و عورت میں یہ

(۱۲۱)......شرح صحیح مسلم للنووی ،جلد:9،صفحہ:109

وکذا فی الفتح الباری لا بن الحجر ،جلد:4،صفحہ:77

(۱۲۲)......المغنی ،جلد:9،صفحہ:490

وانظر کذالک،المقنع ،جلد:3،صفحہ:4

والزرکشی علی الخرقی،جلد:5،صفحہ:146

والمبدع،جلد:7،صفحہ:7

جنسی میلان رکھا ہے۔اوراس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی افزائش نسل ہوتی رہے اور زمین کی تعمیر و ترقی کا عمل جاری رہے۔اس جنسی میلان کے جائز حصول کیلئے اسلام نے نکاح جیسی نعمت انسانوں کو عطا فرمائی ہے۔اوراس جنسی تعلق کے غیر فطری میلان کی روک تھام کیلئے ضروری احکام نافذ فرمائے۔

چونکہ انسان میں جنسی قوت مکمل زور کے ساتھ موجود ہے اور موقع ملتے ہیں اس کا ناجائز استعمال ہوسکتا ہے،اس لئے اسلام نے غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا،اور نہ صرف دیکھنے بلکہ اس کے ساتھ میل جول رکھنے،سفر میں جانے،اور تنہائی میں بیٹھنے کو بھی سختی سے ممنوع قرار دیا۔جیسا کہ گذشتہ اوراق میں احادیث گزر چکی ہیں،اور ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ" شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔(۱۲۳)"اور جب دو غیر محرم وجود کسی اکیلی جگہ پر اکٹھے ہونگے تو شیطانی خیالات و وساوس سے بچنا بہت ہی مشکل ہوگا۔اسی لئے اسلام نے غیر محرم خواتین کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا ممنوع قرار دیا تاکہ فحاشی وعریانی اور بے حیائی کے سیلاب کے آگے بند باندھا جاسکے۔

اگر تنہائی میں بیٹھنا ہو تو:

شرعی طور پر کسی اجنبی خاتون کے ساتھ تنہا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ہاں اگر کوئی تیسرا وجود ساتھ بیٹھ جائے تو جائز ہے،جیسا کہ حدیث پاک میں بیان ہو چکا ہے۔یعنی کسی تیسرے وجود سے تنہائی کا حکم ختم ہو جاتا ہے عام ازیں کہ وہ مرد ہو یا عورت،یا کوئی کمسن تمیزدار بچہ ہو جس سے حیاء کی جاتی ہے۔لہذا کسی چھوٹے بچے (لڑکا ہو یا لڑکی) کو ساتھ لیکر اگر خاطب و مخطوبہ تنہائی میں کوئی گفتگو کرنا چاہیں تو جائز ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ بچہ بالکل کم عمر نہ ہو بلکہ اتنا بڑا ہو کہ عام طور پر اس سے حیاء کی جاتی ہو۔(۱۲٤)

---

(۱۲۳) …… صحیح مسلم معه النووی ،جلد:14،صفحه:155

(۱۲٤)……الزرکشی علی الخرقی ،جلد:5،صفحه:146

نواں باب

رؤیۃ مخطوبہ

کے قواعد وضوابط کا خلاصہ

رؤیتہ مخطوبہ کے قواعد وضوابط کا خلاصہ:

گذشتہ اوراق میں منگیتر کو دیکھنے سے متعلق قواعد وضوابط اور مسائل واحکامات تفصیلاً نظرنواز ہو چکے ہیں، اب ان مسائل کا خلاصہ ایک ترتیب کے ساتھ پیش کرتا ہوں تا کہ وہ لوگ بھی مستفید ہو سکیں جو تفصیلی ابحاث کا مطالعہ نہ کر سکے یا جنہوں نے کوشش تو کی مگر کما حقہ استفادہ نہ کر پائے۔

(1)...... جب کوئی آدمی کسی عورت سے شادی کرنے کا عزم بالجزم کر لے تو اس کیلئے اس عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔ چاہے عورت کو اس کا علم ہو یا نہ۔ چاہے عورت سے اجازت لی ہو یا نہ لی ہو۔ چاہے منگنی کرنے سے پہلے دیکھے یا منگنی کر لینے کے بعد۔

(2)...... مرد کا غالب گمان یہ ہو کہ مجھے پیغامِ نکاح کا جواب ہاں میں ملے گا۔ لیکن اگر اس کا غالب گمان ہو کہ شادی کیلئے ''نہ'' ہو جائے گی تو عورت کو دیکھنا جائز نہیں۔

(3)...... زیادہ سے زیادہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا جائز ہے جن کو کوئی محرم دیکھ سکتا ہے۔ مثلاً چہرہ، ہاتھ، قدم، گردن اور سر وغیرہ۔

(4)...... عورت کو دیکھنے کیلئے تنہائی میں نہ بیٹھے۔ بلکہ وہاں کسی محرم مرد یا عورت یا کسی تمیز دار بچے کا ہونا ضروری ہے۔ اگر تنہائی میں ملاقات کی جائے تو جائز نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں اور اجنبی کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے۔

(5)...... منگیتر کو دیکھتے ہوئے ''تلذذ'' کی نیت نہ ہو۔ کیونکہ تلذذ (لذت و خواہش) کی نظر سے دیکھنا صرف شوہر اور بیوی کیلئے جائز ہے اور منگنی نکاح کے حکم میں نہیں ہوتی۔

(6)... مخطوبہ کو دیکھتے وقت مرد ثورانِ شہوت (شہوت کے غلبے) سے امن میں ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں عورت کو دیکھنا فتنے کا باعث ہے۔

(ثورانِ شہوت کے دوران مخطوبہ کو دیکھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ مالکیہ (۱۲۵) اور حنابلہ (۱۲۶) عدمِ جواز کے قائل ہیں جبکہ احناف (۱۲۷) اور شوافع (۱۲۸) اس کی اجازت دیتے ہیں۔)

---

(۱۲۵)... مواهب الجليل، جلد:3،صفحہ:405

منح الجليل، جلد:2،صفحہ:405

الخرشي على الخليل، جلد:3،صفحہ.166

الشرح الكبير،جلد:2،صفحہ:215

(۱۲۶)... المغني، جلد:9،صفحہ:490

المبدع،جلد:7،صفحہ:7

كشاف القناع،جلد:5،صفحہ:10

شرح منتهى الارادات،جلد:3،صفحہ 4

(۱۲۷)... البدائع الصنائع، جلد:5،صفحہ:122

تبيين الحقائق،جلد:6،صفحہ 18

البحر الرائق،جلد:8،صفحہ 218

حاشیہ ابن عابدین،جلد:6،صفحہ 370

(۱۲۸)... روضة الطالبين،جلد 7،صفحہ 20

مغني المحتاج،جلد 3،صفحہ:128

نهاية المحتاج،جلد 6،صفحہ:186

شرح الخطيب،جلد:3،صفحہ 319

(7)......خاطب اور مخطوبہ کا بدن ایک دوسرے سے مس نہ کرے۔ اگرچہ تلذذ اور شہوت کے بغیر ہو۔ کیونکہ یہ اجنبی ہیں اور اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا اور اس کے جسم کو مس کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّی لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ (۱۲۹)"

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

اسی طرح حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سویوں سے داغ دینا اس کیلئے کسی غیر محرم عورت کو مس کرنے سے بہتر ہے۔ (۱۳۰)

(8)......نہ تو زیادہ دیر تک دیکھا جائے اور نہ ہی اس کی تعداد، قدرِ مطلوب (جس سے مقصد حاصل ہو جائے) سے زائد ہو۔ لہذا جیسے ہی آدمی اپنی مخطوبہ کے اوصاف پر مطلع ہو

(۱۲۹)...... مسند احمد، جلد:3، صفحہ:357

سنن ابن ماجہ، جلد:2، صفحہ:959

سنن الترمذی، جلد:4، صفحہ:152

سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، حدیث نمبر:529

(۱۳۰)......المعجم الکبیر للطبرانی، جلد:20، صفحہ:211-212

مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:326 (وقال رجاله رجال الصحیح)

الترغیب والترهیب، جلد:3، صفحہ:39 (وقال ایضا کماقال الهیثمی)

سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث نمبر:226

جائے، دیکھنا ترک کر دیا جائے۔ (مخطوبہ کو دیکھنے کا مقصد اس کے اوصاف و اخلاق کو جاننا ہے، اس مقصد کے حصول کیلئے چاہے ایک بار دیکھے، دو بار یا اس سے زائد مرتبہ دیکھے۔ مگر جیسے ہی اوصاف و اخلاق کا علم ہو جائے اور دل نکاح کرنے پر مطمئن ہو جائے، تو دیکھنا ناجائز و حرام ہو جائے گا۔)

(9) مرد یا عورت کا چہرہ ہر قسم کے سرخی پوڈر اور میک اپ وغیرہ سے پاک ہو۔ دونوں میں سے کسی نے نہ تو اپنے بالوں کو رنگا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی شے استعمال کی ہو جو حقیقت احوال کو جاننے میں مانع ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دھوکہ اور تدلیس ہے اور اس سے اسلام اور نبی اسلام ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (۱۳۰)" یعنی جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ایک تو یہ کرنا دھوکہ دینے کے مترادف ہے اور دوسرا اس سے مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کیونکہ دیکھنے سے مطلب تو عورت یا مرد کے اوصاف و عیوب پر مطلع ہونا ہے۔ جب میک اپ وغیرہ کر کے ان کو چھپا دیا جائے تو مقصد ہی حاصل نہ ہو۔

(۱۳۰) صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۰۲

دسواں باب

رؤیۃ مخطوبہ

کے بعد انکار یا اظہار کے مسائل

رؤیۃ مخطوبہ کے بعد اظہار یا انکار کے مسائل:

مرد و عورت کے ایک دوسرے کو دیکھ لینے کے بعد دو ہی صورتیں سامنے آتی ہیں۔ یا تو رشتہ قبول ہو جاتا ہے اور نکاح کیلئے ہاں ہو جاتی ہے یا پھر انکار ہو جاتا ہے۔ اگر رشتہ منظور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے دونوں کی باہمی محبت کیلئے دعا کرنی چاہئے تاکہ ان کی زندگی خوشگوار گزرے۔ اور اگر خدانخواستہ انکار کی نوبت آ جائے اور مرد و عورت ایک دوسرے کو پسند نہ کر سکیں یا ایک دوسرے کے معیار پر پورے نہ اتر سکیں، تو کسی کی دل آزاری کئے بغیر وہاں سے چلے جائیں۔ مرد نہ تو عورت کے عیوب کی تشہیر کرے اور نہ کوئی ایسا جملہ زبان سے نکالے جو اس کیلئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہو۔ جانے کے بعد بھی کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ایسی گفتگو نہ کی جائے جس کی وجہ سے اس عورت کے رشتے میں رکاوٹ پیدا ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کو نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہے تو اسے بدظن کرنے اور اس کے خلاف بھڑکانے کی قطعاً کوشش نہ کی جائے۔

اگر کسی شخص کو لڑکی پسند نہ آئے اور وہ اسے انکار کرنا چاہتا ہے تو کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟ اس کے بارے میں بھی علماء کرام نے چند مسائل کا ذکر کیا ہے۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو لڑکی پسند نہ آئے تو واضح طور پر نہ کہے کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہوگی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔ (۱۳۲)

(۱۳۲) روضۃ الطالبین، جلد:7، صفحہ:21

المجموع شرح المھذب، جلد:16، صفحہ:138-139

مغنی المحتاج، جلد:3، صفحہ:128

نہایۃ المحتاج، جلد:6، صفحہ:186

تحفۃ المحتاج، جلد:7، صفحہ:191

اس کیلئے یہ بھی مناسب ہے کہ اس معاملے میں خاموشی اختیار کر لی جائے. جب کچھ مدت گزر جائے گی تو کوئی جواب نہ پاکر وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کا ارادہ نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ طویل خاموشی بھی ان کیلئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہوگی مگر یقیناً اس خاموشی کی تکلیف اس تکلیف سے کم ہوگی جو صراحتہً منہ پہ جواب دینے سے پہنچ سکتی ہے۔(۱۳۳)

شوافع میں سے صاحب تحفۃ المحتاج نے یہ بھی لکھا ہے کہ خاموشی کے علاوہ انکار کا یہ طریقہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی شرط رکھ دی جائے جسے وہ پورا نہ کر سکتے ہوں اور شادی سے انکار ہو جائے۔(۱۳٤)

لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں کیونکہ اس سے دل آزاری یا تکلیف تو جو ہوگی وہ الگ بات ہے، ایک دوسرے کے بارے میں غلط گمان قائم ہو جائیں گی اور لوگوں میں نفرت بڑھے گی۔ اس کی بجائے اس قول پر عمل کیا جائے جو اکثر علماء سے منقول ہے کہ یا تو خاموشی اختیار کر لی جائے یا واضح طور پر مہذبانہ انداز میں بتادے اور ایسا طریقہ اختیار کرے جو ایذاء اور تکلیف کا باعث نہ ہو مثلاً اس طرح کہہ دے کہ

"اللہ تعالیٰ نے یہ ہمارے مقدر میں نہیں لکھا"

جن فقہاء نے خاموشی اختیار کرنے کا قول کیا ہے ان کی دلیل، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، جس میں ایک عورت نے اپنا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر اپنا سر جھکا لیا تھا اور منہ سے کچھ بھی ارشاد نہ فرمایا، یعنی خاموشی اختیار فرمائی۔

(۱۳۳)......نهاية المحتاج ،جلد:6،صفحه:186

تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحه:192

(۱۳٤)......تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحه:192

خاطب پر لازم ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کے بعد اگر انکار ہو جائے تو پردہ دار بیبیوں کے راز دوسروں پر افشاء نہ کرتا پھرے۔ وہ نہ تو عورت کے عیوب کسی کے سامنے بیان کرے اور نہ ہی اسے یا اس کے گھر والوں کو برے الفاظ سے یاد کرے۔ نہ کوئی ایسی بات زبان سے نکالے جسے اس کے گھر والے ناپسند کرتے ہوں کیونکہ یہ غیبت ہے اور غیبت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح مرد پر لازم ہے کہ وہ عورت کے متعلق دوسروں کے سامنے گفتگو نہ کرے اسی طرح عورت اور اس کے گھر والوں پر بھی لازم ہے کہ وہ مرد کا ذکر بھی کسی دوسرے کے سامنے نہ کریں اور نہ ہی اسے برے لفظوں میں یاد کریں۔

اگر خاطب و مخطوبہ ایک دوسرے کے عیوب لوگوں میں بیان کریں گے تو غیبت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے رشتے میں بھی رکاوٹ کا سبب بنیں گے۔ اور یہ سب اسلام میں جائز نہیں ہے۔ بلکہ انہیں چاہئے کہ جس حد تک ہو سکے دوسروں کے سامنے ایک دوسرے کے متعلق یا ان کے گھر والوں کے بارے میں اچھے کلمات ادا کریں تا کہ ان کے رشتے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو اور اگر کوئی دوسرا آدمی نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہو تو بدظن نہ ہونے پائے۔

☆☆☆☆☆☆

گیارھواں باب

☆......شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات

☆......**صفاتِ خَلقیہ**

☆......**صفاتِ خُلقیہ**

☆......**صفاتِ فکریہ**

☆......ٹیلی فون پر باتیں کرنا

☆......میسجز SMS کے ذریعے بات کرنا

شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات:

حدیث پاک کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے۔

(۱)......مال (۲)......خاندان (۳)......خوبصورتی (۴)......دین

(اے مخاطب!) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین کو فوقیت دینا۔(۱۲۵)

اس حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ نے چار چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی خاتون سے شادی کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے دین کو فوقیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے مگر باقی چیزوں کی نفی نہیں فرمائی۔ یعنی جب کسی سے شادی کرنی ہو تو ان اوصاف میں سے کسی کی بھی وجہ سے شادی کی جاسکتی ہے البتہ دین واخلاقیات کو فوقیت دینا اولیٰ ہے۔ یاد رہے کہ یہاں دین سے مراد مذہب نہیں بلکہ اخلاقیات اور صفات حسنہ ہیں۔ لہذا کسی ہندو پارسی وغیرہ سے "مال، خاندان یا خوبصورتی" کی بنا پر شادی نہیں کیا جاسکتی۔ بلکہ اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور اسلام کے بعد اس کی دینداری، حسن اخلاق اور اچھی صفات کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔

اس بات میں شک نہیں کہ کوئی مرد جب شادی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جس عورت سے اس کا نکاح ہو وہ حسن و جمال، تقویٰ، اخلاقِ حسنہ اور بہترین قوتِ فکر کی مالک ہو اور اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ اس کا مجازی خدا، شکل وصورت اور اخلاق و افکار میں یکتا ہو۔

مذکورہ حدیث پاک میں بیان کردہ صفات کو مجموعی طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا

---

(۱۲۵) صحیح بخاری، جلد:6، صفحہ:123

صحیح مسلم، جلد:2، صفحہ:1086، حدیث نمبر:1466

جا سکتا ہے۔

(1) صفاتِ خَلقیہ

(2) صفاتِ خُلقیہ

(3) صفاتِ فکریہ

ان میں سے کچھ صفات ایسی ہیں جنکی پہچان کیلئے رؤیت ضروری ہے اور اس وقت تک ان صفات کی حقیقتاً پہچان نہیں ہوسکتی جب تک خود مخطوبہ کو دیکھ کر ان صفات کا اندازہ نہ لگایا جائے۔ اور کچھ ایسی ہے کہ جن تک رسائی دیکھ کر نہیں ہوسکتی بلکہ کسی دوسرے کے ذریعے ان صفات کو معلوم کیا جا سکتا ہے، مثلاً رشتہ داروں یا دوستوں اور سہیلیوں سے مل کر۔ اور کچھ صفات ہیں کہ نہ تو صرف دیکھ معلوم ہوتی ہیں اور نہ کسی کے بتانے سے، بلکہ ان صفات کو مخطوبہ سے گفتگو کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ہم ان تینوں قسم کی صفات پر قدرے تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں۔

صفاتِ خلقیہ :

صفاتِ خَلقیہ یعنی شکل وصورت، خوبصورتی وبدصورتی، قدوقامت، اور جسم کا موٹاپا یا کمزوری وغیرہ، ان کو پہچاننے کیلئے ''دیکھنا'' بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی معلومات کسی دوسرے کے بتانے سے بھی حاصل ہوجاتی ہیں لیکن ہم یہ بات پہلے بھی واضح کر چکے ہیں کہ کسی وصف کو ایک آدمی اچھا تصور کرتا ہے مگر دوسرے کی نظر میں وہ خوبی نہیں بلکہ خامی ہوتی ہے۔ لہٰذا ان صفات کو جاننے کیلئے مخطوبہ کو دیکھنا ناگزیر ہے۔ اور یہ اوصاف کسی کے بیان کرنے سے نہیں بلکہ خود دیکھنے سے تسلی کی حد تک معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں یہ بات دہرانا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا کہ ایسے موقع پر میک اپ کرنا یا دیگر

اشیائے زینت کا استعمال درست نہیں ہے، کیونکہ ان کے استعمال سے اصل اوصاف چھپ جاتے ہیں اور مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

صفاتِ خلقیہ :

حدیث پاک کے مطابق جن چیزوں کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کی جاتی ہے، ان میں سے ایک دینداری ہے اور آپ ﷺ نے دینداری کو ہی فوقیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حسن اخلاق اور دین داری کو تمام صفات پر فوقیت حاصل ہے۔ انہی صفات کو "صفاتِ خُلقیہ" کہا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ان صفات کو جاننے کیلئے بھی رویۃ ضروری ہے یا نہیں۔

یہ صفات غیر محسوس اور ظاہری طور پر نظر نہ آنے والی صفات ہیں۔ اور ظاہری بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کرتا ہے اور خاص طور پر ایسی ملاقات جس کی بنیاد پر ازدواجی تعلق قائم کرنا ہو، تو انسان خود میں ایسی صفات بناوٹی طور پر بھی پیدا کرسکتا ہے جن سے کسی کو متاثر کیا جاسکے۔ لہذا یہ صفات دیکھنے سے نہیں، بلکہ کسی قریبی رشتہ دار، اہل محلّہ، یا خاطب ومخطوبہ کے سچائی پسند دوستوں اور سہیلیوں کے ذریعے سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ تو اس کیلئے مناسب یہ ہے کہ انسان صرف اپنے دیکھنے پر اعتماد نہ کرے بلکہ اس کے قریبی دوست و احباب کے ذریعے صفاتِ خُلقیہ کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ اور اس میں کسی قسم کی قباحت یا خاطب ومخطوبہ میں سے کسی کیلئے ننگ وعار نہیں ہے۔ عام طور پر لوگ یہ کہہ کر جذباتی پن میں مبتلا کردیتے ہیں کہ "کیا آپ کو ہم پر اعتماد نہیں ہے۔" لہذا ایسے جملے بول کر کسی کو معلومات اکٹھی کرنے سے روکنا درست نہیں ہے، اعتماد اپنی جگہ پر ہے مگر دلی تسلی کیلئے اگر کوئی پوچھتا ہے تو یہ اس کا اخلاقی اور شرعی حق ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دلی تسلی کیلئے خالق کائنات جل جلالہ سے عرض کیا تھا:

"رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی"

اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

تو اللہ رب العزت نے فرمایا:

"اَوَلَمْ تُؤْمِنْ"

کیا تجھے ہم پر یقین نہیں ہے؟

جناب خلیل اللہ علیہ السلام عرض گزار ہوئے

"بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (۱۳۶)"

میرے مولا مجھے تجھ پر ایمان و یقین ہے مگر میں نے دل کی تسلی کیلئے پوچھا ہے۔

معلوم ہوا کہ اعتماد و یقین ایک الگ بات ہے مگر دلی تسلی اور اطمینان بہر حال ایک ضروری چیز ہوتی ہے۔

صفاتِ فکریہ:

صفاتِ فکریہ سے مراد آدمی کی سوچ، اس کے خیالات، تفکر و تدبر کی قوت اور مافی الضمیر کو احسن پیرائے میں بیان کرنا ہے۔ اور ان صفات کو بات کئے بغیر نہیں جانا جا سکتا۔

لہذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخطوبہ سے گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں۔

منگیتر سے گفتگو کرنا شرعاً جائز ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ

(۱۳۶)...... القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 260

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ـ (۱۳۷)

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم ضرور ان سے ذکر کرو گے، لیکن تم ان سے کوئی خفیہ وعدہ نہ کر لینا، ہاں مگر تم کوئی اچھی بات کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اس عورت سے اچھی بات کرنے کا ذکر فرمایا ہے جس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔ اس آیت کریمہ میں اگر چہ ان عورتوں کا ذکر ہے جن کے شوہر وفات پا گئے ہوں اور وہ عدت گزار رہی ہوں۔ مگر مسئلہ یہی بیان ہو رہا ہے کہ ان کو جب کوئی نکاح کا پیغام دے رہا ہو تو واضح الفاظ میں نہ کہے بلکہ اشارے کنائے سے کہے اور کوئی اچھی بات کرے۔ اس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مخطوبہ سے اچھی گفتگو کرنا جائز ہے مگر فضول اور مہمل باتیں کرنا ناجائز اور غلط ہے۔

اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا اور یہ دونوں شخصیات باہم گفتگو کرتی تھیں۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت ام ہانی نے عرض کیا

"وَاللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ لَاُحِبُّكَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَكَيْفَ فِی الْاِسْلَامِ لٰكِنِّیْ امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ فَاَكْرَهُ اَنْ يُّؤْذُوْكَ ـ (۱۳۸)"

یعنی قسم بخدا! میں تو زمانہ جاہلیت میں بھی آپ ﷺ کو پسند کیا کرتی تھی تو اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے نہ کروں۔ لیکن میں بال بچے دار خاتون ہوں، نہیں چاہتی کہ بچے آپ کو

---

(۱۳۷) القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 235

(۱۳۸) المستدرک للحاکم، جلد 4، صفحہ: 53

تکلیف پہنچائیں۔

اوپر ذکر کی گئی آیت کریمہ اور اس حدیث پاک سے بالکل واضح ہے کہ مخطوبہ سے گفتگو کرنا جائز ہے۔ یاد رہے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ خاطب و مخطوبہ جب چاہیں باتیں کر سکتے ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نکاح کا پیغام دیا ہو تو اس کی فکری صفات کو جاننے کیلئے اس کے ساتھ بات چیت کرنا، جب تک اس کو دیکھا جا سکتا ہے تب تک بات بھی کی جا سکتی ہے۔

منگیتر سے گفتگو کر کے دو مقصد حاصل ہوتے ہیں۔

(1)......اس کی آواز کی خوبصورتی اور مٹھاس، بات کرنے کا طریقہ اور کیفیت اور اسی طرح زبان کا کسی بیماری وغیرہ سے پاک ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

(2)......اس کے فکری مناہج اور غور و خوض کی کیفیت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

اور یہ ایسے مقاصد ہیں جو فقط ظاہری شکل و صورت دیکھنے حاصل نہیں ہوتے۔ لہذا ان مقاصد کے حصول کیلئے اور اپنے جیون ساتھی کی فکری بلندی یا پستی کو جاننے کیلئے اس سے گفتگو کرنا جائز اور درست بلکہ کسی حد تک لازمی ہے۔

ٹیلی فون پر بات کرنا:

نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا فون پر ایک دوسرے سے باتیں کرنا آج خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے اور رہی سہی کسر موبائل نیٹ ورکس نے سستے داموں لمبی کال کرنے کے پیکیجز آفر کر کے نکال دی ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اپنی منگیتر کے ساتھ فون پر بات کرنا کیسا ہے۔

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ مخطوبہ کی فکری صفات کو جاننے کیلئے گفتگو کرنا جائز ہے۔

اور اس کی مدت صرف اتنی ہے جتنی دیر میں ضروری معاملات پر گفتگو ہو سکے۔ منگنی ہو جانے کے بعد منگیتر سے باتیں کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے اس کی اجازت دی ہے اور بعض علماء کے نزدیک ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ جب تک نکاح نہ ہو جائے خاطب ومخطوبہ ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔ ڈاکٹر محمد بن ناصر الجعو ان لکھتے ہیں۔

(مفہوم) خطرناک امور میں سے خاطب ومخطوبہ کا ایک دوسرے سے باتیں کرنا بھی ہے جبکہ ان کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ ایسا کرنے سے ان کے درمیان ہلاکت خیز شوق اور خواہشات جنم لیتی ہیں اور ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آجاتے ہیں اور یہ بہت بڑا عیب اور ان دونوں کے حق میں نقصان ہے۔ اور شرعی حدود سے خروج ہے کیونکہ شریعت نے صرف دیکھنے کا حق دیا تھا اور وہ بھی محدود وقت تک۔ (۱۳۹)

شیخ مصطفیٰ العدوی اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

اَلظَّاهِرُ ...... وَاللّٰهُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ ...... اِنَّ حَدِيْثَ الْمَرْاَةِ مَعَ الرَّجُلِ فِي التِّيْلِيْفُوْنِ لِلْحَاجَةِ جَائِزٌ اِذْ لَا دَلِيْلَ صَرِيْحٌ يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنْ يَلْزَمُهَا اَنْ لَا تَخْضَعَ لَهُ بِالْقَوْلِ وَلَا تَتَكَلَّمُ مَعَهُ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ ،وَيَكُوْنُ كَلَامُهَا مَعَهُ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ الْمَطْلُوْبَةِ شَرْعًا ۔(۱۴۰)

(حقیقت احوال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے مگر) ظاہر یہ ہے کہ عورت کا کسی مرد سے ٹیلی فون کے ذریعے ضروری بات کرنا جائز ہے، کیونکہ اس سے روکنے پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ لیکن عورت کیلئے ضروری ہے کہ مرد سے بات کرتے ہوئے (گفتگو میں) نرمی اختیار نہ کرے اور نہ ہی اچھی بات کے علاوہ کوئی اور گفتگو کرے۔ اور اس کا مرد کے ساتھ کلام صرف

---

(۱۳۹) معالم مکتوبہ فی رؤیۃ مخطوبہ ،صفحہ:15-16

(۱۴۰) جامع احکام النساء، جلد:4،صفحہ:367

اتنا ہو جتنا کہ کسی ضرورت کے وقت شرعاً ہو سکتا ہے۔

شیخ صالح الفوزان سے یہ سوال کیا گیا کہ دو منگیتروں کا ایک دوسرے سے موبائل کے ذریعے بات کرنا کیسا ہے؟ تو وہ جواباً تحریر کرتے ہیں۔

مُكَالَمَةُ الْخَطِيْبِ لِخَطِيْبَتِهِ عَبْرَ الْهَاتِفِ لَابَأْسَ بِهِ ، اِذْ كَانَ بَعْدَ الْاِسْتِجَابَةِ لَهُ ،وَكَانَ الْكَلَامُ مِنْ اَجْلِ الْمُفَاهَمَةِ وَبِقَدْرِ الْحَاجَةِ ،وَلَيْسَ فِيْهِ فِتْنَةٌ ،وَكَوْنُ ذَالِكَ عَنْ طَرِيْقِ وَلِيِّهَا اَتَمُّ وَاَبْعَدُ عَنِ الرِّيْبَةِ۔ (١٤١)

موبائل کے ذریعے ،خاطب ومخطوبہ (منگیتروں) کے ایک دوسرے سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ کے رشتہ طے ہو جانے کے بعد ہو اور بات بغا ہمت کیلئے کی جائے ، بقدر ضرورت ہو اور اس میں فتنہ نہ ہو۔ ان کی گفتگو کا لڑکی کے ولی کے ذریعے ہونا زیادہ مناسب ہے اور شکوک وشبہات سے زیادہ دور ہے۔

خلاصہ کلام:

یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ خاطب ومخطوبہ منگنی ہو جانے کے باوجود ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں، جن کا بغیر کسی ضرورت کے ایک دوسرے سے بات کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ مذکورہ فتاویٰ میں جس گفتگو کی اجازت کا ذکر ہے اس سے مراد منگنی کے وقت ہونے والی چند لمحوں کی گفتگو ہے جو ایک دوسرے کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ یا پھر کسی مجبوری کے تحت ہونے والی گفتگو مثلاً کسی ناخوشگوار حادثے کی خبر دیتے وقت اگر مخطوبہ فون ریسیو کرلے تو حادثے کی خبر دینے کیلئے بات کرنے میں حرج نہیں ہے مگر جہاں تک مروجہ طریقہ کار کے مطابق موبائل یا ٹیلی فون پر بات کرنے کا تعلق ہے تو یہ ناجائز

(١٤١) ...... فتاوى المرأة المسلمة ،صفحه:364

اور ممنوع ہے۔ واللہ واعلم بالصواب

SMS کرنے کا حکم:

دورِ حاضر میں ایس ایم ایس SMS ایک خاموش پیغام رساں ہے جس سے کسی بھی قسم کی پیغام رسانی کا کام لیا جا سکتا ہے۔ خاطب ومخطوبہ کے SMS کے ذریعے بات کرنے کے متعلق کسی کتاب یا مطبوعہ فتاویٰ جات میں کوئی بات راقم الحروف کو نہیں مل سکی۔ تاہم چند الفاظ پیش خدمت ہیں۔

شریعت مطہرہ نے خاطب ومخطوبہ (منگیتروں) کے ایک دوسرے کو دیکھنے یا بات کرنے کی جتنی عام حالات میں اجازت دی ہے، SMS کے ذریعے بات کرنے میں بھی اتنی ہی اجازت ہے۔ اگرچہ SMS کے ذریعے بات کرنے سے صورت کو دیکھنے یا کلام و زبان کی مٹھاس ونرمی محسوس کرنے والی صورتیں ظاہر نہیں ہوتیں، مگر اس کے ذریعے برائی کی طرف لے جانے والی چیزوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔ اور جو چیز گناہ کا سبب بنے، وہ بھی گناہ ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے عورت کو کتابت (لکھنا سکھانے) سے منع کیا ہے۔ (۱۴۲) اور اس کی ممانعت کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر لڑکی کو لکھنا سکھایا جائے تو ممکن ہے وہ کتابت کے ذریعے کسی غیر محرم سے تعلقات قائم کرلے اور اپنی اور اہل خانہ کی عزت کو خاک میں ملانے کا باعث بنے۔ چونکہ SMS کے ذریعے بات کرنے میں کتابت بھی پائی جاتی ہے جس کی بنیاد پر اس کے عدم جواز کا قول کیا جائے گا۔

(۱۴۲)......عورت کو کتابت سکھانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ راجح قول کے مطابق عورت کیلئے کتابت (لکھنا) سیکھنا جائز ہے۔ لیکن اگر فتنے کا خوف ہو جیسا کہ زیر بحث مسئلہ میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے، تو عورت کو کتابت سکھانا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تیسری بات یہ ہے کہ جن کاموں کو کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، ان کاموں کے قریب قریب کے مباح (جائز) کاموں سے بھی بچنے کی ترغیب دی ہے۔ تا کہ کوئی شخص جائز کام کرتے کرتے ناجائز میں نہ داخل ہو جائے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت فرماتا ہے"تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا(١٤٣)" یہ اللہ کی (بیان کی ہوئی) حدیں ہیں پس تم ان کے قریب بھی مت آؤ۔

اسی طرح حدیث پاک میں ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بکری ممنوعہ چراگاہ کے کنارے کنارے چر رہی ہے مگر اس چراگاہ میں داخل نہیں ہوتی لیکن اس صورت میں یہ خدشہ بہر حال رہتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہو سکتی ہے اس لئے اسے ایسی چراگاہ کے کنارے پر بھی چرنے سے باز رکھنا چاہیے تا کہ بعد میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

SMS کے ذریعے بات کرنے کے عدمِ جواز پر اگرچہ صراحۃً کوئی دلیل نہیں ہے مگر ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہو جانے کا سبب بننے کی وجہ سے اس سے باز رہنا ہی اچھا ہے۔

☆☆☆☆☆

---

(١٤٣)......القرآن الكريم، سورة البقرة، آيت:186

بارھواں باب

مخطوبہ

کو دیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا

اور

بدن کی عکسی تصاویر دیکھنا

لڑکی دیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا:

اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے خود لڑکی کو دیکھنے کیلئے نہ جا سکے تو اس کیلئے کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا کر بھیجنا جائز ہے۔ اس میں دو طرح کے مسائل کا ذکر آتا ہے۔

(1)...... لڑکی دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانا اور لڑکا دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانا۔

(2)...... پہلے کا الٹ، یعنی لڑکی دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانا اور لڑکا دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانا۔

(1)...... جب خاطب کسی وجہ سے خود لڑکی کو نہ دیکھ سکتا ہو، مثلاً جگہ کی دوری کی وجہ سے یا اندھے ہونے کی وجہ سے، تو کسی عورت کو اپنا وکیل بنا کر لڑکی کو دیکھنے کیلئے بھیجنا جائز ہے اور اسی طرح اگر مخطوبہ کا اپنے خاطب کو دیکھنا مشکل ہو تو کسی مرد کو اپنا وکیل بنا کر بھیجنا جائز ہے (١٤٤)۔

اس مسئلہ میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح مرد کا مرد کو دیکھنا درست ہے اسی طرح عورت کا عورت کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

منگیتر کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا سنت سے ثابت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت

(١٤٤)...... حاشیہ ابن عابدین، جلد:6، صفحہ:370

روضة الطالبين، جلد:7، صفحه:20

مغني المحتاج، جلد:3، صفحه:128

حاشية الدسوقي، جلد:2، صفحه:215

الخرشي على الخليل، جلد:3، صفحه:166

کو (وکیل بنا کر) اسے دیکھنے کیلئے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا:

"شُمِّي عَوَارِضَهَا وَانْظُرِيْ عُرْقُوْبَيْهَا ۔(۱٤٥)"

اس کے دانت اور کونچیں (ایڑی کے اوپر کے پٹھے) دیکھنا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب کسی عورت سے شادی کا ارادہ ہو تو پہلے اسے دیکھنا یا کسی عورت کو اسے دیکھنے کیلئے بھیجنا سنت ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کیلئے کسی عورت کو اپنا وکیل بنانا جائز ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا۔

(2)......مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانے یا خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانے کے متعلق اہل علم کا کوئی قول نہیں مل سکا۔ ہاں فقہاء مالکیہ نے اس مسئلہ پر نص وارد کی ہے، اور ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔(۱٤٦)

مگر راجح قول یہ ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے غیر محرم کو دیکھنا لازم آتا ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ میں حرام و ناجائز ہے۔

مخطوبہ کی تصویر دیکھنا:

عام طور پر جب رشتہ طے کیا جاتا ہے تو لڑکے یا لڑکی کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور تصویر کے ذریعے لڑکا یا لڑکی کو پسند کیا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا درست اور جائز ہے؟

جب خاطب کا مخطوبہ کو یا مخطوبہ کا خاطب کو ظاہراً دیکھنا مشکل یا ناممکن ہو، مثلاً شہروں کی دوری یا کسی اور سبب سے وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں تو ان کی تصاویر کو دیکھنا جائز ہے۔

(۱٤٥)...... المستدرك للحاكم، جلد:2، ص: 197

(۱٤٦) حاشية الدسوقي، جلد:2، صفحه:215

الخرشي على خليل، جلد:3، صفحه:166

مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ تصویر دیکھنے سے نہ تو کما حقہ ان کے اوصاف کا ادراک ہوسکتا ہے اور نہ ہی اخلاق وعادات کا پتہ چل سکتا ہے۔لیکن جہاں تک تصویر کو دیکھنے کا معاملہ ہے تو درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(1)......تصویر نئی اتروائی ہوئی ہو پرانی نہ ہو۔

(2)......تصویر بنانے میں مبالغہ آرائی یا دھوکہ دہی سے کام نہ لیا گیا ہو۔(جیسا آج کل فوٹو شاپ وغیرہ پروگرامز پر ایسی تصاویر بنانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔)

(3)......تصویر میں صرف وہ اعضاء نظر آرہے ہوں جن کا دیکھنا منگیتر کے لئے جائز ہے۔(۱۴۷)

☆☆☆☆☆

(۱۴۷)......خطبۃ النکاح،صفحہ:117

تیرھواں باب

☆......منگنی کرنے کا صحیح طریقہ

☆......منگنی میں ہونے والی غیر شرعی رسومات

☆......منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے احکام

☆......منگنی کے تحفوں کا حکم

منگنی کی رسمیں اور منگنی کرنے کا صحیح طریقہ:

آج کل منگنی لڑکے کی ہو یا لڑکی کی، وقت، مال، عزت اور رواداری کی عام نیلامی کی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے منگنی کو فرض سمجھ لیا ہے۔ اور اس خیالاتی فرض کو ادا کرنے کیلئے انہیں جتنے بھی لوگوں کے فرائض چھوڑنے پڑیں، اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ذیل میں چند باتیں منگنی کے حوالے سے پیش خدمت ہیں۔

علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں......

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لہذا بہتر تو یہ ہے کہ منگنی کی "رسم" بالکل ختم کر دی جائے، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور سوائے نقصان کے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ (چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں) اگر اس کا کرنا ضروری ہی ہو تو اس طرح کرو کہ پہلے لڑکے والے کے یہاں اس کے قرابت دار جمع ہوں اور وہ ان کی خاطر تواضع صرف پان اور چائے سے کرے۔ اگر کہیں پان کا رواج نہ ہو جیسے کہ پنجاب، تو صرف چائے سے جس کے ساتھ کوئی مٹھائی نہ ہو۔ پھر یہ لوگ اٹھ کر لڑکی والوں کے گھر آجائیں وہ بھی ان کی تواضع صرف پان اور چائے سے کریں۔ لڑکے والے اپنے ساتھ دولہن کیلئے ایک سوتی دوپٹہ اور ایک سونے کی نتھ (نتھنی) (اگر طاقت ہو تو) لائے جو کہ پیش کر دے۔ دولہن والوں کی طرف سے ایک سوتی رومال اور ایک چاندی کی انگوٹھی، ایک نگینہ والی پیش کر دی جائے، جس کا وزن سوا چار ماشہ سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ مرد کو ریشم اور سونا پہننا حرام ہے۔ لو یہ منگنی ہوگئی۔ اگر دوسرے شہر سے منگنی کرنے والے آئے ہیں تو ان میں سات آدمیوں سے زیادہ نہ آئیں اور دولہن والے مہمانی کے لحاظ سے (نہ کہ اوقات سے بڑھ کر) ان کو کھانا کھلا دیں۔ مگر اس کھانے میں دوسرے محلے والوں کی عام دعوت کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد

لڑکے والے جب بھی آئیں تو ان پر مٹھائی اور کپڑوں کے جوڑے کی پابندی نہ ہو۔ اگر اپنی خوشی سے بچوں کیلئے تھوڑی سی مٹھائی لائیں تو اسے محلے میں تقسیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ (تحفہ) دو اس سے محبت بڑھے گی، مگر اس ہدیہ کو ٹیکس نہ بنالو کہ بیچارہ اس کے بغیر آہی نہ سکے۔(۱۴۸)

منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے مسائل:

منگنی ٹوٹنے پر کوئی حکم یا اثر مترتب نہیں ہوتا جب تک کہ نکاح نہ ہو چکا ہو۔ ہاں اگر خاطب نے پہلے حق مہر ادا کر دیا تھا تو اس کو واپس کرنا ضروری ہے۔ اگر چہ وہ ہلاک (ضائع) ہو چکا ہو یا خود اسے ہلاک کر دیا ہو دونوں صورتوں میں اسے واپس کرنا ضروری ہے۔

اگر مہر ہلاک ہو گیا یا ہلاک کر دیا، تو اگر وہ قیمت والی چیز تھی تو اس کی قیمت ادا کرنا اور اگر وہ مثلی تھی تو اس کی مثل ادا کرنا لازم ہے۔(۱۴۹)

منگنی کے تحفوں کا حکم:

اگر لڑکے نے اپنی منگیتر کو شادی سے پہلے کچھ تحائف دیے ہیں یا اس پر اپنا مال خرچ کیا ہے تو اس کی دو صورتیں بنتی ہے۔

(۱)......حق مہر کی رقم پیشگی ادا کی ہے۔

(۲)......یا ویسے ہی کوئی چیز تحفے میں دی ہے تا کہ باہمی محبت میں اضافہ ہو۔

(۱)......اگر خاطب نے لڑکی کو حق مہر میں سے کچھ رقم یا ساری رقم دی ہے تو بالاتفاق منگنی ٹوٹنے کے بعد یہ سب کچھ لڑکے کو واپس کرنا ہوگا۔ چاہے لڑکے نے خود منگنی توڑی ہو یا

(۱۴۸)...... اسلامی زندگی ، صفحہ:31-32

(۱۴۹)...... الفقہ الاسلامی وادلتہ ، جلد:7،صفحہ:25-26

لڑکی نے اس رشتے سے انکار کردیا ہو۔ (منگنی کے موقع پر جو انگوٹھی یا کوئی اور زیور پہنایا جاتا ہے وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔)

(۲)......اگر تحفے کے طور پر منگیتر کو کوئی چیز دی ہے تو اس کے متعلق علماء کے چار اقوال ہیں۔

(۱)......جس کو تحفے کے طور پر چیز دی ہے، اگر وہ چیز بعینہ اس کے پاس محفوظ ہے اور اس میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تو اس سے واپس لینا جائز ہے۔ اور اگر وہ چیز ہلاک ہوگئی ہو یا اس میں تبدیلی آچکی ہو تو چونکہ اب واپسی ممکن ہی نہیں ہے لہذا واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ یہ احناف کا مؤقف ہے۔

(۲)......منگیتر سے کوئی چیز بھی واپس نہیں لی جائے گی اگرچہ مانع لڑکی کی طرف سے ہو، ہاں اگر یہ شرط رکھی گئی تھی یا اس علاقے کا عرف ہے (کہ ایسے تحفے واپس کئے جاتے ہیں) تو واپس لینا درست ہے۔ یہ بعض مالکیہ کا مذہب ہے۔

(۳)......تیسرا قول یہ ہے کہ ہر صورت میں ہدیہ واپس لیا جائے گا۔ اگر وہ بعینہ موجود ہے تو وہی واپس کریں اور اگر وہ ہلاک ہوگیا ہو یا اس میں کوئی تبدیلی آچکی ہو تو اس کی قیمت لوٹائی جائے گی۔ یہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ کا قول ہے۔

(۴)......چوتھا قول یہ ہے کہ اگر لڑکا منگنی توڑے تو اسے کچھ بھی واپس نہیں کیا جائے گا اور اگر لڑکی منگنی توڑے تو تحفے واپس کرنے لازم ہونگے۔

ڈاکٹر وھبہ زحیلی لکھتے ہیں کہ......

میرے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو جو بھی تحائف دے دیئے جائیں وہی ان کی مستحق ہے۔ (۱۵۰)

---

(۱۵۰)...... الزواج الاسلامی السعید، صفحہ: 306-307

چودھواں باب

کن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے؟

کن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے:

نکاح کرنے کے اعتبار سے عورتوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح ہی نہیں ہو سکتا اور وہ ہمیشہ کیلئے مرد پر حرام ہیں اور یہ تین طرح کی عورتیں ہیں۔

(۱)...... وہ عورتیں جن سے نسب اور نسل کی وجہ سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا۔

(۲)...... وہ عورتیں جن سے رضاعت (دودھ شریک ہونے) کی وجہ سے نکاح حرام قرار دیا گیا۔

(۳)...... ایسی خواتین جن سے مصاہرت (یعنی سسرالی رشتہ) ہونے کی وجہ سے نکاح کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔

اور دوسری قسم کی وہ خواتین ہیں جن سے نکاح کرنا جائز تو تھا مگر کسی سبب اور علت کی بنا پر ممنوع ہو گیا۔ مثلاً وہ عورت جو کسی دوسرے کی زوجیت میں آ جائے، یعنی شادی شدہ خاتون، وغیرہ

ہمارا مقصد محرمات نکاح کو بیان کرنا نہیں ہے لیکن تمہید کے طور پر ان کا تذکرہ کر دیا ہے تاکہ ہم اپنے اصل مسئلہ کی طرف توجہ دلوا سکیں۔ جن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے ان میں کچھ ایسی خواتین بھی ہیں کہ چند وجوہ کی بنیاد پر ان سے منگنی کرنا یعنی نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ اور جب وہ سبب اور علت رفع ہو جائے تو نکاح کا پیغام دیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ہم چند ان خواتین کا تذکرہ کریں گے جو کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔

(۱)...... جسے کسی نے نکاح کا پیغام دے رکھا ہو:

جن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے، ان میں سے ایک وہ خاتون ہے جسے کسی مسلمان نے پہلے ہی نکاح کا پیغام دے رکھا ہو۔ اور اس رشتے کو قبول کرنے اور رضا

مندی کی علامات واضح ہوں تو وہاں نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ (۱۵۱)"

کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے حتیٰ کہ یا تو نکاح ہو جائے یا وہ خود اسے چھوڑ دے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ (۱۵۲)"

مومن، مومن کا بھائی ہے پس کسی مومن کیلئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور اس کیلئے حلال ہے کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی کرے یہاں تک کہ وہ خود چھوڑ دے۔

امام نووی فرماتے ہیں:

"یہ احادیث مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کے حرام ہونے میں ظاہر ہیں اور اس کی حرمت پر تمام علماء کا اجماع ہے جبکہ خاطب کا رشتہ قبول ہو جانا واضح ہو، اور وہ نہ تو کسی کو (اپنی منگنی پر منگنی کی) اجازت دے اور نہ ہی اسے چھوڑے۔ (۱۵۳)"

(۱۵۱)...... الصحیح للبخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر:5143

الصحیح للمسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1413

(۱۵۲)......الصحیح للمسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1414

(۱۵۳)...... شرح النووی علیٰ مسلم، جلد:9، صفحہ:197

(۲)...... جسے طلاق رجعی ہوئی ہو:

جس عورت کو شوہر نے طلاق رجعی دی ہو()، اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ کیونکہ جب تک اس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی وہ اسی شخص کی زوجہ ہے، اور چونکہ یہ طلاق رجعی ہے اور اس کا شوہر ایام عدت کے دوران کسی بھی وقت رجوع کر سکتا ہے۔

(۳)...... مطلقہ عورت جو عدت میں ہو:

جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہوں اور وہ عدت گزار رہی ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے جب تک کہ اس کی عدت مکمل نہیں ہو جاتی۔

(۴)...... جو عدتِ وفات میں ہو:

جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ عدتِ وفات گزار رہی ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ ہاں البتہ اشارۃً اسے نکاح کی پیشکش کی جا سکتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: "وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنتُمْ فِي اَنْفُسِكُمْ ......(١٥٤)" یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔

اشارۃً نکاح کا پیغام دینے کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھ ایسی گفتگو کی جائے جس سے اس کو اندازہ ہو جائے کہ یہ آدمی مجھ سے شادی کا خواہشمند ہے۔ مثلاً کہنا کہ "تم بہت خوبصورت ہو، یا مجھے بیوی کی ضرورت ہے، میں بھی کسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وغیرہ"

ان کے علاوہ جس عورتوں سے نکاح کرنا منع ہے (جن کا مختصر ذکر باب کے شروع میں کیا گیا ہے) ان کو نکاح کا پیغام دینا بھی ممنوع و حرام ہے۔

---

(١٥٤)......القرآن الكريم ، سورة البقرة ،آیت :235

پندرھواں باب

☆......خلاصۂ کتاب اردو زبان میں

☆......خلاصۂ کتاب انگریزی زبان میں

خلاصہ بحث

منگنی اور منگیتر کے متعلق دلائل سے مزین تفصیلاً گفتگو آپ نے ملاحظہ فرمائی جس کے بعد یقیناً کوئی تشنگی باقی نہیں رہی ہوگی۔ رؤیتِ مخطوبہ کے متعلق مسائل کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆......خاطب کا اپنی مخطوبہ کو دیکھنا عام اہل علم کے نزدیک جائز ہے بلکہ بعض فقہاء نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

☆......جس طرح خاطب کا مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے اسی طرح مخطوبہ کا خاطب کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

☆......خاطب اور مخطوبہ میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کو دیکھ لینا بڑا اہم مسئلہ ہے جس سے غفلت برتنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ دونوں ایک دوسرے کی صفات وعادات سے واقف ہو جاتے ہیں اور شادی کے بعد ایک تو لڑائی جھگڑے سے کسی حد تک بچاؤ رہتا ہے اور خدانخواستہ ہو جائے تو دوسروں کو ملامت نہیں کی جاسکتی۔

☆......فقہاء کے راجح قول کے مطابق مخطوبہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا چاہئے لیکن اگر کوئی ان اعضاء کے علاوہ بھی دیکھنا چاہے تو ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے جن کو اس عورت کے محرم کیلئے دیکھنا جائز ہے۔ مثلاً چہرہ، ہاتھ، قدم، سر، گردن، کہنیاں اور پنڈلیاں۔

☆......مخطوبہ کو نکاح کا پیغام دینے سے پہلے بھی دیکھنا جائز ہے اور بعد میں بھی، اور بعد میں دیکھنا اولیٰ ہے۔

☆......عورت (مخطوبہ) کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا بھی جائز ہے اور اجازت

لے کر بھی ، مگر اجازت لیکر دیکھنا اولیٰ ہے۔

☆......چونکہ لڑکی نکاح سے پہلے اپنے منگیتر کے لئے اجنبی اور غیر محرم ہوتی ہے ، لہذا ان کا تنہائی میں بیٹھنا ، اور ان کے بدن کا ایک دوسرے سے مس کرنا وغیرہ ممنوع ہے اگر چہ بغیر شہوت کے ہو۔

☆......دیکھتے وقت ، لڑکا اور لڑکی دونوں کیلئے میک اپ کا استعمال یا بالوں کو رنگنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دھوکے کے مترادف جس سے منع کیا گیا ہے۔

☆......جن اوصاف کو جاننے میں رؤیۃ فائدہ دے سکتی ہے وہ صرف اوصاف جسمیہ ہیں۔ صفاتِ خُلقیہ کو پہچاننے میں رؤیۃ کوئی فائدہ نہیں دیتی اگر چہ جتنی بار مرضی دیکھا جائے۔(لہذا اخلاق وسلوک کو جاننے کے بہانے بار بار دیکھنے کا اصرار کرنا فضول ہے۔)

☆......مخطوبہ کی آواز کو سننے ، اس کے بات کرنے کے طریقے کو جاننے ، اور اس کے فکری مناہج کو پہچاننے کیلئے اس کے ساتھ بات کرنا جائز ہے۔

☆......مخطوبہ کو دیکھنے کی مدت اور تعداد صرف اتنی ہے جس سے مقصد حاصل ہو جائے۔لہذا جب خاطب اپنی مخطوبہ کے اوصاف کو جان چکا ہو تو اس کیلئے دیکھنا ناجائز اور ممنوع ہو جائے گا کیونکہ وہ اس کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہے۔

☆...... جب خاطب و مخطوبہ کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنا مشکل ہو تو مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا ، اور خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی مرد کو وکیل بنانا جائز ہے۔لیکن مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی مرد کو اور خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا جائز نہیں۔کیونکہ اس سے غیر محرم کو دیکھنا لازم آتا ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے۔

☆......اگر مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا مشکل ہو تو ایک دوسرے کی تصویر کو دیکھنا جائز ہے۔جبکہ ذکر کردہ شرائط کے مطابق ہو۔

Ordinance of Islam is looking at the lady you are going to be engaged with before marriage.

The search discussing the laws in allowing engaged couple to see each other before marriage which can be summarized as follows:

Most of the logins said it is allowed and some encourage that as it is order "without obligation" from prophet.

This is the same for both male and female.

For couple to see each other is very important so each one will see the other closely so if they get married, things will be clear.

The accepted extent to which the male can see from female during engagement is the same as which he can see from his female relatives other that his wife.

Time of vision can be before or after engagement which is more suitable.

He can see her without her permission but it is better if it is with her permission.

During engagement and before marriage she is foreigner to her and he is allowed to be alone with her without other person usually prohibited man.

She is not allowed to put make up or paint her hair at time of vision as that is sort of cheating.

Vision usually helps to give impression about body built and description but behaviour usually difficult to know even if meeting happen more than once.

Speaking with each other is allowed to know the way of speech and way of thinking of each other.

The duration of meeting should be restricted to the objectives of meeting and should not be extend as both are foreigner to each other.

Both of then can authorize or deputies other person for meeting and discussion with the person who he or she is going to be engaged with

They can use pictures to see each other if direct vision is not possible.

فهارس المصادر والمراجع

١ ......القرآن الکریم، منزل من الله

الف

٢ ......الاشراف علىٰ نکت مسائل الخلاف للقاضی عبد الوھاب بغدادی ، دار ابن القیم و دار ابن عفان ،الطبعة الاولیٰ ١٤٢٩ قاھرہ

٣ ......الاشراف علی مذاھب اھل العلم ،لابن المنذر ،المکتبة التجاریة ،مکة

٤ ......اسلامی زندگی ، مفتی احمد یار خان نعیمی ، نعیمی کتب خانہ گجرات پاکستان

٥ ...... اقرب المسالک لمذھب الامام مالک ، للدردیر ،مکتبة ایوب نیجیریا

٦ ......الاقناع ،لطالب الانتفاع ، لابی النجاء الحجاوی ، دارة الملک عبد العزیز بالریاض

٧ ...... الانصاف للمرداوی ، دار احیاء التراث العربی ، الطبعة الثانیة ١٤٠٠ھ

(ب)

٨ ......بدایة المجتھد لابن رشد القرطبی ،دارالفکر بیروت

٩ ......البدائع الصنائع للکاسانی ،دارالکتاب العربی ، بیروت ،الطبعة الثانیة ١٤٠٢ھ

١٠ ......البحر الرائق ، لابن نجیم ،دارالمعرفة بیروت ، الطبعة الاولیٰ

١١ ......البیان و التحصیل لابن رشد القرطبی دارالغرب الاسلامی ۔

(ت)

۱۲ ......تاریخ بغداد ،للخطیب بغدادی

۱۳ ......تبیین الحقائق ، للزیلعی ، دارالمعرفة بیروت ، الطبعة الاولیٰ ۱۳۱۳ھ

۱۴ ...... التاج والاکلیل ،للمواق ، بهامش مواهب الجلیل ـ الطبعة الثانیة ۱۳۹۸ھ

۱۵ ...... تحفة المحتاج لابن حجر هیتمی ، دار صادر لبنان

۱۶ ...... تفسیرالمظهری ، للقاضی ثناء الله پانی پتی

۱۷ ......التفسیر الکبیر لابن تیمیة ـ دارالکتب العلمیة بیروت

۱۸ ......تلخیص الحبیر

۱۹ ......الترغیب والترهیب للمنذری

۲۰ ......تهذیب سنن ابی داؤد لابن القیم ، مطبوع مع مختصر سنن ابی داؤد ـ دارالمعرفة للطباعة والنشر بیروت ۱۴۰۰ھ

(ج)

۲۱ ......جامع البیان فی تفسیر القرآن ،لمحمد بن عبد الرحمن الشیرازی الشافعی ، دارالکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۴۲۴ھ

۲۲ ......جامع البیان فی تاویل آی القرآن المعروف بتفسیر طبری ، مکتبة ابن تیمیة قاهره

۲۳ ...... جامع احکام النسآء

۲۴ ......الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن المعروف بتفسیر ثعالبی ،داراحیاء التراث العربی بیروت ومؤسسة التاریخ العربی لبنان

(ح)

٢٥ ......حاشية الدسوقي على الشرح الكبير ،الطبعة الاميرية

٢٦ ......حجة الله البالغة للشاه ولي الله دهلوی ، دارالجيل ، الطبعة الاولىٰ ١٤٢٦ھ

٢٧ ...... حلية الاولياء وطبقات الاصفياء للحافظ ابی نعيم اصفهانی

(خ)

٢٨ ......خطبة النكاح ،للدكتور عبد الرحمن عتر ـ مكتبة المنار بالاردن

٢٩ ...... خطبة النكاح ، فهد المزعل مركز طيبة للطباعة بالمدينة المنورة

(د)

٣٠ ......الدر المنثور فی التفيسر بالماثور لجلال الدين السيوطی ،مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والاسلاميه ،الطبعة الاولىٰ القاهرة

٣١ ......الدرالمختار شرح تنوير الابصار للحصكفی ،ـ دارالفكر ١٣٩٩ھ

(ذ)

٣٢ ......الذخيرة ،لشهاب الدين القيرانی ،دار غرب الاسلامی

(ر)

٣٣ ...... روح المعانی فی تفسير القرآن العظيم والسبع المثانی ،مكتبة رشيدية كوئٹه پاكستان

٣٤ ......رحمة الامة فی اختلاف الائمة لمحمد الدمشقی ، طبعة قطر ١٤٠١ھ

٣٥ ...... رد المحتار علی الدرالمختار (حاشية ابن عابدين) دار عالم الكتب

٣٦ ......روضة الطالبين للنووی، المكتب الاسلامی بيروت الطبعة الثانية

١٤٠٥ه

(س)

٣٧ ...... سنن ابى داؤد د،درالحديث بيروت ١٣٩١ه

٣٨ ...... سنن النسائى ، دارالكتب العلمية بيروت

٣٩ ...... سنن ابن ماجه ، دار احياء التراث العربى ١٣٩٥ه

٤٠ ...... السنن الكبرى للبيهقى دارالكتب العلمية بيروت

٤١ ...... السنن الصغرى للبيهقى

٤٢ ...... السنن الكبرى للنسائى ، موسسة الرسالة

٤٣ ...... سنن الدارمى

٤٤ ...... سنن الدارقطنى ،

٤٥ ...... سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

(ش)

٤٦ ...... شرح السنة للبغوى ، المكتب الاسلامى

٤٧ ...... شرح منح الجليل

٤٨ شرح الخرشى على الخليل دار صادر بيروت

٤٩ شرح الزرقانى على خليل دار الفكر بيروت

٥٠ الشرح الكبير للدردير ـ داراحياء الكتاب العربى

٥١ الشرح الصغير

٥٢ شرح النووى على مسلم للامام النووى الشافعى ، المطبعة المصرية

بالازهر

٥٣ ......شرح منتهى الارادات

٥٤ ......شرح الخطيب

٥٥ ......شرح معانى الآثار للطحاوى الحنفى

(ص)

٥٦ ......الصحيح للبخارى المكتب الاسلامى تركيا

٥٧ ......الصحيح للمسلم ،دارالكتب العلمية بيروت

٥٨ ......الصحيح لابن حبان

(ع)

٥٩ ......عمدة القارى شرح صحيح بخارى للعينى ، دارالفكر بيروت

٦٠ ......عهود محمديه للامام عبد الوهاب الشعرانى

٦١ ......العمدة لابن قدامه حنبلى ،مصور عن الطبعة الاولىٰ

٦٢ ......عوارف المعارف للشيخ شهاب الدين سهروردى پروگريسو بكس لاهور پاكستان

(غ)

٦٣ ......غاية المنتهى لمرعى الكرمى المقدسى ـ الموسسة السعيدية بالرياض

(ف)

٦٤ ......فتح البارى شرح صحيح بخارى لابن حجر ،نشر رئا سة الافتاء بالرياض

٦٥ ......الفروع لابن مفلح ،عالم الكتب بيروت

٦٦ ......فتاوىٰ المرأة المسلمة

٦٧ ......الفقه الاسلامى وادلته ،للدكتور وهبه زحيلى ، دارالفكر بيروت

٦٨ فيض القدير شرح جامع الصغير لعبد الرؤف المناوى

٦٩ الفتاوى لابن تيمية حنبلى

(ق)

٧٠ القوانين الفقهية لابن جزى دارالفكر بيروت

(ك)

٧١ ..... الكافى لابن رشد قرطبى مكتبة الرياض الحديثة

٧٢ ..... الكافى لابن قدامه حنبلى ،المكتب الاسلامى بيروت

٧٣ ..... كشاف القناع للبهوتى ـ عالم الكتب بيروت

(م)

٧٤ ..... المبدع لابن مفلح ـ المكتب الاسلامى بدمشق

٧٥ ..... مجمع الزوائد معه بغية الرائد ، دارالفكر بيروت

٧٦ ..... المحرر لابن تيمية دارالكتاب العربى بيروت

٧٧ ..... المحلىٰ لابن حزم ظاهرى ،ادارة الطباعة المنيرية

٧٨ ..... مختصر خليل دارالمعرفة بيروت

٧٩ مدخل الشرع

٨٠ المسند للامام احمد بن حنبل ،المكتب الاسلامى بيروت

٨١ المستدرك للحاكم دارالحرمين للطباعة والنشر والتوزيع

٨٢ المسند لابى يعلى موصلى موسسة علوم القرآن بيروت

٨٣ المسند للبزار

٨٤ مشكوٰة المصابيح للخطيب تبريزى المكتب الاسلامى

٨٥ ......المصنف لعبد الرزاق ،المجلس العلمي البطعة الاولىٰ

٨٦ ......معالم السنن للخطابي ،دارالمعرفة بيروت

٨٧ ......معالم مكتوبه في رؤية المخطوبه ،للدكتور محمد بن ناصر الجعوان ، دارالضياء للنشر والتوزيع

٨٨ ......المعجم الكبير للطبراني

٨٩ ...... المعجم الاوسط للطبراني

٩٠ ......المعجم الصغير للطبراني

٩١ ......المغني لابن قدامه ،دارعالم الكتب بالرياض

٩٢ ......مغني المحتاج للشربيني ، داراحياء التراث العربي ، بيروت

٩٣ ......المفردات للراغب الاصفهاني ، دارالمعرفة بيروت

٩٤ ......المفاتيح الغيب المعروف بالتفسير الكبير لفخر الدين الرازي

٩٥ ......المقنع لابن قدامه المؤسسة السعيدية بالرياض

٩٦ ......المنتقىٰ لابن جارود معه غوث المكدور ،دار الكتاب العربي

٩٧ ......منهاج الطالبين للنووي ،دارالمعرفة بيروت

٩٨ ......المهذب للشيرازي مطبعة البابي الحلبي

٩٩ ......مواهب الجليل على مختصر خليل

(ن)

١٠٠ ......النهر الفائق شرح كنز الدقائق لابن نجيم الحنفي دارالمعرفة بيروت

١٠١ ......نهاية المحتاج للرملي ، مطبع البابي الحلبي مصر

١٠٢ ......نيل الاوطار للقاضي الشوكاني

(و)

١٠٣ ......الوجيز على فقه الشافعي للامام الغزالي ،دار ارقم بيروت

(ه)

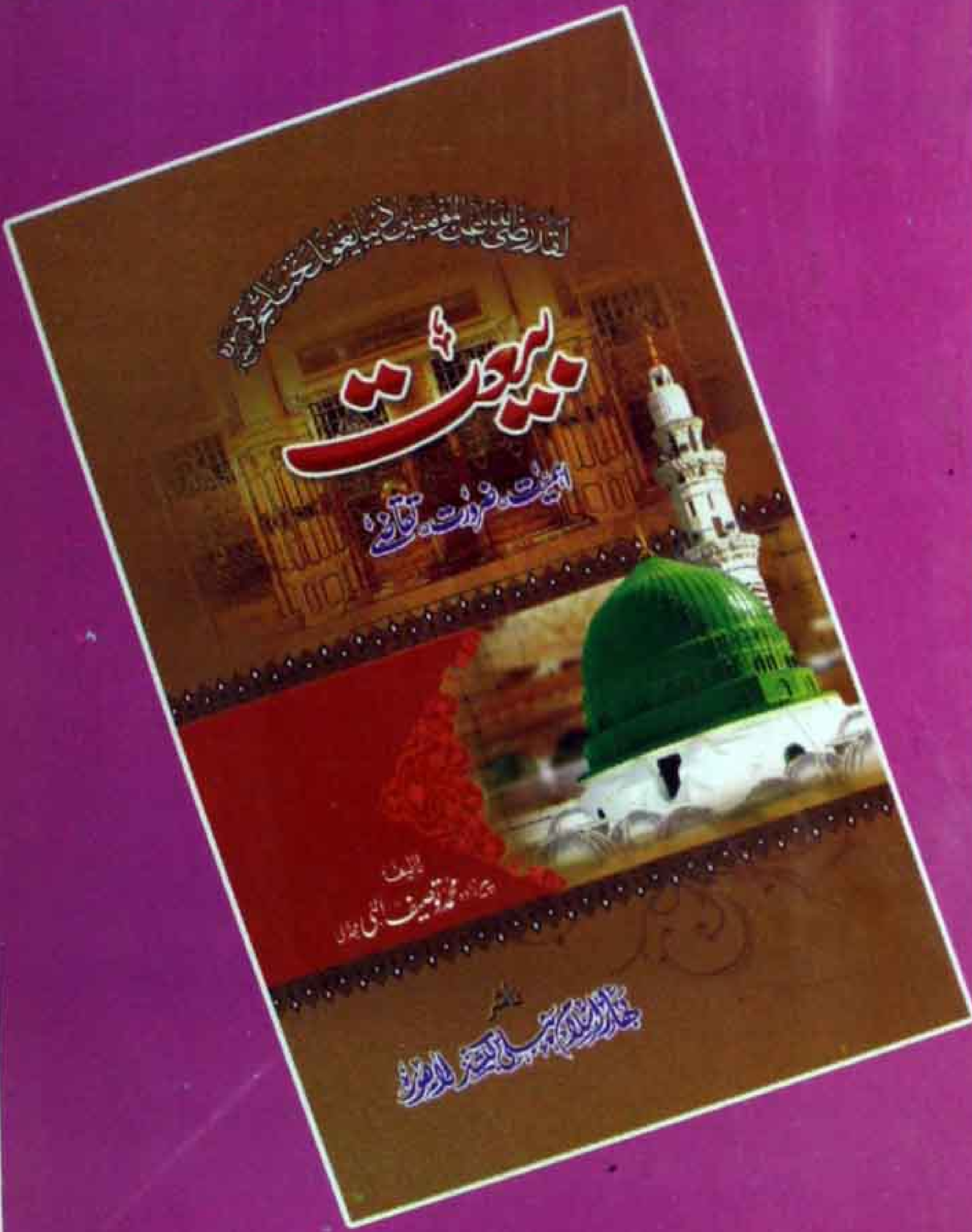
١٠٤ ......الهداية للمرغيناني المكتبة الاسلامية

١٠٥ ......الهداية على مذهب احمد ،غراس للنشر و التوزيع

☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیائے تصوف میں تہلکہ خیز اضافہ

اہل تصوف و طریقت کیلئے بہار اسلام پبلی کیشنز کا خاص تحفہ



بہار اسلام پبلی کیشنز

1910 ڈی ون بلاک گجر پورہ سکیم لاہور

0322-0333-4229760

0322-0313-4642506